بسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

قَالَ اللہ تَعَالٰی ۔ ”اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَاب “ ٥ (ال عمران ۱۹۹)

قَالَ اللہ عزوجل ۔ ” اِقْرَاْ کِتَابَکَ “...... (بنی اسرائیل ۱۴)

قال اللہ جل جلالہ ” ھُوَالَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ “...... (ال عمران ۶)

قال اللہ جل مجدہٗ ”وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی “ ٥ (الاعلیٰ ۳)

یکے از مطبوعاتِ دارُ الھُدٰی ...... سلسلہ ۲۴

مصنف کی بائیسویں (۲۲) تصنیف

قرآن حکیم اور کمپیوٹر

مصنف

حکیم و ڈاکٹر سید محی الدین قادری ہادیؔ

ایم اے ۔ ایم او ایل ۔ ایم فل ۔ پی ۔ ایچ ڈی (جامعۂ عثمانیہ)

طبیب مستند ۔ جی سی آئی ایم ۔ فاضل (جامعۂ نظامیہ)

سجادہ نشین حضرت سید عبد الرزاق قادریؒ (سبزی منڈی، حیدرآباد)

بہ اہتمام

محمد عثمان عرف اقبال

بڑابنڈہ ۔ مستعد پورہ ۔ حیدرآباد ۔ ۶

اس کتاب کے متعلق

نام کتاب : قرآن حکیم اور کمپیوٹر

مصنف : ڈاکٹر سید محی الدین قادری ہادیؔ

سن طباعت : ربیع المنور ۱۴۲۱ھ مطابق جون ۲۰۰۰ء

ناشر : دارالھدیٰ۔ سبزی منڈی۔ حیدر آباد

کمپیوٹر کتابت : شارپ کمپیوٹرس۔ محبوب بازار، چادر گھاٹ،
حیدر آباد۔ ۲۴ فون : 4574117

تعداد : ۱۰۰۰

صفحات : ۱۰۰

قیمت : ۵۰ روپے

(طلباء وطالبات کے لئے 20% رعایت)

رسم اجراء بدست : جناب سید شاہ نور الحق قادری
صدر اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش
بموقع عرس شریف ۱۱ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ م
۱۲ اگست ۲۰۰۰ء





ضروری بات



کتاب یہاں مل سکتی ہے

(۱) دارالھدیٰ۔ احاطہ حضرت سید عبداللہ شاہ قادری۔ سبزی منڈی۔ حیدر آباد۔ ۶

(۲) کمرشیل بک ڈپو۔ چار مینار۔ حیدر آباد۔ ۲

(۳) ہمالیہ بک ڈپو۔ نام پلی۔ حیدر آباد۔ ۱

(۴) الکتاب۔ میور کامپلکس ۔ گن فاؤنڈری۔ حیدر آباد۔ ۱



فہرست

نشان سلسلہ	عنوانات	صفحہ

تہنیت برکتاب "قرآن حکیم اور کمپیوٹر"

ہے انساں کی عجب یہ اک نئی ایجاد کمپیوٹر
مگر ماخوذِ قرآں ہے تری ایجاد کمپیوٹر
ہیں جتنی خِلقتیں اُن میں ہے انساں اَحسنِ تقوِیم
کیا بابُیج اس کو دیکھ کر ایجاد کمپیوٹر
ترا جو سی۔پی۔یو ہے وہ مماثل عقلِ انساں کے
مگر بوڑھی نہیں ہوتی ہے تیری یاد کمپیوٹر
ہزاروں کام کرسکتا ہے تو بس اک تفکّر کے
نہیں ہے قیدِ انساں سے ابھی آزاد کمپیوٹر
مسائل جو ہیں پیچیدہ گھڑی بھر میں تو حل کردے
ریاضی اور گرافک کا ہے تو اُستاد کمپیوٹر
یہ ثابت کردیا ہے حضرتِ ہادؔی نے جدت سے
حقیقت میں ہے قرآں ہی تری بنیاد کمپیوٹر
لکھا ہے حضرت ہادؔی نے تجھ پر یہ مقالہ خوب
تجھے ڈھونڈا ہے قرآں میں، تو ہوجا شاد کمپیوٹر
مقالہ پڑھ چکے تو حسرتِ دل نے کہا مجھ سے
اٹھاؤ ہاتھ، رب سے مانگ لو ارشادؔ کمپیوٹر

نتیجۂ فکر: احمد شاہ ارشادؔ لکچر ربانی انوار العلوم کالج، تلمیذ حکیم وڈاکٹر حضرت ہادؔی قادری

تمہید

اللہ جل جلالہ کے کلام معجز نظام کا مطالعہ جو شخص جس زاویئے سے کرتا ہے اسکو اسکی اپنی مطلوبہ چیز مل جاتی ہے۔ اگر ہم قرآن حکیم کا مطالعہ اس لحاظ سے کریں کہ اس میں بیسویں صدی کی انتہائی عجیب و غریب، انتہائی کارآمد، انتہائی تیز رفتار کام کرنے والی اور زندگی کے ہر شعبے میں استعمال ہونے والی لازمی چیز کمپیوٹر کا کہیں اشارہ ملتا ہے یا نہیں کیوں کہ قرآن میں قیامت تک ایجاد ہونے والی اشیاء کا کہیں نہ کہیں اشارہ ضرور موجود ہے۔ تو تحقیق کرنے پر ہم کو کامیابی حاصل ہو گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا" (محمدؐ ۲۴) آیت کا مطلب یہ ہے کہ "کیا پھر لوگ قرآن میں تدبر (غور و فکر) نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔" اللہ تعالیٰ اپنے کلام مبارک میں ہم کو غور و فکر کرنے، سوچنے اور سمجھنے کی ہدایت دیتا ہے۔ قرآن سے لاپرواہی کرنے یا اعراض کرنے سے منع فرماتا ہے۔ سورۃ النساء میں بھی اللہ نے یہی فرمایا "افلا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ا--" (النساء ۸۲)۔

میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر عمیق نگاہی اور تدبر سے قرآن مجید کی آیات کا مطالعہ کیا جائے اور اسکے معنی و مفہوم کی تہہ تک پہنچا جائے تو ایسی بے شمار باتوں اور رازوں کا انکشاف ہو سکتا ہے جن کا تعلق آج کی سائنس سے ہے۔ قرآن حکیم کے نزول کو چودہ صدیوں سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا اور چودہ سو سال قبل اللہ ربّ العزت نے اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل فرما کر اُن تمام باتوں کی نشان دہی مُجمل طور پر یا مُفصل کر دی ہے اور بعض آیات میں اشارے کر دیئے جن کی ایجاد نزولِ قرآن کے بعد سے قیامت تک کے

درمیانی زمانے میں کبھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں اور کسی نہ کسی انسان کے ہاتھوں ہوگی انیسویں صدی کے قبل سے بیشتر نئی نئی ایجادات کا سلسلہ شروع ہوا اور بیسویں صدی میں ان ایجادات کی تعداد بڑھتی ہی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی سائنس دان کو بیش بہا عقل کی نعمت سے سرفراز فرماکر کوئی ایسی ایجاد کرنے والا بنایا جس سے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں نے ماضی میں استفادہ کیا اور اب بھی فائدے اٹھارہے ہیں اور مستقبل میں بھی استفادہ کرتے رہیں گے۔ دوسری ایجادات سے صرف نظر کرتے ہوئے میں صرف کمپیوٹر کے تعلق سے یہاں وضاحت کرتا ہوں کہ بعض آیات میں کمپیوٹر کی مختلف کارکردگیوں کے اشارے ملتے ہیں۔ کمپیوٹر کی مشین کیالکولیٹر کی متبدلہ اور جدید شکل ہے۔ ابتداء میں بڑے بڑے کیالکولیٹر بنائے گئے پھر ان کا حجم کم کرتے ہوئے چھوٹے سے چھوٹا کیالکولیٹر تیار کیا گیا جس کی بنیاد حساب ہے اور قرآن عزیز میں "حساب" کا تذکرہ کئی آیات میں ملتا ہے جس کی اس عنوان میں تشریح کی گئی ہے۔

حساب کے علاوہ "کتاب" کا ذکر بھی کئی سورتوں میں آیا ہے۔ ہر انسان کے نیک و بد اعمال لکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بزرگ فرشتوں یعنی کراماً کاتبین کو مقرر کیا ہے جو روزانہ نیکیاں اور بدیاں نامہء اعمال میں لکھتے رہتے ہیں۔ نامۂ اعمال کو قرآن حکیم میں کتاب کہا گیا ہے۔ ہر انسان کی یہ کتاب کتنی طویل اور کتنی عریض ہوگی ہم کو یہ بات کمپیوٹر کی وجہ سے بآسانی سمجھ میں آتی ہے ڈسک Compact Disk جو سَوا پانچ انچ کے چھوٹے سے دائرے میں لاکھوں بلکہ کروڑوں الفاظ کا ذخیرہ کرتی ہے کتاب یا نامۂ اعمال کی طرف نشان دہی کرتی ہے۔

اللہ جل جلالہ ہر انسان کو الگ الگ صورت اور مختلف رنگ دے کر اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔ ہر انسان کی صورت علحدہ نظر آتی ہے۔ یہ بات ہم کو Computer Graphics سے اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے۔ ہم کمپیوٹر کے اسکرین پر انسان، حیوان اور بے جان غرض ہر ایک کی تصویر بنا سکتے ہیں اور ان

تصاویر میں مختلف رنگ بھر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کا ایک نظام العمل ترتیب دیا ہے اور کائنات کی ہر چیز اسی کے پروگرام کے مطابق اپنے اپنے کام انجام دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کی تفصیل جانتا ہے۔ یہی بات ہمیں کمپیوٹر میں Programming سے سمجھ میں آتی ہے۔

"قرآن حکیم اور کمپیوٹر" میں فی الحال حساب، کتاب، تصویر کَشی اور نظامُ العمل کی قرآنی آیات کی مدد سے توضیح کی گئی ہے۔ جس کی تیاری کے لئے کمپیوٹر پر مختلف تفصیل بتانے میں سید مفیض احمد، سید فائق احمد، محمد شاکر علی، اور محمد عبدالاَحد نے اپنا وقت دیا۔ جس کے لئے چاروں شکریئے کے مستحق ہیں۔

کمپیوٹر کا میدان بہت وسیع ہے اور یہ بحرِ بے کراں ہے یعنی ایسا سمندر جس کا کنارہ نہ ہو۔ اس میں بے شمار دوسری باتیں بھی ہیں۔ یہ کتاب کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کرنے والوں کے علاوہ عامتہ المسلمین کی معلومات میں یقیناً اضافہ کرے گی اور اس سے اللہ کے کلام کی بعض آیات کو سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔

عبدالہادی

ڈاکٹر سید محی الدین قادری ہادیؔ

صدر شعبہ عربی

انوار العلوم کالج

۱۳/ محرم ۱۴۲۱ھ م ۱۹/ اپریل ۲۰۰۰ء

سبزی منڈی، حیدرآباد

ڈاکٹر رحمت یوسف زئی

ریڈر، شعبہء اردو

سنٹرل یونیورسٹی آف حیدر آباد

قرآن فہمی کے لیے ایک اور چراغ

قرآن حکیم اس کائنات کے تمام معلوم و نامعلوم علوم کا خزانہ ہے ۔ صرف دیکھنے والی آنکھ چاہیئے ؟ سمجھنے والا ذہن چاہیئے ۔ چودہ سو برس سے قرآن کی تفہیم و تشریح کی جاتی رہی ہے اور آج بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک نئے زاویے سے غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ قرآن حکیم میں پروردگار بار بار اِس بات کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ غور کرو! کیا تم غور نہیں کرتے! اور ہماری فہم کا یہ عالم ہے کہ آج تک ایک آیت کا مفہوم بھی صحیح طور پر سمجھ نہیں پائے ۔ قرآن کی سب سے پہلی سورت کی پہلی آیت کو لیجئے ۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O تعریف اللہ کیلئے ہے ، جو عالمین کا رب ہے ۔ لیکن ہم نے عالمین کے لفظ پر کبھی غور ہی نہیں کیا ۔ ابتدا میں جب عالمین کی تشریح ہوئی تو عالمین کا مطلب یہ عالمِ رنگ و بو اور مرنے کے بعد کا عالم لیا گیا ۔ پھر صوفیائے کرام نے عالمین کو عالمِ لاہوت ، عالمِ ناسوت ، عالمِ ملکوت وغیرہ سے تعبیر کیا ۔ اب جدید سائنس یہ بتاتی ہے کہ ہمارا کرۂ ارض نظامِ شمسی کا ایک سیارہ ہے اور سورج کے اطراف کئی سیارے ہیں جو برابر گردش کرتے رہتے ہیں ۔ پھر جس طرح ہمارا سورج ہے ایسے لاکھوں کروڑوں سورج ہیں جن کے اطراف سیارے گردش کر رہے ہیں اور اس بات کا امکان ہے کہ ان سیاروں پر بھی زندگی موجود ہو ، وہاں بھی انسان یا اسی طرح کی کوئی مخلوق آباد ہو ۔ ان لاکھوں کروڑوں سورجوں اور ان کے تابع سیاروں سے کہکشاں Milky Way بنتی ہے اور اس کائنات میں ہماری کہکشاں کی طرح لاکھوں کروڑوں کہکشائیں موجود ہیں ۔ یعنی یہ

کائنات اتنی وسیع ہے کہ ہمارے تصور کی حدیں ختم ہوجاتی ہیں اور اس طرح عالمین کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ عرض مدعا یہ ہےکہ قرآن زندگی کے ہر مسئلے پر روشنی ڈالتا ہے۔ قرآن تمام عُلوم کا منبع ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم احکام خداوندی کی تعمیل کرتے ہوئے غور و خوض سے کام لیں۔

بیسویں صدی کا دوسرا نصف حصہ اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اِن پچاس برسوں میں انسانی ترقی اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے۔ کئی اہم ایجادیں اس نصف صدی میں منظر عام پر آئیں۔ اِنھی میں سے ایک کمپیوٹر ہے جو آج سارے عالم کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے ہے۔ کمپیوٹر کے ذریعہ کیے جانے والے کاموں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کمپیوٹر کے بارے میں کوئی اشارہ قرآن حکیم میں موجود ہے؟ جناب ہادی قادری صاحب نے قرآن کا اسی نقطہ سے مطالعہ کیا اور ایسے نکات تلاش کیے جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن میں کمپیوٹر کے بارے میں بھی اشارے موجود ہیں۔ اِن کی تازہ ترین تصنیف "قرآن حکیم اور کمپیوٹر" یقیناً ایسی کاوش ہے جس پر مصنف کو مبارک باد دینی چاہیے۔

ہادی قادری صاحب نے اس کتاب کو تحریر کرتے ہوے ایسے اصحاب کو بھی ملحوظ رکھا ہے جو کمپیوٹر سے ناواقف ہیں۔ اسی لیے اس میں کمپیوٹر کی بنیادی باتوں کا ذکر بھی شامل ہے۔ Binary System سے لے کر انٹرنٹ تک کا احاطہ کرتے ہوئے انھوں نے ایک طرف کمپیوٹر کی مبادیات سے واقف کروایا ہے تو دوسری طرف قرآن حکیم کی ایسی آیتیں تلاش کی ہیں جن کی مدد سے اس نئی ایجاد کی وسعتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ ساتھ ہی یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ انسان نے اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے ایک آلہ بنا کر اسے ہزاروں لاکھوں کاموں میں استعمال کیا تو جس کمپیوٹر کے ماتحت یہ سارا کارخانۂ قدرت عمل پذیر ہے وہ کمپیوٹر کیسا ہوگا؟

پہلے باب میں ہادی قادری صاحب نے کمپیوٹر کی تاریخ نہایت اختصار

لیکن جامعیت کے ساتھ تحریر کردی ہے ۔ دوسرا باب انھوں نے حساب کے لئے اور تیسرا باب اعمال کے لیے مخصوص کیا ہے ۔ آج کمپیوٹر کو استعمال کرتے ہوئے کمپنی کے حساب کتاب کے علاوہ تمام ملازمین کے کوائف ، ان کی روزمرہ مصروفیات ، اور نہ جانے کیا کیا معلوم کیا جاسکتا ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے قائم کیے گئے کمپیوٹر نظام کے آگے انسان کا بنایا ہوا سوپر کمپیوٹر بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا ۔ اللہ کے کمپیوٹر نظام کے ذریعہ ازل سے ابد تک ہر انسان کے اعمال محفوظ کیے جاتے ہیں اور پھر جب یومُ الحساب آئے گا تو یہ اعمال نامہ کھولا جائے گا اور اسی کے مطابق جزا و سزا کا حساب کیا جائے گا ۔

اس کتاب کا چوتھا باب کمپیوٹر گرافکس سے اور پانچواں باب نظامُ العمل سے متعلق ہے ۔ اور تخلیقِ آدم پر اس کا انطباق کر کے غور و فکر کی نئی راہیں کھولی گئی ہیں ۔ اب اگر کوئی یہ سوچے کہ یہ کائنات خود بخود پیدا ہو گئی تو ایسے کم فہم کی عقل پر سوائے ماتم کرنے کے اور کچھ نہیں کیا جاسکتا ۔

جناب ہادؔی قادری نے بڑی لگن اور محنت سے یہ کتاب " قرآن حکیم اور کمپیوٹر " تحریر کی ہے ۔ آج کے اس تیزی سے ترقی پذیر دور میں نئے زاویوں سے قرآن کے مفاہیم تک پہنچنے کی یہ کوشش مستحسن ہے اور قرآن فہمی کی راہوں میں نئے چراغ روشن کرتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اہل علم حلقوں اور طالبان علم کے علاوہ عوام میں بھی اس کتاب کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی اور جناب ہادؔی قادری کی اس کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا ۔

ڈاکٹر رحمت یوسف زئی
آصف نگر حیدرآباد
۲۲ مئی ۲۰۰۰ء

کیالکولیٹر اور کمپیوٹر کی ایجاد

کیالکولیٹر اور کمپیوٹر کی ایجاد

ابتدائی کیالکولیٹر کی ایجاد کا سہرا فرانس کے ریاضی داں ، سائنس داں اور فلاسفر " بلیز پاسکل " کے سر ہے ۔ آپ کو یہ پڑھ کر حیرت ہو گی کہ پہلا کیالکولیٹر موجودہ سن سے ساڑھے تین سو سال قبل سترھویں صدی کے درمیانی حصے میں ۱۶۴۲ء میں وجود میں آیا ۔ بلیز پاسکل نے پہلا آٹومیٹک کیالکولیٹر بنایا جس میں حساب کی چار اہم باتیں جمع ، تفریق ، ضرب اور تقسیم بٹنوں کی مدد سے کی جاتی تھی ۔ اس ایجاد کے اٹھائیں سال بعد ۱۶۷۰ء میں جرمن کے ایک ریاضی داں نے بلیز پاسکل کے کیالکولیٹر کی مدد سے نیا آلہ بنایا ۔ اس سائنس داں کا نام " گاٹ فرڈ لیم " تھا ۔ اس کے بعد سے ایک سو سال سے زیادہ عرصے تک مختلف ریاضی دانوں نے اس میں کمی بیشی کر کے نئی نئی شکلیں دیں ۔

کیالکولیٹر میں مزید ترقی : اٹھارویں صدی عیسوی کے وسط میں منطق کے ایک پروفیسر اور ریاضی داں " جارج بول " نے منطق اور ریاضی میں نئی باتیں اور شکلیں پیش کیں جو اسی کے نام سے بولین لاجک اور بولین الجبرا سے شہرت پائیں ۔ ان دونوں کو کیالکولیٹر میں اپنایا گیا ۔ ۱۸۰۱ء میں کپڑے تیار کرنے والے ایک فرانسیسی " جوزف میری جیکارڈ " نے کپڑے کی تیاری کے لئے کیالکولیٹر سے بڑے پیمانے پر مدد لی ۔ اس نے اپنے نام سے " جیکارڈ لوم " ایجاد کیا جو پہلی بار خود کار طریقے سے پنچڈ کارڈ طریقے میں استعمال کیا گیا ۔

کمپیوٹر کی ایجاد : انگلینڈ کے مشہور سائنس داں چارلیس بابج نے جیکارڈ لوم کو مزید ترقی دے کر کمپیوٹر کے شکل میں ڈھالا یہ ۱۸۳۰ء کی بات ہے ۔ چارلیس بابج کو کمپیوٹر کا موجد کہا جاتا ہے ۔ جس نے قدیم بڑی سائز کے کمپیوٹر سے میکانیکل کمپیوٹر بنانے کے لئے اپنی زندگی کے بیش قیمت چالیس سال لگا دیے ۔ ۱۸۸۸ء میں ایک



Blaise Pascal بلیز پاسکل



Charles Babbage چارلس بابج



Hollerith ہرمن ہولیرت

امریکن موجد ہرمن ہولیرتھ نے بابج کے کمپیوٹر کو ترقی دیتے ہوئے مشین کو الکٹرک سے چارج دیا۔ ہرمن ایک تاجر بھی تھا۔ اس نے امریکہ کی ۱۸۹۰ء کی مردم شماری میں پہلی بار اپنے الکٹرک چارج کئے ہوئے کمپیوٹر کا تجربہ کیا جو بے حد کامیاب رہا۔ اس کمپیوٹر کے باعث مردم شماری کا کام بہت جلد طے پایا اور صحیح اعداد و شمار سامنے آئے ہرمن کے چھپن کمپیوٹرز ایک دن میں چھ لاکھ افراد کے متعلق مختلف معلومات فراہم کرتے تھے۔

خانگی اداروں اور کمپنیوں میں کمپیوٹر کا استعمال : ۱۸۹۰ء کی مردم شماری کے بعد ہرمن کا کمپیوٹر حکومت کے مختلف محکموں کے علاوہ کئی خانگی اداروں اور مختلف کمپنیوں میں بہت کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جانے لگا۔ اس کامیابی کے بعد ہرمن نے ۱۸۹۶ء میں باضابطہ کمپیوٹر کی کمپنی کی بنیاد ڈالی جس کا نام "ٹیابولیٹنگ مشین کمپنی" رکھا۔ اس کمپنی میں وہ کئی سال تک کمپیوٹر میں مختلف قسم کے تجربات کرتا رہا۔ کمپنی کی بنیاد کے پندرہ سال بعد ۱۹۱۱ء میں ہرمن نے کمپنی کا کچھ حصہ فروخت کردیا اور دوسرے نام سے کمپنی چلاتا رہا۔ اس نئی کمپنی کا نام C.T.R. یعنی کمپیوٹنگ ٹیابولیٹنگ ریکارڈنگ کمپنی رکھا گیا۔ پھر تیرہ سال بعد ۱۹۲۴ء میں اس کا نام C.T.R. سے بدل کر I.B.M. کردیا یعنی انٹرنیشنل بزنس مشینس کارپوریشن۔ امریکہ ہی کے ایک الکٹریکل انجینئیر "وینے واربش" نے پہلا Analog کمپیوٹر تیار کیا یہ ۱۹۳۰ء کی بات ہے۔ اس کے ذریعہ ریاضی کے مختلف مسائل حل کئے گئے۔

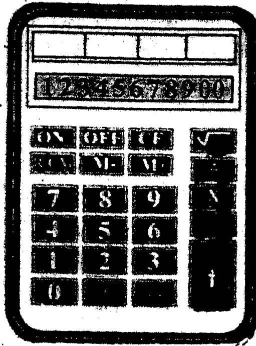
الکٹرانک کمپیوٹر کی ابتداء : پہلا الکٹرانک کمپیوٹر بنانے کا سہرا ایک امریکن ماہر ریاضی اور ماہر طبیعات "جان وی اٹاناساف" کے سر بندھتا ہے۔ جس نے ۱۹۳۹ء میں پہلا ڈیجٹل الکٹرانک کمپیوٹر ایجاد کیا۔ اس ایجاد کے پانچ سال بعد ۱۹۴۴ء میں امریکہ کی هارورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر "ہووارڈ آئیکن" نے ڈیجیٹل کمپیوٹر تیار کیا جس میں سویچ سسٹم تھا جس کا نام اس نے مارک ۱ رکھا۔

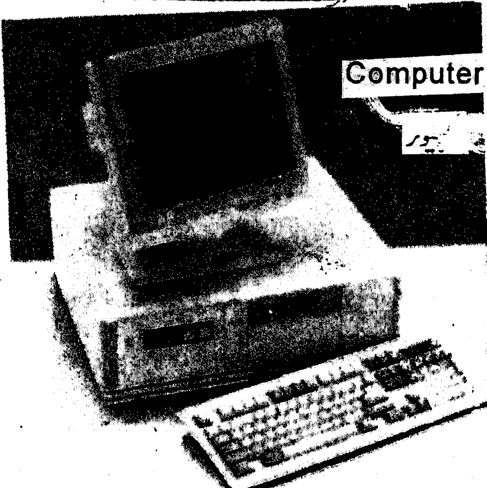
عام استعمال کا الکٹرانک کمپیوٹر : ۱۹۴۶ء میں پنسلوانیا یونیورسٹی

Pascaline



CALCULATOR کیالکولیٹر





امریکہ کے دو انجینیئرس " جے پریسر ایکرٹ " اور " جان ولیم ماشلے " نے پہلا عام استعمال کا الکٹرانک کمپیوٹر تیار کیا اور اس کا نام ENIAC رکھا یعنی الکٹرانک نیومریکل انٹی گریٹر اینڈ کمپیوٹر " یہ بہت بڑی مشین تھی جس کا وزن ستائیس ٹن تھا۔ اور اس میں اٹھارہ ہزار والو استعمال کئے گئے تھے۔ یہ مشین ایک سو چالیس مربع میٹر کی جگہ زمین پر گھیرا تھا۔ اس کو چلانے کے لئے 150 کیلو واٹس بجلی صرف ہوتی تھی۔ یہ بڑا مشین مارک ا کے مقابلے میں ایک ہزار گنا تیز کام کرتا تھا۔ یہ کمپیوٹر ایک سکنڈ میں پانچ ہزار جمع اور ایک ہزار ضرب کا جواب تیار کر دیتا تھا۔ ایکرٹ اور ماشلے دونوں نے کمپیوٹر پروگرامنگ بھی شروع کیا جس کے بہترین نتائج برآمد ہوئے۔ ان دونوں کے ہمراہ ہنگری کے ایک ریاضی دان " جان وان نیومن " نے بھی پروگرامنگ میں نئے نئے تجربے کئے۔

بہت زیادہ ترقی یافتہ کمپیوٹر : جے ایکرٹ اور جان ماشلے نے کئی تجربات کے بعد بہت زیادہ ترقی یافتہ کمپیوٹر ۱۹۵۱ء میں تیار کیا جس کا نام " یونیورسل آٹومیٹک کمپیوٹر " رکھا۔ اس اڈوانسڈ کمپیوٹر میں Input اور Output کے آلات الگ الگ بنائے گئے تھے۔ امریکہ میں ۱۹۵۱ء کی مردم شماری میں اس کمپیوٹر کو استعمال کیا گیا اس کے نتائج بہتر سے بہتر اور جلد سے جلد نکلے۔ اسی سال امریکہ میں صدر مملکت کے چناؤ میں بھی اسی یونیورسل آٹومیٹک کمپیوٹر کو استعمال کیا اور صدر کے چناؤ کے صرف 45 منٹ کے اندر ہی نتیجے سامنے آگئے اور آئیزن ہاور انتخاب جیت کر امریکہ کے صدر بنے۔

منتقل ہونے والا کمپیوٹر : ایک امریکن انجینئر " سے مرکرے " نے ۱۹۵۸ء میں مکمل طور پر منتقل ہونے والے کمپیوٹر کا ڈیزائن تیار کیا۔ ایک سال بعد ۱۹۵۹ء میں ایک کمپنی " کنٹرول ڈاٹا کارپوریشن " نے عوام کو اس نئے کمپیوٹر سے واقف کرایا۔ ۱۹٦۰ء میں ایک مقام سے دوسرے مقام کو باآسانی منتقل کرنے کے لئے کمپیوٹر کی ساخت چھوٹی کی گئی جس سے اسکے حجم اور وزن میں بہت زیادہ فرق آگیا۔ اس میں

ہزاروں ٹرانزسٹرز اور دوسرے پرزے چھوٹے چھوٹے بنائے گئے۔ اس کو منی کمپیوٹر کا نام دیا گیا۔ اور دوسرے بڑے اور وزنی کمپیوٹرز کے مقابلے میں اس چھوٹے کمپیوٹر کی مارکٹ میں مانگ زیادہ ہو گئی۔ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کی درمیانی دہائی میں کئی کمپنیوں، کارخانوں اور دفاتر میں منی کمپیوٹر کا استعمال بہت بڑھ گیا۔

خانگی کمپیوٹر : پہلا خانگی کمپیوٹر ۱۹۷۵ء میں تیار کر کے عوام میں روشناس کرایا گیا اور اس کا نام "الٹیر" رکھا گیا۔ دو سال بعد ۱۹۷۷ء میں امریکہ کے دو طالب علموں "اسٹیون پی جابس" اور "اسٹیفن جی وازیناک" نے ایپل کمپیوٹر کمپنی کی بناء ڈالی اور اس کمپنی کے توسط سے خانگی کمپیوٹر کو بازار میں پھیلا دیا۔ ایپل کمپیوٹر سابقہ تمام کمپیوٹرس کے مقابل حجم میں اوسط وزن میں ہلکا اور قیمت میں کم ہونے کے باعث عوام میں بہت جلد مقبول ہو گیا۔ تین چار سال کی انتھک محنت اور کوشش کے بعد کمپیوٹر کا حجم مزید چھوٹا کیا گیا۔ یہ ۱۹۸۱ء کی بات ہے۔ اس چھوٹے سائز اور کفایتی قیمت کے کمپیوٹر کی عوام میں زبردست مقبولیت ہوئی اور اس کی مانگ بڑھ گئی۔ جس کا اِس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صرف امریکہ میں ہی لاکھوں تاجر پیشہ افراد نے یہ چھوٹے سائز کا خانگی کمپیوٹر خریدا۔ علاوہ ازیں ہزاروں مدارس اور کالجس میں اس کمپیوٹر کو طلباء کو سکھانے کے لئے خریدا گیا۔ سینکڑوں اشخاص نے انفرادی طور پر اپنے ذاتی استعمال کے لئے اور دفاتر کے لئے ایپل کمپیوٹر خریدا۔ اس کے علاوہ I.B.M. نام کا کمپیوٹر بھی سائز میں چھوٹا اور قیمت کے لحاظ سے کفایتی ہونے کے سبب بے شمار افراد نے خریدا۔

کمپیوٹر بیسویں صدی کے آخری دہے میں : جاریہ صدی عیسوی کے آخری دہے کے اوائل میں ہی کمپیوٹر کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی اور یہ شعبۂ حیاتِ انسانی کا ایک لازمی جزء بن گیا ہمارے ملک میں آج لاتعداد کمپیوٹرس زندگی کے مختلف شعبوں میں، حکومت کے محکموں میں، کئی کارخانوں میں، سرکاری اور غیر سرکاری دفتروں میں، بنکوں میں، اسکولوں اور کالجوں میں استعمال کیے جاتے (۲) جس

سے وقت اور پیسے کی بچت بھی ہوتی ہے اور کام جلد از جلد تکمیل پاتا ہے ۔ مثلاً محکمۂ ریلوے میں کئی بڑے اسٹیشنوں اور جنکشنوں کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے کم سے کم وقت میں ٹکٹ کا رزرویشن ، سیٹوں کی بکنگ ، برتھ کا ریزرویشن اور واپسی کے ٹکٹ کی بھی سہولت ہو گئی ہے ۔ ایک ہی سفر میں ایک سے زائد مقام پر ٹھہرنا ہو تو اپنے مقام سے ہی ان تمام مقامات کے ٹکٹ اور برتھ اور واپسی کے ٹکٹس بھی مل جاتے ہیں جبکہ سابقہ میں بہت دشواریاں ہوتی تھیں ۔ کمپیوٹر کے ذریعہ یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مطلوبہ مقام اور مطلوبہ تاریخ میں کسی ایکسپرس میں کتنے برتھس ریزرو ہو چکے ہیں اور کتنے باقی ہیں ؟ ــــــ اسی طرح ہر بڑے بینک کو مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے کھاتہ داروں کو اپنے کھاتے میں جمع شدہ رقم معلوم کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا ۔ صرف آپ کے پاس بک کا نمبر اسکرین پر آجائے تو اس کے ساتھ آپکے پاس بک میں درج شدہ تمام تفصیلات مل جاتی ہیں ۔ علاوہ ازیں ائرلائنس بس اسٹیشن اور کئی محکموں میں اب کمپیوٹر کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے ۔

بل گیٹس : بیسویں صدی کے آخری عشرے میں امریکہ کے بل گیٹس کمپیوٹر تیار کرنے کا کارخانہ شروع کیا جہاں ٹیبل کمپیوٹر ، منی کمپیوٹر اور ہمہ اقسام کے کمپیوٹرس کے تمام پرزے اور پلاسٹک کے ڈھانچے تیار کئے جاتے ہیں ۔ کمپیوٹرس کے ساتھ کے لازمی اجزاء یعنی کی بورڈز اور سی ڈی پلیرز بھی بنائے جاتے ہیں ۔ کمپیوٹر کی تیاری کی وجہ سے بل گیٹس آج ساری دنیا کے متمول ترین افراد میں سرفہرست ہیں ۔ ان کے پاس جتنی دولت ہے اتنی دولت ساری دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہے ۔ جس کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر بل گیٹس کے ہاتھ سے پانچ ڈالر کی نوٹ زمین پر گر جائے تو اس کو جھک کر اٹھانے میں جتنا وقت لگتا ہے اتنے وقت میں بل گیٹس پچاس ڈالرز کما لیتے ہیں ۔

(۱) حساب (Calculation)

(۱) حساب Calculation

کمپیوٹر کی بنیاد دراصل حساب ہی ہے۔اسی لئے عربی میں کمپیوٹر کو "حَاسُوْبٌ" یعنی حساب کرنے والاآلہ یا حساب کرنے والی مشین کہا جاتا ہے۔ کمپیوٹر کا سارا دارو مدار حساب یعنی ریاضی پر ہے جس میں حساب کی مختلف قسمیں ہیں یعنی علم ہندسہ، الجبرا، جامیٹری، ترسیمات اور اعداد و شمار وغیرہ۔

حساب اور قرآن حکیم : حساب کا تذکرہ قرآن مجید میں کئی سورتوں میں کیا گیا ہے۔ بعض آیات میں قیامت کے دن ہر ایک کا حساب لینے کا تذکرہ ہے۔ بعض میں سرسری طور پر ذکر ہے۔ بعض میں مہینوں اور برسوں کی تاریخوں کے تذکرہ میں حساب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جملہ انچالیس (۳۹) آیات میں لفظ "حساب" موجود ہے۔اسکی تفصیل یہ ہے (۱) "----وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِيْنَ والحِسَابِ"----- الخ (بنی اسرائیل ۱۲) مطلب یہ کہ "اور تم سالوں (برسوں) کا حساب معلوم کرسکو۔" (۲) "وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِيْنَ والحِسَابِ"-----الخ (یونس ۵) یعنی "اور اس کی (چاند کی) منزلیں ٹھیک مقرر کردیا تاکہ برسوں اور تاریخوں کے حساب معلوم کرو۔" ان دو آیات میں اللہ کے بموجب حساب بمعنی مہینوں، برسوں اور تاریخوں کے تعین میں ہے۔

یومُ الحساب : بعض آیات میں قیامت کے دن کو یوم الحساب (حساب) کا دن کہا گیا ہے جیسے (۱) "لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الحِسَابِ" (صٓ ۲۶) یعنی "ان لوگوں کے لیے شدید عذاب ہوگا کیوں کہ وہ لوگ حساب کے دن کو بھول گئے تھے۔" (۲) "هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الحِسَابِ ○ " (صٓ ۵۳) آیت کا مطلب یہ ہے کہ "یہ وہ ہے جنھیں حساب کا دن دینے کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔" (۳) ----لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الحِسَابِ ○ " (المومن ۲۷) مطلب یہ کہ "جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔" (۴) "وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الحِسَابِ"

(صٓ ۱۶) آیت کا مطلب یہ ہے کہ "اور وہ کہنے لگے اے ہمارے رب! حساب کے دن سے پہلے ہمارا حصہ جلدی دے دے۔" (۵) رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ○ " (ابراھیم ۴۱) آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین اور ایمان والوں کو (بھی بخش دے) جس دن حساب قائم ہوگا۔"

بے حساب دینے کا تذکرہ: کچھ آیات ایسی ہیں جن میں اللہ اپنے بندوں کو بے حساب رِزْق اور اَجْر عطا کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ ابتداء میں صرف ایک آیت کا ٹکڑا لکھا گیا ہے اور ما باقی آیات کے صرف حوالے لکھے گئے ہیں۔ (۱) وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○" (البقرہ ۲۱۲) مطلب یہ کہ "اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔" (۲) یہی پورے الفاظ سورۂ نور کی آیت نمبر ۳۸ کے ہیں (۳) آل عمران ۲۷ (۴) آل عمران ۳۷ (۵) صٓ ۳۹ (۶) الزمر ۱۰ (۷) المومن ۴۰=

اللہ کا فرمان کہ "حساب ہمارے ذمے ہے": بعض آیتوں میں اللہ نے یہ تذکرہ فرمایا ہے کہ حساب لینا ہمارے ذمے ہے۔ (۱) --- فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ○ " (الرعد ۴۰) یعنی "پس بے شک آپؐ پر (پیغامِ خدا) پہنچانا ہے اور ہم پر حساب لینا ہے۔" (۲) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ○ " (الغاشیہ ۲۶) آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "پھر بے شک ہم پر ان کا حساب لینا ہے۔" علاوہ ازیں ان آیتوں میں بھی حساب کا تذکرہ آیا ہے۔ (۳) الانبیاء ۱ (۴) الانشقاق ۸ (۵) النبأ ۲۷ (۶) النبأ ۳۶ (۷) الطلاق ۸ (۸) الانعام ۶۹ (۹) الرعد ۱۸ (۱۰) الرعد ۲۱ (۱۱) الانعام ۵۲ (۱۲) انعام ۵۲ (۱۳) الحاقۃ ۲۰۔

کیلکولیٹر کی ایجاد: سب سے پہلا کیلکولیٹر فرانس کے ریاضی داں، سائنس داں اور فلاسفر "بلیز پاسکل" (Blaise Pascal) نے آج سے ساڑھے تین سو سال قبل ۱۶۴۲ء میں بنایا۔ سترھویں صدی کی یہ ایجاد یقیناً حیرت کا باعث تھی جب بلیز پاسکل نے آٹومیٹک کیلکولیٹر بنایا تھا۔ اس ایجاد کے ۲۸ سال بعد ۱۶۷۰ء میں جرمن کے ایک ریاضی داں نے بلیز پاسکل کے کیلکولیٹر کی مدد سے نیا آلہ ایجاد کیا جس کا نام

"گاٹ فرڈ ولیم وان لیب نز" (Gott fried wilhelm von leileniz) تھا۔ اس کے بعد سے ایک سو سال سے زائد عرصے تک مختلف ممالک کے مختلف ریاضی دانوں اور سائنس دانوں نے متذکرہ بالا دو کیالکولیٹرز میں کمی بیشی کر کے نئی نئی شکلیں دیں۔ اٹھارویں صدی کے وسط میں منطق (Logic) کے ایک پروفیسر اور ریاضی داں (Mathamaticion) جارج بول (George Boole) منطق اور حساب میں نئی نئی باتیں اور نئی نئی شکلیں عوام کے سامنے پیش کیا جو اسی کے نام سے بولین لاجک (Boolean Logic) اور بولین الجبرا (Boolean Algebra) سے شہرت پائیں۔ جارج بول کے ان دونوں طریقوں کو کیالکولیٹر میں اپنالیا گیا۔

کیالکولیٹر کے استعمالات: کیالکولیٹر کو کمپوٹنگ مشین (Computing Machine) اور کاؤنٹنگ مشین (Accounting Machine) بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ ہندسوں کو شمار کرتا ہے اور حساب کرتا ہے۔ تاجر پیشہ افراد حساب کرنے کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ انجینئرس کسی بلڈنگ کی تعمیر کے وقت اسی سے مدد لیتے ہیں۔ سائنس دانوں کو حساب کے سلسلے میں کیالکولیٹر بہت فائدہ دیتا ہے ریاضی کے کئی مسئلے اسی سے حال کئے جاتے ہیں۔ اعداد و شمار کرنے والوں کو حساب میں اوسط نکالنے یا فیصد معلوم کرنے اس کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے علاوہ کئی افراد معمولی حساب کرنے، جمع یا تفریق کرنے، ضرب یا تقسیم کرنے کیالکولیٹر سے ہی کام لیتے ہیں۔ موجودہ دور میں تمام کیالکولیٹرز الکٹرانک سے کام کرتے ہیں۔ حساب کا کام الکٹرانک سرکٹس (Circuits) کے ذریعہ خود بخود ہوتا ہے۔ حساب کے سادہ طریقوں کے علاوہ بعض پیچیدہ مسائل بھی کیالکولیٹر انجام دیتا ہے۔۔۔۔۔۔ کیالکولیٹر کے کئی ماڈلس میں حافظہ (Memory) بھی ہوتا ہے جس میں بے شمار ہندسے اور مسئلے حل کرنے کے لئے ہدایات ہوتی ہیں جس سے حساب کیا ہوا ہندسہ آئندہ کے لئے محفوظ ہوجاتا ہے۔ اور اس کو کبھی بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

کیالکولیٹر کے اقسام: کیالکولیٹر کے دو بڑے اقسام ہیں (۱) ڈِسک ٹاپ الکٹرانک کیالکولیٹر یعنی میز پر رکھا جانے والا جو بڑی سائز کا ہوتا ہے اور آفسوں، اسکولوں اور فیکٹریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گھروں میں بھی اسے بآسانی استعمال کرسکتے ہیں۔ (۲) ہینڈ ہیلڈ کیالکولیٹر۔ یعنی ہاتھ میں رکھا جانے والا۔ اسکو پاکٹ کیالکولیٹر بھی کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں اسکو بہت زیادہ افراد استعمال کرتے ہیں۔ اس کا سائز ہتھیلی برابر یا ہتھیلی سے کم ہوتا ہے۔ تاجر پیشہ اور سفر کرنے والے افراد کے لئے بہت کارآمد ہے۔ (۳) پروگرام والا کیالکولیٹر۔ پرسنل کمپیوٹر کی طرح یہ کیالکولیٹر مختلف حسابی مسائل حل کرنے کے کام آتا ہے اور مشکل ترین مسئلے بھی بآسانی حل کرتا ہے۔

پاکٹ کیالکولیٹر کی تفصیل: پاکٹ کیالکولیٹر میں عموماً بیس تا پچیس بٹن ہوتے ہیں۔ ہر ہندسے کا ایک بٹن ہوتا ہے۔ ہندسوں کی ترتیب عموماً صفر سے شروع کی جاتی ہے جو سب سے نیچے ہوتا ہے اسکے اوپر کی لائین میں تین تین ہندسے ہوتے ہیں ایک جانب حساب کی چار اہم علامات ہر ایک بٹن پر درج ہوتی ہیں یعنی جمع (+)، تفریق (-)، ضرب (x) اور تقسیم (÷)، ان کے علاوہ دیگر علامات یہ ہوتے ہیں مساوی (=)، فیصد %، جزر (√‾)۔ میموری کے تین یا چار بٹن ہوتے ہیں۔ میموری جمع کرنے (M+)، میموری سے تفریق کرنے (M-)، میموری محفوظ کرنے، (MR) میموری محفوظ کرنے (MC) ایک بٹن پر میوزک کی علامت (♫) بنی ہوتی ہے۔ اسے دبائیں تو ہر بٹن پر آواز آتی ہے جو اِس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ بٹن صحیح دبایا گیا ہے۔ کیالکولیٹر کھولنے On اور بند کرنے Off کے دو بٹن الگ ہوتے ہیں۔ بٹنوں کے اوپر مستطیلی خانہ شیشے یا پلاسٹک کا ہوتا ہے جسے اسکرین کہتے ہیں جس میں آٹھ ہندسے ایک کے بازو ایک حساب کئے جاسکتے ہیں۔ پاکٹ کیالکولیٹر سورج کی روشنی سے یا بٹن سیل سے چلتے ہیں۔ رات میں ٹیوب لائیٹ کی روشنی میں کام نہیں کرتے بلب کی روشنی میں کام کرتے ہیں۔ (اباؤٹ کمپیوٹر)

ڈسک ٹاپ کیالکولیٹر ڈسک ٹاپ الکٹرانک کیالکولیٹر بہ نسبت پاکٹ کیالکولیٹر کے بڑا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سورج کی روشنی اور بیٹری کے سیل سے چلتے ہیں سیل نکال دیں تو رات میں کام نہیں کرتے البتہ بلب کی روشنی میں کام کرتے ہیں۔ سب سے اوپر سورج کی روشنی سے چارج ہونے کا خانہ ہوتا ہے اس کے نیچے اسکرین شیشے یا پلاسٹک کا ہوتا ہے جس میں بارہ تا سولہ ہندسے ایک کے بازو ایک حساب کئے جاسکتے ہیں۔ اس میں بٹنوں کی تعداد پچیس سے پچاس تک ہوتی ہے جو انجینیرنگ میں زیادہ کام آتے ہیں۔ پاکٹ کیالکولیٹر کے تمام بٹنوں کے علاوہ دیگر بٹنوں کی تفصیل یہ ہے Erase کا بٹن اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کہ اسکرین پر کوئی ہندسہ غلطی سے آگیا۔ یہ بٹن دبانے سے وہ ہندسہ مٹ جاتا ہے پھر اسکی جگہ کوئی صحیح ہندسہ لکھ سکتے ہیں۔ ایک بٹن -/+ کا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ہندسہ منفی سے کم میں ہو تو اس کو دباتے ہیں۔ میموری کے چار بٹنوں کے علاوہ مزید تین الگ بھی ہوتے ہیں جس کو زائد حافظہ (Additional Memory) کہا جاتا ہے۔ ایک بٹن دو صفروں کا ہوتا ہے اگر ایک دم دو صِفر استعمال کرنا ہو تو بجائے ایک صِفر کا بٹن دبانے کے اسے دبایا جائے تو اسکرین پر دو صفر آجاتے ہیں۔ ان کے علاوہ مزید بٹن ان ناموں کے ہوتے ہیں ex - gpm - lc - ac - ان کا استعمال عام طور پر نہیں کیا جاسکتا صرف انجینیرس ہی انھیں استعمال کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم حساب کی بنیادی باتیں چار ہیں جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم۔ ان چاروں کا تذکرہ قرآن کی بیس سے زائد آیات میں ملتا ہے۔ یہاں مثال کے طور پر ہر ایک کی دو دو آیات لکھی جاتی ہیں۔

(الف) جمع = صِفر سے لے کر گنتی کے اختتامی ہندسے تک کم سے کم دو ہندسوں کو ملانے کا عمل جمع کہلاتا ہے۔ دو سے زائد کئی ہندسوں کو ملانا بھی اسی میں شامل ہے (۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے "فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ" --- الخ (البقرہ ۱۹۶) آیت کے اس ٹکڑے کا

مطلب یہ ہے کہ "اور اگر تم نہ پاؤ (قربانی) تو تین روزے حج کے زمانے میں رہو اور
سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رہو۔ یہ پورے دس (روزے) ہوگئے۔" اس آیت
میں تین اور سات کو جمع کرنے پر حاصل جمع دس ہوتا ہے۔ (۲) وَوٰعَدْنَا مُوسٰی
ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً" ---- (الاعراف
۱۴۲) آیت کے اس حصے کا مفہوم یہ ہے کہ "اور ہم نے موسیٰ کو تیس راتوں کے لیے
(کوہِ طور پر) بلایا اور (بعد میں) دس دنوں کا اضافہ کیا۔ اس طرح ان کے رب کی
مقرر کی ہوئی مدت چالیس راتیں ہوگئیں۔" اس میں تیس اور دس کو جمع کرنے پر
حاصل جمع چالیس ہوتا ہے۔

(ب) تفریق = بڑے ہندسے میں سے چھوٹے ہندسے کو منہا کرنا تفریق کہلاتا ہے۔ (۱)
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا
خَمْسِیْنَ عَامًا" ------ الخ (العنکبوت ۱۴) یعنی اور البتہ تحقیق ہم نے
نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ پچاس برس کم ایک ہزار سال ان کے درمیان
رہے۔" ایک ہزار میں سے پچاس تفریق کرنے پر حاصل تفریق نو سو پچاس سال ہوتی
ہے۔ (۲) "اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوْمَ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَآ اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ" ---- الخ (التوبہ ۳۶)
مطلب یہ کہ "بے شک مہینوں کی تعداد اللہ کے پاس بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں
اس دن سے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ ان میں چار مہینے احترام والے
ہیں۔" بارہ کے ہندسے میں سے آٹھ منہا کر دیں تو حاصل تفریق چار ہوتا ہے۔

(ج) ضرب = ایک ہندسے کو دوسرے ہندسے سے ضرب دینا عملِ ضرب کہلاتا ہے۔
اس میں کسی بھی چھوٹے ہندسے کو بڑے سے ضرب دیا جاتا ہے۔ (۱) قرآن حکیم میں اللہ
جل جلالہٗ نے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے ثواب کو اس مثال سے
جس میں ضرب کا عمل ہے "مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
كَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ

يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○ " (البقرۃ ۲۶۱) آیت کا مطلب یہ ہے کہ "ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس میں سات شاخیں نکلیں اور ہر شاخ میں سو(۱۰۰) دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔" اس مثال میں جمع اور ضرب دو عمل ایک ساتھ آئے ہیں۔ ایک دانے سے سات شاخیں نکلنا یعنی ایک جمع سات ہوا۔ پھر ہر شاخ میں سو دانے لگنا یعنی سات ضرب سو کا حاصل ضرب سات سو ہوا۔ (۲) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا " ---- الخ (الانعام ۱۶) یعنی "جو (اللہ کے) پاس ایک نیکی لے کر آئے گا پس اس کے لئے اس کے مانند دس (نیکیاں) ہیں۔" ایک نیکی کا اجر دس گنا بیان کیا گیا یعنی ایک کو دس سے ضرب دیں تو حاصل ضرب دس ہوتا ہے۔

(د) تقسیم = تفریق کی طرح کسی بڑے ہندسے کو چھوٹے ہندسے سے منقسم کرنے کا عمل تقسیم کہلاتا ہے۔ تقسیم ہونے والا ہندسہ بڑا اور تقسیم کرنے والا ہندسہ چھوٹا ہونا ضروری ہے۔ اللہ نے ایمان والے مجاہدین کی قوت کے کافروں کے مقابلے میں اندازہ کرنے کو دو آیات میں دو الگ ہندسوں سے ظاہر کیا ہے۔ (۱) "يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ○ " (الانفال ۶۵) آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "اے نبیؐ! مومنوں کو جنگ پر ابھاریئے۔ تم میں سے اگر بیس افراد صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو (کفار) پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ایک سو افراد ایسے ہوں تو کافروں میں سے ایک ہزار پر غالب رہیں گے۔ کیونکہ وہ قوم ایسی ہے جو سمجھ نہیں رکھتی۔" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیس مسلمانوں کو دو سو کفار پر غالب قرار دیا۔ اگر دو سو کو بیس سے تقسیم کریں تو حاصل تقسیم دس آتا ہے یعنی ایک مسلمان دس کافروں پر غالب آسکتا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے ایک سو مسلمانوں کو ایک ہزار کافروں پر غالب

فرمایا۔یہاں بھی اگر ایک ہزار کے ہندسے کو ایک سو سے تقسیم کریں تو حاصلِ تقسیم دس ہی آتا ہے۔سورہ انفال کی چھیاسٹھویں آیت میں بھی تقسیم کا تذکرہ ہے۔

کیا لکولیٹر اور کمپیوٹر میں جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم ٭ کیا لکولیٹر یا کمپیوٹر کے کی بورڈ (Key Board) میں آن (On) کا بٹن آہستگی سے دبانے پر اسکرین پر صفر (Zero) دکھائی دیتا ہے۔اگر جمع کرنا ہو تو مطلوبہ بڑے ہندسوں کے بٹنوں کو دبائیں اور اسکے بعد جمع (+) والے بٹن کو دبائیں پھر سابقہ ہندسوں میں جو ہندسے جمع کرنا ہوں باری باری ان کو دبائیں اپنا جواب حاصل کرنے کے لئے مساوی (=) کے بٹن کو دبائیں تو اسکرین پر حاصلِ جمع آجاتا ہے۔مثال کے طور پر اگر ۸۶ ۷ کے ہندسے میں ۹۲ کا ہندسہ جمع کرنا ہو تو پہلے ۷ کا پھر ۸ کا اور پھر ۶ کا بٹن دبانا چاہیئے پھر جمع (+) دبائیں۔یہ بٹن سائز میں دوسرے بٹنوں سے دگنا ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ حساب میں مختلف گنتی کا حساب کرنے بار بار اسکو دبانا پڑتا ہے۔جمع کا بٹن دبانے کے بعد ۹ کا اور پھر ۲ کا بٹن دبائیں لیکن اب بھی حاصل جمع نہیں آئے گا۔جب مساوی (=) کا بٹن دبائیں گے تو حاصل جمع ۸۷۸ اسکرین پر نظر آئے گا۔اگر جمع کرنے کے ہندسے لائین میں کئی ہوں تو ہر لائین کے ہندسوں کے بٹن دبا کر جمع (+) کا بٹن دباتے رہیں۔آخر میں مساوی (=) کا بٹن دبانے پر کئی ہندسوں کی حاصل جمع پردے پر نظر آئے گی۔اسی طرح تفریق کرنا ہو تو پہلے بڑے ہندسے کے بٹنوں کو دبا کر تفریق (-) کا بٹن دبائیں پھر چھوٹے ہندسے کے بٹنوں کو دبا کر مساوی (=) کا بٹن دبائیں۔ پردے میں حاصل تفریق کا ہندسہ آجائے گا۔ایسے ہی ضرب اور تقسیم کا عمل سمجھیں۔ جمع کے عمل میں کئی ہندسوں کو ایک ساتھ جمع کرسکتے ہیں مگر ہر بار جمع (+) کا بٹن دبانا لازمی ہے ورنہ صحیح حاصل جمع نہیں آئے گی لیکن تفریق اور تقسیم میں چونکہ دو ہی ہندسے ہوتے ہیں اور دونوں میں بھی پہلا ہندسہ بڑا اور دوسرا چھوٹا ہوتا ہے اس لئے کوئی الجھن نہیں ہوتی اس طرح ضرب میں بھی دو ہی ہندسے ہوتے ہیں اور دونوں بڑے یا چھوٹے ہوسکتے ہیں۔اس لئے ضرب کے عمل میں بھی کوئی دشواری نہیں ہوتی

جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم میں سے کوئی ایک مطلوبہ ہندسہ پردے پر آئے اور آپ چاہتے ہیں کہ دوسرا حساب کرنے کے بعد پھر یہی ہندسہ قائم رہے تو +M کا بٹن دباکر MR یا MC کا بٹن دبائیں یہ ہندسہ یادداشت میں محفوظ رہے گا۔ دوسرے کئی حسابات کرنے کے بعد پھر مطلوبہ ہندسہ آپ کو درکار ہو تو صرف MR یا MC کا بٹن دبائیں تو مطلوبہ ہندسہ آپ کو مل جائے گا۔ لیکن یہ مطلوبہ ہندسہ اس وقت تک کیالکولیٹر یا کمپیوٹر میں قائم رہتا ہے جب تک آپ کیالکولیٹر کے Off کے بٹن کو دباکر اسے بند نہ کردیں۔ Off کے بعد یادداشت مٹ جاتی ہے۔ اگر یادداشت کے مطلوبہ ہندسے میں سے کچھ تفریق کرنا ہو تو تفریق والے ہندسے کے بٹن دباکر -M کا بٹن دبائیں پھر MR یا MC دبائیں۔ یادداشت کے ہندسے میں سے تفریق ہوکر اپنا مطلوبہ ہندسہ پردے پر آتا ہے اور محفوظ ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے: اللہ تعالیٰ کے بابرکت اسماء حسنیٰ میں ایک نام ہے "اَلْحَسِیْبُ"۔ اس کے معنی ہیں حساب لینے والا۔ دوسرے معنی ہیں کافی ہونے والا۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تین آیات قرآن مجید میں ہیں۔ (۱) اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًاO (النساء ۸۶) یعنی "بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔" (۲) "وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًاO" (الاحزاب ۳۹) مطلب یہ کہ "اور کافی ہے اللہ تعالیٰ حساب لینے والا (۳) آیت کا یہی ٹکڑا سورۂ نساء کی چھٹی آیت میں بھی ہے۔ ان تین آیات میں "حَسِیْبٌ" بمعنی حساب لینے والا کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بروز حشر اپنے تمام بندوں کے اعمال کا حساب لے گا اور اعمال کے لحاظ سے بندوں کو جنت میں داخل کرے گا یا جہنم میں ڈالے گا۔ بعض علماء کے مطابق حسیب کے یہ معنی بھی ہیں کہ وقت واحد میں تمام مخلوق کا حساب لینے والا اور اس خاص صفت کے ساتھ اللہ کے علاوہ کوئی متصف نہیں ہوسکتا۔

اللہ عزوجلّ کے مبارک ناموں میں ایک مبارک نام "حَاسِبٌ" ہے۔ ننانوے

اسماء الحسنیٰ میں حاسب شامل نہیں ہے مگر قرآن حکیم کی ایک آیت میں ہے۔ "لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○" (البقرة ۲۸۴) آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کے لئے ہے اور اگر تم اپنے دل میں جو کچھ ہے ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ اس کا حساب تم سے لے گا پھر جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب میں بتلا کر دے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

اللہ تبارک تعالیٰ کے مرکب ناموں میں ایک نام "سَرِيْعُ الْحِسَاب" ہے یعنی بہت جلد لینے والا یا بہت جلد شمار کرنے والا۔ قرآن حکیم میں یہ مرکب نام آٹھ آیات میں ہے۔ (۱) "----اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ (آل عمران ۱۹۹) یعنی "بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔" (۲) یہی بیان سورۂ ابراھیم آیت ۵۱ میں ہے۔ (۳) یہی بیان سورۃ المومن آیت ۱۷ میں بھی ہے (۴) یہی بیان آل عمران کی آیت نمبر ۱۹ میں بھی ہے (۵) یہی الفاظ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۴ میں بھی ہیں (۶) "وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○" (النور ۳۹) یعنی "اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔" (۷) یہی الفاظ سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۹ میں بھی ہیں (۸) "----وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○" (الرعد ۴۱) یعنی "اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔"

اللہ جَلّ جلالہٗ کے مرکب اسماء میں ایک نام "اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ" بھی ہے جس کے معنی ہیں "حساب لینے والوں میں سب سے جلد یا سب سے تیز۔" ایک آیت میں یہ نام ہے (۱) ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ○ "(الانعام ۶۲) آیت کا مطلب یہ ہے کہ "پھر وہ سب اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے وہ ان کا حقیقی آقا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ فیصلہ اسی کا ہے اور وہ حساب لینے والوں میں سب سے تیز ہے۔"

کیا لکولیٹر اور کمپیوٹر میں حساب بہت تیز ہوتا ہے ❁ اوپر کی مختلف

آیتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اور بہت تیز حساب لینے والا ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قیامت کے میدان میں ہر نبی کی امت کے لوگ جمع رہیں گے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک جتنے نفوس اِس دنیا میں پیدا ہوئے سب وہاں دوبارہ زندہ کرکے جمع کئے جائیں گے جن کی تعداد اَربوں، کھربوں سے بھی زائد ہوگی اور اُن سب کا حساب اللہ کتنی جلدی میں لے گا؟ اس سوال کو سمجھنے کے لئے کیالکولیٹر یا کمپیوٹر کو اپنے سامنے رکھیں اور مختلف قسم کے حسابات کرتے جائیں جس سے ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ کیالکولیٹر یا کمپیوٹر میں حساب کتنی تیزی سے ہوتا ہے۔ ذیل میں الگ الگ کچھ مثالیں دی جاتی ہیں۔

(۱) جمع = جمع کا کوئی معمولی سوال ہو یا پیچیدہ سوال ہو۔ کمپیوٹر میں جمع کا عمل تیزی سے انجام پاتا ہے اور حاصل جمع چند سکنڈز میں معلوم ہوجاتی ہے۔ مثال کے طور پر ذیل کے ہندسوں کو جمع کیجئے۔

۹۱۳۲۴۶ + ۳۴۵۶۷۸ + ۳۵۶۱۲۰۴ + ۶۸۹۲۰۰۷۵ + ۸۸۰۳۶۴۴ = ۸۲۵۴۳۸۴۷

ان پانچ کی حاصل جمع یہ ہوتی ہے — اپنے طور پر جمع کرنے میں مکمل ایک منٹ صرف ہوتا ہے جبکہ یہی جمع کمپیوٹر پر کرنے سے آدھے منٹ میں مکمل ہوجاتی ہے اس طرح چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے ہندسوں کی جمع دس تا بیس سکنڈ میں ہوجاتی ہے اور کمپیوٹر یا کیالکولیٹر کے اسکرین پر حاصل جمع دکھائی دیتی ہے۔

(۲) تفریق = تفریق کا کوئی بڑا ہندسہ ہو تو بھی کمپیوٹر بہت جلد حاصل تفریق کو بتادیتا ہے۔ جیسے ۹۷۵۳۰۱۶۸ − ۴۷۱۰۲۰۵۴ = ۵۰۴۲۸۱۱۴۔ اپنے طور پر تفریق کرنے میں پندرہ سکنڈ لگتے ہیں اور کمپیوٹر میں صرف ایک سکنڈ میں ہوتا ہے۔

(۳) ضرب = اسی طرح ضرب کا کوئی بڑے سے بڑا ہندسہ ہو تو بھی کمپیوٹر پر بہت تیزی سے حاصل ضرب دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً ۲۹۷۰۵ × ۶۷۴ = ۲۰۰۲۱۱۴۰۔ پاکٹ کیالکولیٹر میں پردے پر صرف آٹھ ہندسوں کی گنجائش رہتی ہے اس لئے اگر حاصل ضرب زیادہ ہوجائے تو اعشاریہ سے حاصل ضرب معلوم ہوتا ہے جیسے ۸۲۰۵ ×

x ۷۵۳۰۴۹۶ = E ۹۱۳۷ ÷ ۶۱۸۲ ۔ ضرب کا عمل ایک سکنڈ میں انجام پاتا ہے ۔

(۴) تقسیم = تقسیم کا بڑے سے بڑا ہندسہ بھی کمپیوٹر پر بہت جلد معلوم ہو جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر ۵۴۳۰۸ ÷ ۹۶۵۳۲۷۱ = ۱۷۷۷۵۰۴۴ ۔ ایک سکنڈ میں حاصل تقسیم معلوم ہو جاتی ہے

(۵) کسی ہندسے کا جزر نکالنا ہو تو اس ہندسے کو اسکرین پر لائیں پھر جزر کا بٹن دبائیں ایک سکنڈ میں اس ہندسے کی جزر اسکرین پر معلوم ہو جاتی ہے ۔ مثلاً ۶۵۴ کا جزر یہ ہے ۔ ۲۵٫۵۷۳۴۲۳ ۔

کیا لکولیٹر اور کمپیوٹر بہت کم وقت میں حساب کے مختلف اقسام کے جوابات مہیا کرتا ہے ۔ اِس سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی کے دماغ کو بہت آرام ملتا ہے جبکہ پیچیدہ یا طویل حساب دماغ کو تھکا دیتا ہے ۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ وقت کی بچت ہوتی ہے ۔ جو کام منٹوں میں ہوتا ہے وہی کام کمپیوٹر چند سکنڈز میں انجام دیتا ہے ۔ جب انسان کا بنایا ہوا مشین بہت تیز حساب کرتا ہے ۔ تو انسان کو دماغ عطا کرنے والا پروردگار کتنا جلد حساب کرے گا اسی سے اندازہ لگالیں ۔







(۲) کتاب یا اعمال نامہ (Disk)

■■■

(۲) کتاب یا اعمال نامہ (DISK)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ○" (الزلزال ٦) یعنی اس دن (قیامت کے دن) لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (میدانِ حشر میں) پلٹیں گے تاکہ اپنے اعمال دیکھ لیں۔ اللہ رب العزت نے دنیا کو دارالعمل بنایا ہے اور اپنے نبی سرورِ کون و مکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں یہ سمجھادیا ہے کہ دنیاوی زندگی اچھے اعمال کرنے کے لئے ہے گویا دنیا عمل کا مقام ہے یہاں ہر انسان کو نیک اعمال انجام دینے چاہئیں۔ ان اعمال کا بدلہ جزاء یا سزا کی صورت میں میدانِ حشر میں نکلے گا۔ اس شعر میں بالکل سچ کہا گیا ؎

نتیجہ اس کا کیا نکلے خدا جانے قیامت میں ؟
یہاں سے اب تو جاتے ہیں ہم اپنا امتحاں دے کر (ہادی)

اللہ جل جلالہ نے سورۂ بیّنہ میں فرمایا کہ "ایمان والے اور نیک اعمال انجام دینے والے بہترین مخلوق ہیں۔ ان کی جزاء اللہ کے پاس یہ ہوگی کہ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ بہترین بدلہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے خوف کرتا ہو" (البینہ ۷، ۸) اس کے برعکس اللہ نے یہ بھی فرمایا "بے شک وہ لوگ جو کفر کئے اہل کتاب ہوں یا مشرکین ہوں وہ سب جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہی بدترین مخلوق ہیں" (البینہ ٦)۔ ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کی ادائیگی پر جنتیں اور ان کی نعمتیں اور ایمان نہ لانے اور برے اعمال کرنے پر دوزخ اور اس کے عذابات کا تذکرہ قرآن حکیم کی بیشتر آیات میں موجود ہے۔

کراماً کاتبین ہر انسان سے (مسلمان ہو یا کافر) جو نیک یا بد اعمال سرزد ہوتے رہتے ہیں ان کے لکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے معزز فرشتوں کو مقرر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ " (الانفطار ۱۰ تا ۱۲) ان تین آیات کا مطلب یہ ہے کہ "اور بیشک تمھارے پر نگران مقرر ہیں۔ مکرم لکھنے والے ہیں۔ تم جو فعل کرتے ہو اس کو وہ جانتے ہیں۔" اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اللہ نے معزز فرمایا یعنی وہ فرشتے بغیر کچھ کمی یا زیادتی کے تمھارے ہر فعل کو لکھتے رہتے ہیں۔ ان سے بھول چوک بھی نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب کوئی بچہ یا بچی پیدا ہوتی ہے تو اللہ اس کے ساتھ دو فرشتوں کو اور ایک شیطان کو لگا دیتا ہے۔ (صحیحین)۔ یہی وہ دو مکرم فرشتے ہیں جو ہر انسان کے نیک اور برے اعمال کو لکھتے رہتے ہیں۔ یہ فرشتے چھوٹے سے چھوٹے اور معمولی سے معمولی نیک یا بد عمل کو نوٹ کر لیتے ہیں جیسا کہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا "فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ " (الزلزال ۷، ۸) یعنی "پھر جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس (نیکی) کو دیکھ لے گا (نامۂ اعمال میں) اور جو ذرہ برابر برائی کیا ہوگا وہ اس (برائی) کو (بھی اپنے نامۂ اعمال میں) دیکھ لے گا۔" کراماً کاتبین سے کوئی چھوٹے سے چھوٹا نیک یا بد عمل نہیں چھوٹتا۔ وہ ہر عمل لکھتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انھیں کراماً یعنی معزز، مکرم اور بزرگ فرمایا، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ فرشتے نیک یا بد عمل لکھنے میں دیانت کے خلاف نہیں کرتے۔ مرزا غالب نے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے کہا تھا ؎

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا (دیوان غالب)

فرشتوں یعنی کراماً کاتبین کے لکھے جانے پر ناحق پکڑے جانے کی بات بالکل نامناسب ہے۔ اعمال لکھنے والے فرشتے تو معزز و مکرم ہیں اور ان بزرگ فرشتوں کی تحریر بھی

اگر اللہ تبارک و تعالیٰ آدمی کا نامۂ اعمال لکھنے کے لئے کسی معزز و مکرم ہوتی ہے۔ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ آدمی کا نامۂ اعمال لکھنے کے لئے کسی آدمی کو ہی مقرر کرتا تو آدمی برے اعمال انجام دینے کے باوجود لکھنے والے آدمی کو رشوت دے کر برے اعمال نہ لکھاتا اور سارے نیک اعمال لکھالیتا تھا۔ اسی لئے اللہ محترم فرشتوں کو اعمال لکھنے مقرر فرمایا ان فرشتوں کا تذکرہ درج ذیل آیات میں ہے۔

(۱) اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَاتَمْکُرُوْنَ ○ "(یونس ۲۱) یعنی "بے شک ہمارے فرشتے لکھتے ہیں تم لوگ جو مکر کرتے ہو۔" (۲) اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَکْتُبُوْنَ ○ "(الزخرف ۸۰) مطلب یہ کہ "کیا ان لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور ان کی سرگوشیاں نہیں سنتے ہیں۔ ہاں کیوں نہیں (ہم سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں۔"

اللہ بھی کاتب ہے

کراماً کاتبین کے لکھنے کے تذکرے کے علاوہ کچھ آیات میں اللہ جل مجدہ نے لکھنے کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے (۱) اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ○ "(یٰسٓ ۱۲) یعنی "بے شک ہم مُردوں کو زندہ کرنے والے ہیں اور (سارے اعمال) ہم لکھتے ہیں اور جو آثار انھوں نے چھوڑے ہیں وہ بھی ہم لکھ رہے ہیں اور ہر چیز ہم ایک کھلی کتاب میں درج کئے ہیں۔" (۲) "کَلَّا سَنَکْتُبُ مَایَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ○ "(مریم ۷۹) مطلب یہ کہ "ہرگز نہیں۔ جو کچھ یہ کہتا ہے ہم لکھ لیں گے اور اس کے لئے عذاب میں اضافہ کریں گے۔" (۳) "---- سَنَکْتُبُ مَاقَالُوْا---- "(آل عمران ۱۸۱) یعنی "عنقریب ہم لکھیں گے جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں۔" (۴) فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا کُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ وَاِنَّا لَهٗ کٰتِبُوْنَ ○ "(الانبیاء ۹۴) آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "پس جو نیک عمل کرتا ہے اور وہ مومن ہو تو اس کے کوشش کی (اعمال کی) ناقدری نہیں ہوگی اور بے شک ہم اسے لکھ رہے ہیں۔"

کتاب لکھنے کے لئے فرشتوں کو اللہ نے مقرر فرمایا ہے اور وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ ہم خود لکھ رہے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کی تحریر بھی حق ہے اور اس کے فرشتوں کی لکھت بھی حق ہے ۔

کتاب یا اعمال نامہ یہ درج بالا اجمال اعمال اور اعمال لکھنے والوں کا تھا ۔ جو بات قرآن مجید میں اس عنوان کے تحت کمپیوٹر کے ضمن میں ہے وہ "اعمال نامہ" یا نامۂ اعمال ہے ۔ جس میں ہر انسان کی ہر نیکی اور ہر بدی لکھی جاتی ہے ۔ اس کو اللہ جل مجدہ نے "کتاب" فرمایا ہے ۔ اس کا تذکرہ کئی آیات میں ہے ۔ تمام آیات اور آیات کے حصے یہاں لکھے جاتے ہیں ۔

(۱) وترٰی کل امۃ جاثیۃ کلّ امّۃ تدعٰی الٰی کِتٰبِھا الیوم تُجزَوْنَ ما کُنتم تعملون ۔ (الجاثیۃ ۲۸) آیت کا مطلب یہ ہے کہ "اور تم دیکھو گے کہ ہر گروہ گھٹنوں کے بل گرا ہوگا ۔ ہر امت کو ان کی کتاب (نامۂ اعمال) کی طرف پکارا جائے گا ۔ آج (بروز حشر) تم سب کو بدلہ دیا جائے گا جو تم عمل کرتے تھے ۔" (۲) "ھٰذا کِتٰبُنا ینطِقُ علیکم بالحقِّ اِنّا کُنّا نستنسخُ ما کُنتم تعملونَ ○" (الجاثیۃ ۲۹) یعنی "یہ ہماری کتاب ہے جو بالکل سچ تمہارے پر گواہی دیتی ہے ۔ بے شک ہم (فرشتوں سے) لکھا رہے تھے جو عمل تم کرتے تھے" (۳) ۔۔۔۔ "وَنُخرِجُ لَہٗ یومَ القیٰمۃِ کِتٰبا یلقٰہُ منشورا ○" (بنی اسرائیل ۱۳) مطلب یہ کہ "اور ہم قیامت کے دن اس کو نکالیں گے جسے وہ کھلی کتاب کی طرح پائے گا ۔" (۴) "اِقرأ کِتٰبَکَ کفٰی بِنفسِکَ الیومَ علیکَ حسیبا ○" (بنی اسرائیل ۱۴) آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "پڑھ اپنی کتاب (نامۂ اعمال) ۔ آج اپنا حساب کرنے کے لئے تو خود کافی ہے ۔" (۵) "وَلا نُکلِّفُ نفسا اِلّا وُسعَھا ولدینا کِتٰبٌ ینطِقُ بالحقِّ وھُم لا یُظلمونَ ○" (المومنون ٦۲) یعنی "اور ہم کسی نفس کو اس کی برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ۔ اور ہمارے پاس کتاب ہے جو ہر بات سچ بتانے والی ہے ۔ اور لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا ۔"

نامہء اعمال کا مقام : کوئی انسان جب انتقال کرجاتا ہے تو اس کا نامۂ اعمال کہاں رکھا جاتا ہے؟ اس کا تذکرہ بھی بعض آیات میں موجود ہے ۔ سورۃ المطففین میں اللہ تعالیٰ نے نیک اور بد لوگوں کی کتاب کے متعلق اس طرح فرمایا ہے

كَلَّآ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ○ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ○ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ "(المطففین ۱۸تا۲۱) ان چار آیتوں کا مطلب یہ ہیکہ "ہرگز نہیں ۔ بے شک نیک افراد کی کتاب علیین (بڑے درجے کے لوگوں کے دفتر) میں ہے ۔ اور کیا تو جانتا ہے کہ علیون کیا ہے؟ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ۔ جس کی نگرانی مقرب فرشتے کرتے ہیں ۔" اس کے برعکس برے اعمال انجام دینے والوں کا تذکرہ یوں کیا ہے ۔ "كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا سِجِّيْنٌ ○ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ○ "(المطففین ۷ تا۹) ان تین آیات کا مفہوم یہ ہے کہ "ہرگز نہیں ۔ بے شک بُرے افراد کی کتاب سجین (قید خانے) میں ہے ۔ اور کیا تو جانتا ہے کہ سجین کیا ہے؟ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ۔"

نیکو کاروں اور بدکاروں کی آیات میں علیین اور سجین دو مقامات کا ذکر ہے ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیین ساتویں آسمان پر ہے اور اس سے مراد جنت ہے ۔" حضرت برا بن عازب کی روایت میں احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" سجین ساتوں زمینوں کے نیچے ہے اور اس سے مراد جہنم کا گڑھا ہے ۔ (تفسیر ابن کثیر پ ۳۰) ۔

نامہء اعمال سیدھے یا بائیں ہاتھ میں : قیامت کے دن کتاب یعنی نامہ ۔ اعمال نیک لوگوں کے سیدھے ہاتھ میں اور برے لوگوں کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ۔ ان آیتوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ۔ (۱) يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ○ "(بنی اسرائیل ۷۱) یعنی "اس دن ہم ہر جماعت کو اُن کے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے ۔ پھر جن لوگوں کو اُن کی کتاب اُن کے سیدھے ہاتھ میں

دی گئی تو وہ اپنی کتاب (نامۂ اعمال) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔" (۲) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ O " (الحاقۃ ۱۹) یعنی "پس اس وقت جس کی کتاب اس کے سیدھے ہاتھ میں دی گئی تو وہ کہے گا دیکھو پڑھو میری کتاب۔" (۳) وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ (الحاقۃ ۲۵) اوپر کی آیت کے برخلاف اس آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور اس وقت جس کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی گئی تو وہ کہے گا کاش میری کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی۔" (۴) وَوُضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا کَبِیْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا O " (الکھف ۴۹) مطلب یہ کہ "اور (محشر میں) کتاب سامنے رکھ دی جائے گی تو اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی (کتاب) سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے ہماری بدبختی یہ کیسی کتاب ہے کہ اس میں ہماری چھوٹی اور بڑی حرکت ایسی نہیں ہے جو اس (کتاب) میں درج نہ کی گئی ہو۔ (دنیاوی زندگی میں) انھوں نے جو کچھ کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تمھارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔"

کتاب والوں کا انجام: قیامت میں کتاب جس کو دی جائے گی اُس اعتبار سے اُس کا انجام کیا ہوگا ذیل کی آیتوں میں بیان کیا گیا ہے۔ (۱) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ O فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا O وَّیَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا O (الانشقاق ۷ تا ۹) یعنی "پس اُس وقت جس کی کتاب اس کے سیدھے ہاتھ میں دی گئی تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے اہل کی طرف خوشی سے پلٹے گا۔" (۲) وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ O فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا O وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا O (الانشقاق ۱۰ تا ۱۲) مطلب یہ کہ "اور اُس وقت جس کی کتاب اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دی جائے گی تو عنقریب وہ موت کو

پکارے گا اور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار سنا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء مانگ رہے تھے۔ "اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا" یعنی "اے اللہ مجھ سے حساب لے آسان حساب۔" دعاء کے بعد حضرت عائشہؓ نے پوچھا "یارسولؐ اللہ! یہ آسان حساب کیا ہے؟" آپؐ نے جواب دیا "اللہ تعالیٰ صرف کتاب (اعمال نامے) پر نظر ڈالے گا اور کہہ دے گا جاؤ ہم نے درگزر کیا۔" اس کا مطلب ہے آسان حساب۔ یعنی اللہ جل جلالہ جس کی کتاب پر ایک نظر ڈال کر درگزر فرما کر جنت میں جانے کا حکم دیا وہ خوشی کے عالم میں اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچ جائے گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث میں آگے یہ بھی فرمایا "لیکن اے عائشہؓ! جس سے اللہ حساب لے گا وہ ہلاک ہوگا" (مسند احمد)۔ اس حدیث کا یہی مفہوم ہوا کہ حساب کتاب میں جانچ پڑتال اُن ہی لوگوں سے کی جائے گی جن کو اللہ عذاب دینا چاہے گا یعنی کفار و مشرکین اور اہل کتاب کے کفار وغیرہ۔ اس کے برعکس نجات پانے والوں سے تو کتاب کے معاملے میں صرف ضابطے کی کارروائی ہوگی اور انھیں جنت نصیب ہوگی کیوں کہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر اچھی طرح جانتا ہے کہ مومن کون ہے؟ اور کس کے اعمال اچھے ہیں؟ اسی طرح کافر کون ہے؟ اور کس کے اعمال خراب ہیں؟

کاتبین اور کتاب کے متعلق یہ بھی یاد رکھیں کہ ایک حدیث میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم یقین مانو کہ تم پر بزرگ محافظ اور کاتب فرشتے مقرر ہیں۔ تمھیں چاہیئے کہ ان کا لحاظ رکھیں۔ وہ تمھارے اعمال لکھ رہے ہیں۔ تمھیں کوئی برا کام کرتے ہوئے شرم آنی چاہیئے۔" (ابن ابی حاتم)۔ (۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے یہ بزرگ فرشتے تمھاری دو حالتوں کے سوا کبھی تم سے الگ نہیں ہوتے۔ (۱) جب تم بیت الخلاء میں ہو (۲) جب تک حالتِ جنابت (ناپاکی) میں ہو۔ اس لیئے تم ان کا احترام کرو۔ غسل کے وقت بھی پردہ کر لیا کرو۔ دیوار سے یا اوٹ سے ہی سہی۔ یہ بھی نہ ہو تو اپنے کسی ساتھی کو کھڑا کر لیا کرو تاکہ وہی پردہ

ہوجاتے ہیں۔" (ابن ابی حاتم) ۔ (۳) سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تمھیں برہنہ ہونے سے منع فرماتا ہے (یعنی بلا ضرورت برہنہ ہرگز نہ ہوں) اللہ کے ان فرشتوں سے شرماؤ۔ غسل کے وقت بھی یہ فرشتے تم سے دور ہوجاتے ہیں۔" (بزار) ۔ (۴) خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کراماً کاتبین روزانہ بندے کا اعمال نامہ اللہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اگر شروع اور آخر میں استغفار ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ استغفار کے درمیان کی تمام خطائیں میں اپنے بندے کی بخش دیتا ہوں۔" (بزار) ۔

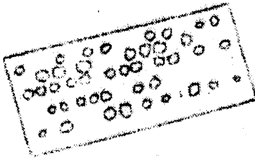
دلیل عقلی: کتاب یعنی نامۂ اعمال کے تعلق سے یہ تفصیلات پڑھنے کے بعد خود بخود یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ ہر انسان کی کتاب کیسی ہوگی؟ اور کتنی طویل ہوگی؟ جس میں ہر انسان کی ساری عمر کے اعمال لکھے ہوئے ہوں گے وہ کتنی طویل ہوگی۔ فرض کیجئے کہ کسی مرد یا عورت کی موت ساٹھ (۶۰) سال کی عمر میں ہوئی ہو۔ اور بچپن اور لڑکپن کی عمر کے دس سال منہا کردیں تو ما باقی پچاس سال کے نامۂ اعمال کی تفصیل کے لئے کتاب کتنی طویل اور کتنی چوڑی ہوگی؟ کراماً کاتبین ہر انسان کے ہر دن کے ہر نیک اور بد عمل کو لکھتے رہتے ہیں اس حساب سے پچاس سال کے چھ سو (۶۰۰) مہینوں کا یا پچاس سال کے ۵۰ x ۳۵۴ یعنی ۱۷۷۰۰ (سترہ ہزار سات سو) دنوں کا اعمال نامہ کتنا طویل و عریض ہوگا؟ ۔۔ اور دنوں کو اگر گھنٹوں میں تبدیل کریں ۱۷۷۰۰ x ۲۴ یعنی ۴۲۴۸۰۰ (چار لاکھ چوبیس ہزار آٹھ سو) گھنٹوں کے سارے اعمال کے لئے کتنی بڑی کتاب درکار ہوگی؟ اور گھنٹوں کو اگر منٹوں میں بدلا جائے ۴۲۴۸۰۰ x ۶۰ یعنی ۲۵۴۸۸۰۰۰ (دو کروڑ چون لاکھ اٹھاسی ہزار) منٹوں کے پورے اعمال درج کرنے کے لئے کتنی طویل کتاب ہوگی؟ یہ ایسا سوال ہے کہ انسان اس کے حل کے لئے حیران ہوسکتا ہے لیکن اللہ حکیم و علیم نے انسان کو دماغ جیسا لاقیمت عضو دے کر اس سوال کو بہت آسان بنادیا۔ اللہ کی دی ہوئی بیش بہا نعمت سے انسان نے کمپیوٹر ایجاد کیا۔ جس میں ایک خاص چیز (Disk یا Dick) کہلاتی ہے جو بہت

زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

ذخیرہ کرنے والی مشینوں کے اقسام ڈسک کو ذخیرہ کرنے والی شئے کہا جاتا ہے۔ بے شمار الفاظ کو بہت ہی چھوٹے احاطے میں ذخیرہ کرتی ہے۔ الفاظ کے ذخیرے کے ساتھ آواز بھی ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لی جاتی ہے سادہ ڈسک میں الفاظ کا ذخیرہ کرنے کو Input کہتے ہیں اور الفاظ و آواز بھرنے کے بعد اسکرین پر اس کو دیکھنے اور سننے کو Output کہتے ہیں۔ ذخیرہ اندوزی کے لئے ابتداء سے موجودہ تک کئی قسم کی مشینیں بنائی گئیں۔ جن کے نام اور مختصر کارکردگی ذیل میں تحریر کی جاتی ہے۔

(۱) پیپر ٹیپ (Paper Tape)۔ ابتدائی مرحلے میں ذخیرۂ الفاظ کے لئے ایک لمبے کاغذ پر سوراخ ڈالے جاتے تھے۔ کاغذ ریل کی شکل میں بہت طویل ہوتا تھا۔ عموماً نوے میٹر سے تین سو میٹر تک اس کی لمبائی ہوتی تھی۔ اس میں کوڈ نمبروں Code Numbers) کے ذریعہ ذخیرہ کیا جاتا تھا۔

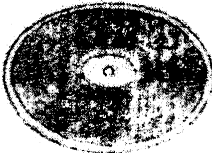
(۲) پنچڈ کارڈ (Punched Card)۔ پیپر ٹیپ کے بعد لمبے کاغذ کی جگہ کارڈ کا استعمال شروع ہوا۔ ایک امریکن تاجر ہرمن ہولیرتھ (Herman Hollerith) نے ۱۸۸۸ء میں پنچڈ کارڈ ایجاد کیا۔ کارڈ میں سوراخوں کے ذریعہ ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ سوراخ کرنے کے لئے ایک پنچنگ مشین استعمال کی جاتی تھی جو دیکھنے میں ٹائپ رائٹر کے جیسی تھی۔ اس میں کوڈ کے استعمال سے سوراخوں کے ذریعہ نمبر ڈالے جاتے تھے۔ ایک اسٹانڈرڈ کارڈ میں اسی (۸۰) کالمس اور بارہ سطور ہوتی تھیں۔ پنچڈ کارڈ قیمتی تھا مگر سست رفتار بھی تھا۔ آج بھی بڑی فیکٹیرز میں اور بڑے دفاتر میں پنچڈ کارڈ کا استعمال جاری ہے۔ جس میں کام کرنے والے کا دفتر میں داخل ہونے کا وقت اور دفتر سے باہر نکلنے کا وقت درج ہو جاتا ہے۔ کام کرنے والے نے کتنی دیر کام کیا معلوم ہوتا ہے اسی طرح ملازمین کی کارخانے میں آمد کے موقع پر کارڈ مشین میں ڈالا جاتا ہے جس پر وقت کا اندرج گھنٹے اور منٹ کا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کارخانے سے جاتے وقت بھی



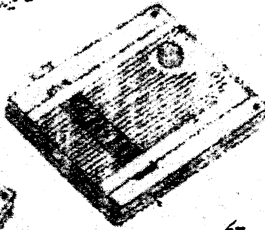
Paper tape پیپر ٹیپ



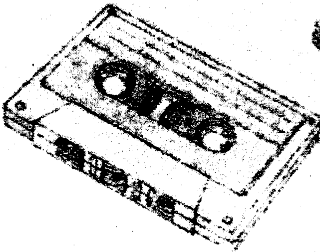
Magnetic tape میگنیٹک ٹیپ



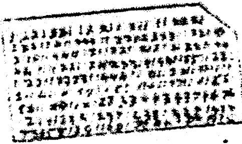
Magnetic disk میگنیٹک ڈسک



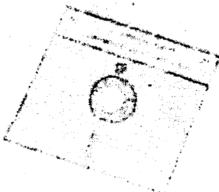
Ram cartridge ریم کیٹریج



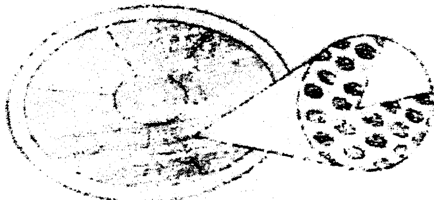
Tape cassette ٹیپ کیسٹ



Punched card پنچ کارڈ



Floppy disk فلاپی ڈسک



Laser disk لیزر ڈسک

ٹائم کا اندراج مشین میں ڈلنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔

(۳) آر اے ایم کیاٹرج (RAM Cartridge) — کمپیوٹر کی یاداشت برائے ذخیرہ اندوزی بڑھانے کے لئے آر اے ایم کیاٹرج کا استعمال مفید ثابت ہوا۔ یہ ایک چھوٹے باکس کی شکل میں کیسیٹ کے جیسا ہوتا ہے جس کا تعلق کی بورڈ (Key Board) سے ہوتا ہے۔ کمپیوٹر کی بنیادی زبان یعنی Basic Language کو آر اے ایم کیاٹرج سے ملادیں تو مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ کئی ویڈیو گیمس آر اے ایم سے ملا کر کھیلے جاتے ہیں۔ آر اے ایم کا مطلب ہے Random Access Memory یعنی یادداشت کو اضافہ کرنا۔ جس طرح کیالکولیٹر میں Off کا سوئچ دبانے پر سارا حساب مٹ جاتا ہے اور پھر شروع کرنا پڑتا ہے اسی طرح RAM میں بھی Off کا سوئچ دبانے پر ساری یادداشت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ طریقہ ذخیرہ اندوزی بھی پرانی ہو گئی۔

(۴) کیسیٹ ریکارڈر (Cassette Recorder) — ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ کیسٹ میں آواز بھری اور سنی جاسکتی ہے۔ اس میں الفاظ کا ذخیرہ متعین وقت کا ہوتا ہے یعنی ایک کیسیٹ ۳۰ منٹ، ۶۰ منٹ، ۹۰ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ منٹ یعنی دو گھنٹے کا ہوتا ہے۔ پلاسٹک کے ۰.۱۰ انچ کے فیتے کے کناروں پر آواز بھری جاتی ہے پھر فیتے کے دوسری جانب بھی آواز بھری جاتی ہے۔ آواز سننے کے لئے کیسیٹ کو ٹیپ ریکارڈر میں ڈال کر Play کا سوئچ دبائیں تو ذخیرہ کیا ہوا گانا، میوزک، تقریر، مکالمہ وغیرہ سنا جاسکتا ہے۔ اگر ۶۰ منٹ کی کیسیٹ ہو تو ۳۰ منٹ کا پروگرام ایک جانب سن کر کیسیٹ پلٹا کر لگائیں تو مزید ۳۰ منٹ کا پروگرام سنا جاسکتا ہے۔ کیسیٹ ریکارڈر کو کمپیوٹر سے ملحق کرکے بھی ذخیرہ اندوزی کی جاسکتی ہے۔ عرصۂ دراز سے کیسیٹ ـــــــــم الفاظ کی ذخیرے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ آج کل بھی اس کیسیٹ ریکارڈر کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو آڈیو کیسیٹ (Audio) بھی کہتے ہیں۔ (ہولی فیتھ کمپیوٹر)

ڈسک کے اقسام: ذخیرہ اندوزی کے درج بالا اقسام سے زیادہ ڈسک سسٹم میں الفاظ کا ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں کمپیوٹر بنانے والی کئی فرمیں ڈسک اسٹوریج کو ترجیح دے رہی ہیں کہ کیوں کہ اس کا خاص فائدہ بعجلت مطلوبہ معلومات کی فراہمی ہے۔ الفاظ کے زیادہ سے زیادہ ذخیرے (Storage) اور استعمال میں آسانی آج کل ڈسک ٹائپ اسٹوریج سے ہی حاصل کی جارہی ہے۔ کیسٹ ریکارڈر کے مقابلے میں ڈسک میں موجود پروگرام بہت جلد یعنی ایک یا دو سکنڈ میں آواز کے ساتھ ٹی وی کے اسکرین پر آجاتا ہے۔ کیسیٹ کی صورت میں ذخیرۂ الفاظ ۳۰۰ تا ۱۵۰۰ باؤڈ (Baud) ہوتا ہے جبکہ ڈسک میں ۱۵۶۰۰ تا ۳۱۰۰۰ باؤڈ ہے۔ گویا کیسیٹ کے مقابلے میں ڈسک سو (۱۰۰) گنا بڑھا ہوا ہے۔ باؤڈ کی تفصیل کے علاوہ بٹس اور بائیٹس کی تفصیل آگے آئے گی۔ یہاں ڈسک کے مختلف اقسام لکھے جاتے ہیں۔

(۱) مقناطیسی ڈسک (Magnetic Disk)۔ گراموفون کے ریکارڈ کے مانند دائرے کے جیسی ڈسک کو مقناطیسی ڈسک کہتے ہیں۔ یہ ذخیرہ اندوزی کرنے والی سابقہ تمام مشینوں کے مقابلے میں زیادہ ذخیرۂ الفاظ کرتا ہے۔ مگر اسکی قیمت بہت زیادہ ہے۔ اس ڈسک پر مقناطیسی لیپ کیا جاتا ہے اور یہ ۱۸۰۰ تا ۳۶۰۰ فی منٹ کی رفتار سے گھمایا جاتا ہے۔

(۲) ونچیسٹر ڈسک (Winchester Disk)۔ یہ بھی دائرے کے مانند ہوتا ہے۔ اس میں نہ ہوا داخل ہو سکتی ہے اور نہ گرد و غبار اور تیز حرارت کا اس پر کوئی اثر ہوتا ہے۔ مقناطیسی ڈسک کے مقابلے میں اس میں زیادہ ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ اسے Hard Disk بھی کہتے ہیں۔ اس میں دو لاکھ سے لے کر ایک کروڑ الفاظ ذخیرہ کئے جاسکتے ہیں۔ جو عرصۂ دراز تک اور اس وقت تک محفوظ رہتے ہیں جب تک کہ ڈسک کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

(۳) فلاپی ڈسک (Floppy disk)۔ ۱۹۶۰ء میں آئی بی ایم کمپنی نے اس ڈسک کو مارکٹ میں روشناس کرایا۔ یہ ڈسک پلاسٹک شیٹ سے تیار کی جاتی ہے جس میں

مقناطیسی حسّاس سطح ہوتی ہے ۔ یہ چوکور شکل کا ہوتا ہے جس کا سائز ساڑھے تین (۳ انچ اور سوا پانچ انچ اور آٹھ انچ ہوتا ہے ۔ فلاپی ڈسک کا موجودہ سائز ساڑھے تین انچ زیادہ مستعمل ہے ۔ اس کو ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر میں منتقل کیا جاسکتا ہے اس میں الفاظ کا ذخیرہ کرنے کے بعد مٹایا جاسکتا ہے اور دوسرے الفاظ کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے ۔ فلاپی ڈسک کے استعمال میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے ۔ زیادہ گرمی (Heat) میں رکھنے پر، پانی کا قطرہ یا گرد اندر جانے پر اور اس کے اوپر وزنی چیز رکھنے پر خراب ہوجاتی ہے ۔

(۴) لیزر ڈسک (Laser Disk) ۔ ذخیرہ کرنے والی درج بالا تمام ڈسک میں سب سے زیادہ ذخیرہ لیزر ڈسک میں کیا جاتا ہے ۔ یہ دائرے کی وضع کی ڈسک ہے جس کے دائرے کا سائز صرف سوا پانچ انچ (5-1/4 Inches) ہوتا ہے ۔ یہ بہت قیمتی ہوتی ہے ۔ اس میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں الفاظ کا ذخیرہ بآسانی کیا جاسکتا ہے ۔ اس میں کم سے کم 300 m.b. (Mega bytes) یعنی ایک لاکھ پچاس ہزار صفحات کا ذخیرہ ہوتا ہے جو ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا کے مانند ہوتا ہے ۔ اور زیادہ سے زیادہ 1 G.B. (Gega Bytes) یعنی پانچ لاکھ صفحات کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے ۔ اس میں ایک بار ذخیرہ کرلیا جائے تو کئی برسوں تک محفوظ رہتا ہے ۔ مگر ایک بار ذخیرہ کرنے کے بعد بار بار ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا ۔

K.B. (Kilo Bytes) ، M.B. (Mega Bytes) اور G.B. (Gega Bytes) کی تفصیل

۸ بٹس =	ایک بائٹ	
۱۰۲۴ بائٹس =	ایک کیلو بائٹ	1 K.b.
۱۰۲۴ کیلو بائٹس =	ایک میگا بائٹ	1 M.b.
۱۰۲۴ میگا بائٹس =	ایک گیگا بائٹ	1 G.b.
۱۰۲۴ گیگا بائٹس =	ایک ٹیٹا بائٹ	(کمپیوٹر انفارمیشن سسٹم فار بزنس) 1 N.b.

ڈسک کی اور K.b. ، M. b. اور G.b. کی تفصیل پڑھنے کے بعد کتاب یا نامۂ اعمال کی لمبائی چوڑائی سمجھنے میں بہت زیادہ آسانی ہوتی ہے۔ صرف سوا پانچ انچ کے دائرے والے ڈسک میں پانچ لاکھ صفحات کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے بلکہ نئی تکنیک کے باعث اس چھوٹی ڈسک میں پانچ لاکھ صفحات سے زائد کی بھی گنجائش ہے تو اللہ تعالی کی کتاب (جو ہر بندے کے اچھے اور برے اعمال لکھنے کے لئے ہے) کیسی ہوگی؟ ڈسک کو دیکھنے پر یہ مسئلہ بہت آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔ ذیل میں ڈسک کے استعمال کی تفصیل اور کتاب کے اچھے اور برے اعمال کی تفصیل دی جاتی ہے۔

لیزر ڈسک کا استعمال: ہر ڈسک کے دو حصے ہوتے ہیں سامنے کا اور پیچھے کا۔ صرف ایک ہی طرف الفاظ بھرے جاتے ہیں دوسری طرف کا حصہ بالکل سادہ ہوتا ہے ریکارڈ یا کیسیٹ کی طرح دونوں جانب ذخیرہ نہیں کیا جاتا۔ ڈسک کے ریکارڈ شدہ حصے کو سی ڈی پلیر یعنی Compact Disk Player میں رکھتے ہیں۔ پلیر کا ایک بٹن Eject کا ہوتا ہے جس کو دبانے سے ایک پلیٹ باہر آتی ہے۔ اس میں ڈسک کو الٹا رکھ کر بٹن دباتے ہیں جس سے پلیٹ مع ڈسک کے پلیر کے اندر چلی جاتی ہے۔ اگر ڈسک اندر جانے کا بٹن نہ بھی دبائیں تو ایک منٹ بعد آٹومیٹک پلیٹ مع ڈسک کے اندر چلی جاتی ہے اور کام شروع ہو جاتا ہے۔ سی ڈی پلیر کی تصویر غور سے دیکھئے۔ سامنے مانیٹر (Monitor) یعنی ٹی وی اسکرین پر ونڈو (Window) میں سب سے پہلے فہرست (Index) آجاتی ہے جو ڈسک میں ریکارڈ کی گئی ہے۔ پھر Mouse کو پھراتے ہوئے Setup کے خانے میں لاتے ہیں اور Mouse کے تین سوئچس میں سے بائیں سوئچ کو متصل دو بار دبایا جاتا ہے جس سے پروگرام شروع ہو جاتا ہے۔

فہرست اور ذیلی عنوانات: ہر لیزر ڈسک 650 m.b. کا ہوتا ہے۔ ہر ڈسک میں فہرست موجود ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک ڈسک " World Book 1999 نام کی ہے۔ اس کی فہرست (Index) میں سترہ عنوانات ہیں۔ پھر ہر عنوان کے تحت ذیلی کئی پروگرامس ہوتے ہیں۔ چنانچہ ورلڈ بک ۹۹ء میں ایک

عنوان کے تحت اٹھائیس ذیلی پروگرامس ہیں۔ان ذیلی پروگرامس کی تعداد پچاس سے زائد بھی ہوتی ہے۔ان میں دو اقسام ہوتے ہیں۔زرد رنگ کے خانوں کا مطلب یہ ہے کہ اس عنوان کے تحت کئی چیزیں ڈسک میں موجود ہیں۔اس کے برخلاف سیاہ یا آسمانی رنگ کے خانوں کا مطلب یہ ہے کہ اس میں صرف ایک ہی پروگرام ہے۔ ایک سے زائد نہیں ہے۔ذیلی پروگرامس میں کئی چوکور یا مستطیل خانے بنے ہوتے ہیں۔ ہر خانے کے نیچے ایک عنوان ہوتا ہے جیسے ، Photo ، Sound Movies اور Wizards وغیرہ۔اب ان میں سے کسی پروگرام کو تفصیل سے دیکھنا ہو تو Mouse کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے۔ذیلی پروگرام کے کسی ایک عنوان میں بھی بے شمار پروگرامس ریکارڈ ہوتے ہیں جنھیں فائیل (Object) کہا جاتا ہے۔

بڑے عنوان کی تفصیل: ڈسک " ورلڈ بک ۱۹۹۹ء " کا ایک بڑا عنوان Movies ہے۔اس میں دو سو چوبیس فائیلس ہیں جن میں جملہ ایک سو گیارہ ایم بی (111 m.b.) ہیں یعنی پانچ کروڑ اکیاسی لاکھ پچانوے ہزار نو سو اڑسٹھ حروف ہیں جس کے پچپن ہزار پانچ سو (55500) صفحات ہوتے ہیں۔ہر فائیل کا ایک کوڈ نمبر خانے کے نیچے لکھا ہوتا ہے جیسے Movie - Vd 000113 یا Movie- Vd 000150 یا Movie- Vd 000240 وغیرہ وغیرہ۔اب ان فائیلس میں سے کوئی ایک فائیل تفصیل سے دیکھنی ہو تو Mouse کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اوپر درج شدہ تین فائیلس میں سے ایک کا نمبر Vd 000150 ہے اس کو دیکھنا اور سننا ہو تو Mouse کا بٹن دو بار دبائیں .T.V پر اس کی علحدہ تفصیل بتائی جاتی ہے یعنی اس میں 761 k.b. ہیں اور اسکی ریکارڈنگ کی تاریخ یکم مئی ۱۹۹۸ء ہے وغیرہ۔Mouse کے استعمال سے اسکرین پر چھوٹی فوٹو آتی ہے۔اس فائیل کو چھوڑ کر اگر دوسری فائیل دیکھنی ہو تو موجودہ فائیل کو Mouse کے ذریعہ کراس (X) پر تیر کا نشان لائیں تو یہ فائیل بند ہوجاتی ہے اور پھر بڑے عنوان کے

فیلی پروگرام کی فہرست آتی ہے جس کے باعث کسی دوسری فائیل کو دیکھا جاسکتا ہے۔

کتاب (نامہ، اعمال) اور ڈسک : جس طرح ایک ڈسک میں فہرست (Index) ہوتی ہے جس کے کئی عنوانات ہوتے ہیں۔ پھر ہر عنوان کے تحت ذیلی کئی موضوعات ہوتے ہیں اسی طرح ہر انسان کی کتاب میں نیک اعمال اور برے اعمال کی فہرست ہوگی۔ اور اس فہرست کے ہر عنوان کے تحت ذیلی کئی عنوانات یقیناً ہوں گے۔ جس کی وجہ سے کتاب میں بے شمار نیک کاموں اور برے کاموں کا اندراج ہوگا۔ اور فرشتے جب اندراج کردیں گے تو یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوجائیں گے اور قیامت میں ہی کھولے جائیں گے اور اللہ جل جلالہ کے حکم سے میزان میں تولے جائیں گے۔ ہر نیک عمل اور ہر برا عمل ایسے ہی محفوظ رہے گا جیسے لیزر ڈسک میں الفاظ کا ذخیرہ کرنے پر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوجاتا ہے بلکہ کسی وجہ سے ڈسک کے خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے مگر کتاب یا نامہ۔ اعمال کے خراب ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں کہ یہ کتاب اللہ تبارک وتعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے۔

اعمالِ صالحہ : کتاب میں اعمال صالحہ اور اعمال قبیحہ دونوں کراماً کاتبین لکھتے رہتے ہیں۔ پہلے اعمال صالحہ کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ نیک اعمال کے تحت فہرست (Index) میں یہ عنوانات ہوتے ہیں (الف) نمازوں کی پابندی کرنا (ب) روزوں کی پابندی کرنا (ج) زکوٰۃ ادا کرنا (د) حج کرنا (ھ) تلاوت کرنا (و) تسابیح پڑھنا (ز) عمرہ کرنا (ح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا (ط) خیرات کرنا (ی) والدین کی فرماں برداری کرنا (ک) زوجین کا اپنے اپنے حقوق ادا کرنا (ہ) رشتہ داروں سے بہتر سلوک کرنا (م) پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنا (ن) سنتِ نبویؑ کی پیروی کرنا (س) نکاح کرنا (ع) تجارت کرنا (ف) زراعت کرنا (ص) ملازمت کرنا (ق) رفاہ عام کے کام کرنا (ر) ترکے کی تقسیم کی وصیت شرع کے موافق کرنا (ش) مسلمانوں کے حقوق ادا کرنا وغیرہ۔

اوپر کی فہرست میں کم و بیش نیک اعمال پورے آگئے ہیں ۔اس فہرست کے ہر عنوان کے تحت ذیلی کئی عنوانات بنتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے مثلاً (الف) یعنی نمازوں کی پابندی کرنا ۔ (۱) پنج وقت نمازیں پابندی سے پڑھنا (۲) قضاء نماز ادا کرنا (۳) نمازوں میں خشوع و خضوع کرنا (۴) فرض اور واجبات ادا کرنا (۵) سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ ادا کرنا (۶) نوافل پڑھنا (۷) امامت کرنا (۸) موذنی کرنا (۹) وضو سے نماز ادا کرنا (۱۰) تیمم سے نماز ادا کرنا (۱۱) تکلیف کے باعث لیٹ کر یا اشارے سے نماز ادا کرنا (۱۲) گھر میں نماز ادا کرنا (۱۳) مسجد میں نماز تنہا پڑھنا (۱۴) مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا (۱۵) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں مسجد میں ہی بیٹھنا (۱۶) مسجدِ الحرام میں نماز پڑھنا (۱۷) مسجدِ نبویؐ میں نماز ادا کرنا (۱۸) مسجدُ الاقصیٰ میں نماز پڑھنا (۱۹) کعبہ مشرفہ کے اندر نماز پڑھنا (۲۰) نماز جمعہ شہر کی جامع مسجد میں ادا کرنا (۲۱) عیدین کی نمازیں ادا کرنا (۲۲) سفر میں نماز پڑھنا (۲۳) سواری پر نماز پڑھنا (۲۴) خوف کی حالت میں نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ ۔

اسی طرح دوسرا بڑا عنوان (ب) روزوں کی پابندی کرنا ہے ۔اس کے ذیلی عنوانات یہ ہوتے ہیں ۔(۱) فرض روزے رکھنا (۲) نفل روزے رکھنا (۳) نذر معیّن یا نذر غیر معیّن کے روزے رکھنا (۴) سحری کرنا (۵) افطار کرنا (۶) اعتکاف میں بیٹھنا (۷) رمضان کے قضاء روزے رکھنا (۸) سفر کے باعث روزے ترک کر کے بعد میں تکمیل کرنا (۹) ضعیفی کی وجہ سے روزے چھوڑ کر اس کا فدیہ دینا (۱۰) رمضان المبارک کا احترام کرنا (۱۱) روزے کے شرائط کی تکمیل کرنا (۱۲) روزے میں ممنوعات سے بچنا وغیرہ وغیرہ ۔ ایسے ہی فہرست کے دوسرے عنوانات یعنی زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور تلاوت قرآن کرنا وغیرہ کے ذیلی بے شمار عنوانات بنتے ہیں ۔ میں نمونتہً دو بڑے عنوانات کی تفصیل بیان کیا ہوں ۔ دوسرے عنوانات کو علیٰ ھٰذا القیاس سمجھ جائیں ۔

اعمالِ صالحہ کا ثواب قرآن مجید میں : اللہ جَل جلالہٗ نے ہر نیک عمل پر

ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بعض عمل کا دُگنا ثواب، بعض دس گنا ثواب، بعض کا سو گنا ثواب، بعض کا سات سو گنا ثواب اور بعض کا اس سے زائد ثواب دینے کا تذکرہ قرآن حکیم میں ہے۔ (۱) اپنی رحمت سے ایک نیک عمل کا ثواب دس نیکیاں دینے کا سورۂ انعام میں یوں ذکر ہے "مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشر اَمْثَالِهَا" ----- (الانعام ۱۶۰) یعنی "جو ایک نیکی لے کر (اللہ کے سامنے) آئے گا تو اس کے لئے اس کے مثل دس نیکیاں ہیں۔" یعنی ایک نیکی کا اجر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے فی سبیل اللہ دینے کا ثواب بہت زیادہ دینے کا وعدہ کر کے یہ مثال دیتے ہوئے فرمایا "مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○" (البقرۃ ۲۶۱) مطلب یہ کہ "اُن لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اس طرح ہے کہ جیسے ایک دانہ بویا جائے اس ایک دانے سے سات بالیں (شاخیں) نکلیں اور ہر بالی میں ایک سو (۱۰۰) دانے ہوں۔ اور اللہ زیادہ کرتا ہے جس کے عمل کو چاہے اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔" اس مثال سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا ثواب سات سو درجے تک ملتا ہے یعنی اگر کوئی ایک روپیہ اللہ کی راہ میں دے اور اس میں نہ ریا کاری ہو اور نہ دینے والا احسان جتائے تو اللہ اُس کے ایک روپیے کے بدلے میں سات سو روپیوں کا ثواب اس کی کتاب میں لکھا دیتا ہے۔ یہ بڑی مہربانی رحمان و رحیم اللہ تعالیٰ کی ہے۔

(۳) اس سے زیادہ ثواب کا بھی تذکرہ قرآن مجید میں ہے "مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○" (البقرۃ ۲۴۵) یعنی "تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تاکہ اللہ اسے کئی درجے اس کے لئے زیادہ کردے اور اللہ گھٹاتا ہے اور بڑھاتا ہے اور

اس کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے " اس آیت میں ثواب کی ایسی زیادتی کا تذکرہ ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے ۔ اللہ سینکڑوں گنا بلکہ ہزاروں گنا ثواب دے سکتا ہے ۔

اعمال صالحہ کا ثواب احادیث شریفہ میں : قرآن مجید میں مختلف اعمال کے مختلف ثواب کی کئی آیات ہیں ثواب کا تذکرہ کچھ احادیث میں بھی موجود ہے ۔ چند احادیث کا ترجمہ لکھا جاتا ہے (۱) رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " تمھارا رب بہت بڑا رحیم ہے ۔ نیکی کا صرف ارادہ کرنے پر ثواب عطا کرتا ہے اور اس نیکی کے انجام دینے پر دس سے ساٹھ نیکیاں بڑھا دیتا ہے ۔ اگر برائی کرنے کا ارادہ کرے مگر برائی انجام نہ دے تو بھی نیکی ملتی ہے ۔ اگر اس برائی کو کر گزرے تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے (صحیحین) ۔ (۲) فرمانِ رسول اکرمؐ ہے " جو شخص اپنے پر اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اسے دس گنا ثواب ملتا ہے ۔ بیمار کی عیادت کا ثواب بھی دس گنا ملتا ہے ۔ " (مسند احمد) ۔ (۳) حضور انورؐ نے فرمایا " جو نیکی کا کام کرے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو راہ خدا میں خرچ کرے اسے سات سو گنا ثواب ملتا ہے ۔ " (ترمذی) ۔ (۴) رسول خدا کا ارشاد ہے " نیکیوں کا بدلہ دس درجے سے لے کر سات سو درجے تک ملے گا ۔ " (بخاری) ۔ یہ فرق عمل کی نوعیت، عمل کرنے والے کی باطنی یا ظاہری حالت اور عمل کرنے کے وقت پر مبنی ہوتا ہے ۔ (۵) ایک شخص نے نکیل والی اونٹنی خیرات کی تو آنحضورؐ نے فرمایا " یہ قیامت کے دن ایسی سات سو اونٹنیاں پائے گا ۔ " (مُسند احمد) ۔ (۶) سرور عالمؐ کا فرمان مبارک ہے ۔ " جو شخص جہاد میں کچھ مالی مدد دے خود نہ جائے تاہم اسے ایک کے بدلے سات سو کے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اگر خود بھی جہاد میں شریک ہو تو ایک درہم کے بدلے سات لاکھ درہم خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے ۔ " (مسند احمد) ۔ (۷) احمد مجتبیٰؐ کا ارشاد ہے " جمعے کی نماز کو آنے والوں میں وہ شخص جو خاموشی سے خطبہ سنتا ہے، کسی مسلمان کی گردن پھلانگ کر مسجد میں آگے نہیں بڑھتا اور نہ کسی کو ایذا دیتا ہے اُس کا وہ جمعہ اگلے جمعے تک کے گناہوں کا کُفارہ ہوجاتا ہے بلکہ اور تین دن کے گناہوں کا بھی " (طبرانی) ۔ فرمانِ

رسول اللہ ہے "جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھے اسے سال بھر کے روزوں کا بلکہ تمام عمر روزے سے رہنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس بات کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ کہ ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ہے۔ یعنی ایک دن کے روزے کا ثواب دس روزوں کے برابر ملتا ہے۔" (ترمذی)۔ بہر حال ہر نیک عمل کا ثواب الگ الگ مقرر ہے۔ کسی کا کم، کسی کا زیادہ اور کسی کا بہت زیادہ ثواب بندے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

اَعمالِ قبیحہ: اللہ جل جلالہٗ نے نیک اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی پیدا کئے ہیں جیسا کہ اس آیت میں فرماتا ہے "مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ " (الفلق ۲) یعنی "ہر برائی سے جو پیدا کی گئی ہے۔" (اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے)۔ نیک اعمال کے ساتھ برے اعمال پیدا کرنے میں اللہ کی حکمت یہ ہے کہ لوگ ثواب کی خاطر نیک اعمال انجام دیتے رہیں اور عذاب سے بچنے کی خاطر برے اعمال سے دور رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا "وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ " (البلد ۱۰) یعنی "اور ہم نے دو راستے بتا دئے" دو راستوں سے مراد رحمان کا راستہ اور شیطان کا راستہ یا خیر و شر کا راستہ یا بھلائی و برائی کی راہ۔ اللہ نے ہر بات کی ضد بنائی ہے جیسے دن اور رات، صبح اور شام، علم اور جہل، بینا اور نابینا، دھوپ اور چھاؤں، حیات اور موت، زندہ اور مردہ وغیرہ۔ اسی طرح خیر اور شر، نیکی اور بدی، ثواب اور عذاب بھی اللہ کی طرف سے ہی ہیں۔ ہر شخص کے نامۂ اعمال میں نیک اعمال اور برے اعمال لکھے ہوں گے۔ کسی کی کتاب میں کم نیکیاں زیادہ برائیاں ہوں گی۔ کسی کی کتاب میں اس کے برعکس زیادہ نیکیاں اور کم برائیاں ہوں گی، کسی کی کتاب میں نیکیاں اور برائیاں بَین بَین ہوں گی، کسی کی کتاب میں نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی اور کسی کی کتاب میں برائیاں ہی برائیاں ہوں گی۔

جس طرح نیک اعمال کے تحت کئی بڑے عنوانات ہیں اسی طرح برے اعمال کے تحت بڑے عنوانات کی فہرست یہ ہے (الف) شرک کرنا (ب) قتل کرنا

(ج) زنا کرنا (د) خودکشی کرنا (ھ) جھوٹ کہنا (و) جھوٹی قسم کھانا (ز) جھوٹی گواہی دینا (ح) سود لینا (ط) رشوت لینا (ی) بہتان باندھنا (ک) کفر کرنا (ل) غیبت کرنا (م) والدین کی نافرمانی کرنا (ن) شراب پینا (س) جوا کھیلنا (ع) یتیم کا مال کھاجانا (ف) چوری کرنا (ص) جادو کرنا (ق) امانت میں خیانت کرنا (ر) ظلم کرنا (ش) کفر کے کلمات زبان سے نکالنا (ت) کم تولنا یا ناپنا ۔ یہ سارے گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں ۔ ان کے علاوہ دوسرے گناہوں کو صغیرہ کہاجاتا ہے ۔

ان بڑے گناہوں میں سے ہر عنوان کے تحت ذیلی کئی عنوانات بنتے ہیں مثلاً (الف) شرک کرنا کے ذیلی عنوانات یہ ہیں (۱) اللہ کی ذات میں شرک کرنا (۲) اللہ کی صفات میں شرک کرنا (۳) اللہ کی عبادات میں شرک کرنا (۴) اللہ کی افعال میں کسی کو شریک کرنا (۵) کسی انسان کو اللہ کے برابر سمجھنا (۶) اللہ کے علاوہ کسی کو حاجت روا سمجھنا (۷) اللہ سے کسی انسان کا رشتہ لگانا وغیرہ ۔

بڑے عنوان (ب) قتل کرنا کے ذیلی موضوعات یہ ہیں (۱) کسی انسان کو خنجر یا تلوار سے قتل کرنا (۲) کسی کا گلا گھونٹ کر مار دینا (۳) کسی کو پھانسی دے کر مار ڈالنا (۴) کسی کو جلا کر مار ڈالنا (۵) کسی کو زہر دے کر ہلاک کرنا (۶) کسی کو پانی میں ڈبو کر مار دینا (۷) کسی کو بلندی سے گرا کر مار ڈالنا (۸) کسی کو موٹر یا کسی دوسری گاڑی سے ٹکر دے کر ہلاک کر دینا وغیرہ ۔

اسی طرح ہر بڑے عنوان کے ذیلی عنوانات ۵ تا ۱۰ بن سکتے ہیں ۔ یہاں صرف دو کی تفصیل لکھی گئی ہے ۔

اعمالِ قبیحہ کا عذاب قرآن حکیم میں : جس طرح اعمالِ صالحہ کے لئے مختلف درجے کے ثواب اللہ نے دینے کا وعدہ کیا اسی طرح اعمالِ قبیحہ کے لئے بھی مختلف درجے کے عذاب اللہ کے پاس مقرر ہیں ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے (۱) ---- "وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ " (الانعام ۱۶۰) یعنی "اور جو ایک برائی لے کر (اللہ کے سامنے) آئے گا تو اس کے لئے اس (برائی) کے مثل

بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔" مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر کوئی ایک برائی کرے تو اس کے نامہ، اعمال میں صرف ایک برائی لکھی جائے گی۔ (۲) وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا---- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ O " (یونس ۲۷) مطلب یہ کہ "اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں اُن کو ان کی برائی کے جیسا بدلہ ملے گا۔۔۔۔۔ وہی دوزخ والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" (۳) "وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ O " (النمل ۹۰) -آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "جو برائی لئے ہوئے (میدانِ حشر میں) آئے گا تو ایسے تمام لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے۔ کیا تم اس کے سوا کوئی اور جزا پاسکتے ہو جیسا عمل کرو گے ویسا پاؤ گے۔" (۴) وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ O " (الفاطر ۱۰) یعنی "اور وہ لوگ جو برائیوں کے لئے مکر کرتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے اور ان کا مکر غارت ہونے والا ہے۔

اوپر کی آیات میں بُرے اعمال کا عذاب مجموعی طور پر بیان کیا گیا ہے علاوہ ازیں گناہ کبیرہ میں بعض کا الگ الگ گناہ بھی قرآن مجید میں ہے جیسے شرک کے متعلق اللہ جلّ جلالہ نے فرمایا (۱) " اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا O " (النساء ۴۸) یعنی "بے شک اللہ معاف نہیں کرتا جو اس کے ساتھ کسی کو شریک کرے اور اس کے علاوہ جو گناہ ہیں جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اور اللہ کے ساتھ جس نے کسی کو شریک ٹھہرایا پس اس نے بہتان باندھا اور بڑا جھوٹ کہا۔" (۲) سورۂ نساء کی ایک سو سولھویں آیت آخری تین الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ مکمل یہی ہے۔ (۳) ---- وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا O " (بنی اسرائیل ۳۹) یعنی "اور اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنا۔ ورنہ تو ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔"

شرک کے علاوہ کُفر کا گناہ بھی انسان کو جہنّمی بنادیتا ہے جیسا کہ ربُّ العٰلمین کا ارشاد ہے (۱) "وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؀" (البقرہ ۳۹) آیت کا مطلب یہ ہے کہ "اور جو لوگ کفر کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ سب آگ میں جانے والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" (۲) فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ؀" (آل عمران ۵۶) پس وہ لوگ جو کفر کئے پس انھیں میں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا۔" (۳) وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ؀" (النساء ۱۳۶) مطلب یہ کہ "اور جو کفر کیا اللہ سے اور اُس کے فرشتوں سے اور اُس کی کتابوں سے اور اُس کے رسولوں سے اور آخرت کے دن سے پس وہ گمراہ ہوا اور گمراہی میں دور بھٹک گیا۔"

اعمالِ قبیحہ کا عذاب احادیث شریفہ میں: جس طرح نیک اعمال پر ثواب کا تذکرہ کچھ احادیث میں ملتا ہے اسی طرح بُرے اعمال پر عذاب کا ذکر بھی ہے۔ چند احادیث کا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔ (۱) حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہؐ نے فرمایا" میرے اوپر جھوٹ نہ بولو کیوں کہ جو مجھ پر جھوٹ بولے یقیناً وہ آگ میں داخل ہوگا۔" (بخاری) مطلب یہ کہ کوئی جھوٹ بات یا غلط بات بنا کر اس کو حدیث کہہ کر لوگوں کو نہ سنائے ایسا کہنا بھی بڑا گناہ ہے اور اسکا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (۲) سرورِ عالمؐ کا ارشاد مبارک ہے۔" جو جان بُوجھ کر (عمداً) ایک وقت کی نماز چھوڑ دیا وہ کفر کیا۔" (بخاری)۔ (۳) حضرت ابوہریرہؓ اس حدیث کے راوی ہیں کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا" اللہ جسے مال دے اور وہ اس مال کی زکوۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لئے اژدہا بن کر اسکے جبڑوں کو ڈسے گا اور اس کا طوق بن جائے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں۔" (مسلم)۔ (۴) حضرت جُندبؓ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا" ایک شخص کو زخم لگا تھا (زخم کی تاب نہ لاکر) اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا۔ پس اللہ نے فرمایا" چونکہ

میرے بندے نے اپنی جان خود دے دی (یعنی خود کشی کر لیا) اس لئے میں اس پر جنت حرام کرتا ہوں ۔" (صحیح بخاری) ۔(۵) حضرت مُغیرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا (آپ فرماتے تھے کہ) "جو شخص کسی پر نوحہ کرے گا۔ اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب کیا جائے گا۔" (صحیحین) ۔ مرنے والے کے تعلق سے زور زور سے بیان کرنا، اپنے بالوں کو نوچنا، اپنا گریبان چاک کرنا وغیرہ نوحہ کہلاتا ہے ۔(۶) حضرت اُسامہؓ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "قیامت کے دن ایک شخص کو آگ میں ڈالا جائے گا۔ آگ میں اس کی آنتیں نکل پڑیں گی ۔ دوزخیوں کے پوچھنے پر وہ کہے گا میں تمھیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود نہ کرتا تھا اور تمہیں بری باتوں سے منع کرتا تھا مگر میں خود ان کو کرتا تھا۔" یہ اسی کی سزا ہے یعنی عالم یا واعظِ بے عمل کو اللہ تعالیٰ یہ سزا دے گا (صحیح بخاری)۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے اعمال میں فرق : ہر انسان نیند سے بیدار ہونے سے لے کر رات میں بستر پر جاکر سونے تک کئی نیک اعمال انجام دیتا ہے ۔ انسانوں میں جو مسلمان ہیں ان کو نیک اعمال کا ثواب ایمان کے باعث ملتا رہتا ہے جو کتاب میں لکھا جاتا رہتا ہے ۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر انسانوں کو نیک اعمال کا ثواب اس لئے نہیں دیا جاتا کہ اعمال ایمان کے تابع ہیں ۔ جب تک ایمان نہ لائیں نیک اعمال برباد ہوتے رہتے ہیں ۔ کسی بھی نیک عمل کا ثواب نامۂ اعمال میں نہیں لکھا جاتا ۔ اسی طرح بُرے اعمال کا عذاب بھی نہیں لکھا جاتا کیوں کہ ان کا سب سے بڑا گناہ کفر اور شرک ہے جو انھیں جہنم میں لے جائے گا۔

ایک دن کے نیک اعمال اور ان کی جزا : جب کوئی مسلمان نیند سے بیدار ہوتا ہے اور بیدار ہونے کی دعاء پڑھتا ہے تو سنتِ رسولؐ پر عمل کرنے کے باعث نیکی لکھی جاتی ہے ۔ اگر پچھلی رات سے اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں ۔ اگر وہ اپنی بیوی کو یا گھر کے دوسرے افراد کو بھی تہجد کے لئے اٹھائے تو "نیکی کی رغبت دلانے والا نیکی کرنے والے کے برابر ہے "

کی حدیث پر عمل ہونے سے اس کو نیکیاں ملتی ہیں اور جن کو تہجد کے لئے اٹھایا ان کے اعمال کی نیکیاں بھی اُن کو ملنے کے علاوہ تہجد کے لئے اٹھنے والے کو بھی ملتی ہیں۔ تہجد پڑھنے کے بعد نمازِ فجر کے انتظار میں بیٹھنا بھی نیکی دلاتا ہے۔ اس دوران کلمۂ طیبہ یا درود شریف وغیرہ پڑھتا رہے تو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ نماز فجر کی سنت اور فرض کی نیکیاں الگ ملتی ہیں۔ فجر کی نماز ادا کرنے جن جن کو اٹھاتا ہے وہ نیکیاں بھی ملتی ہیں۔ اگر فجر کی نماز مسجد میں جاکر ادا کرتا ہے تو گھر سے مسجد کے درمیانی فاصلے میں جتنے قدم پڑتے ہیں ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مسجد میں اور باجماعت پڑھنے کا ثواب الگ ملتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا "جماعت سے پڑھنے کا ثواب تنہا پڑھنے کی بہ نسبت ستائیس (۲۷) درجے زیادہ ملتا ہے (راوی عبداللہ بن عمرؓ۔ (بخاری)۔ مسجد میں ہی یا گھر آکر اگر کوئی تلاوت قرآن میں مصروف ہوجائے تو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں فرض کرو کہ کسی نے پانچ ہزار حُروف پڑھے تو اسکے نامۂ اعمال میں پچاس ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور زیادہ تلاوت کرے تو ایسے ہی قیاس کرلیں۔

ناشتے سے قبل کی دعاء اور بعد کی دعاء کی الگ الگ نیکیاں ہیں۔ غذا میں اکلِ حلال کا استعمال کرنے پر بھی بہت نیکیاں ہیں۔ ناشتے کے وقت پوری سُنتوں پر عمل کرنے سے ہر ہر سنت پر نیکیاں ہیں۔ پانی پینے سے قبل بسم اللہ اور بعد میں الحمد للہ کہنے پر نیکیاں ہیں۔ اپنے اہل وعیال کو حلال غذاء مہیا کرنے پر بھی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اپنے والدین کی اطاعت کرنا، اُن کی خوشنودی چاہنا، ان کے ہر حکم کی تعمیل کرنا، ان کے سامنے آہستہ آواز سے بات کرنا، ان کو جھڑکی نہ دینا وغیرہ اعمال نیکیاں دلاتے ہیں۔

گھر سے نکلنے سے قبل کپڑے تبدیل کرتے وقت لباس اتارنے اور پہننے کی دعائیں پڑھنا سنت کے باعث نیکیاں دلاتا ہے۔ گھر سے نکلتے وقت کی دعاء پڑھنا بھی نیکی ہے۔

اپنے کاروبار میں امانت و دیانت سے کام لینا، لوگوں کو دھوکہ نہ دینا، ناپ تول میں کمی نہ کرنا، حساب برابر کرنا، لوگوں کا نقصان نہ کرنا بھی نیکیوں میں داخل ہے۔

اپنی ملازمت پوری لگن داری سے کرنا، مقررہ وقت پر آفس، مدرسہ،

کارخانہ یا دکان جانا اور مقررہ وقت پر واپس ہونا، اپنے ذمّے کے کام بحسن و خوبی انجام دینا، اپنے ساتھیوں سے اچھا سلوک کرنا بھی نیکیاں دلاتا ہے۔ راستہ چلتے وقت کوئی تکلیف دہ چیز جیسے پتھر، کانٹے، لکڑی یا لوہا وغیرہ سڑک کے کنارے کر دینا بھی نیکی ہے بقول شاعر؎

خار رستے سے ہٹانا بھی ہے نیکی ہادی
مسکراتے ہوئے ملنا بھی ہے نیکی ہادی (ہادی)

ظہر کی اذاں سن کر اذاں کے کلمات کو دہرانا اور اذاں کے بعد کی دعاء پڑھنا سنت ہے اور نیکیوں کا باعث ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو یہ کام کرے قیامت میں میری شفاعت نصیب ہوگی۔" (بخاری شریف)۔ مُوذن کی نیکیاں الگ ہیں۔ حضور اقدسؐ نے فرمایا "مؤذن کی آواز جو انسان، جن اور کوئی چیز سنتی ہے تو وہ اسکے لئے قیامت کے دن گواہی دے گی۔" اذاں سننے کے بعد نماز کی تیاری ضروری ہے اس کے لئے بیتُ الخلاء میں جانے اور باہر نکلنے کی دعاء پڑھنا، اندر جاتے وقت بایاں پیر اور باہر نکلتے وقت سیدھا پیر پہلے باہر رکھنا کعبے کی طرف چہرہ یا پیٹھ نہ کرنا بھی سنت کی پیروی کے لحاظ سے نیکیوں کے حصول کا باعث ہے۔ وضو میں فرائض اور سنتوں کا ادا کرنا، ہر عضو دھوتے وقت مقررہ دعائیں پڑھنا، سر، کانوں اور گردن کے مسح کی دعائیں پڑھنا، مسواک کرنا بھی نیکیاں دلاتا ہے۔ سرور دو عالمؐ نے فرمایا "مسواک سے اللہ کی خوشنودی بھی ہے اور نماز کا ثواب ننانوے (۹۹) درجے بڑھ جاتا ہے (راوی حضرت علیؓ۔ صحیحین)۔ ہر وُضو سے قبل مسواک کرنا نیکیوں کو بڑھادیتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا "جو اچھی طرح وضو کرے اور نماز (تحیتہ الوضو) پڑھے تو نماز کے پہلے کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔" (راوی حضرت عثمانؓ۔ بخاری)۔

نماز ادا کرنے مسجد جانا، سنتیں پڑھ کر فرض کا انتظار کرنا، جماعت سے فرض ادا کرنا، بعد کی دو سنتیں اور نفل پڑھنا وغیرہ بے شمار نیکیاں دلانے والے اعمال ہیں۔ جماعت کی پہلی صف میں نماز ادا کرنا زیادہ ثواب دلاتا ہے۔ فرمانِ رسول اکرمؐ ہے

"اگر لوگ جان لیں کہ اذاں میں اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے تو (پہلی صف میں بیٹھنے) قرعہ ڈلتے۔" (راوی حضرت ابو ہریرہ۔بخاری)۔امامت کا ثواب امام کو الگ ملتا ہے۔ظہر کی نماز کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے وقت تمام سنتوں کا ادا کرنا نیکیاں دلاتا ہے۔کھانے کے بعد اپنے مقررہ فرائض انجام دینا، لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا، مسکراتے ہوئے ملاقات کرنا بھی نیکیوں کا باعث ہے۔

نمازِ عصر کے لئے اُن تمام باتوں کا ادا کرنا جو نمازِ ظہر کے بیان میں لکھی گئی ہیں نیکیاں دلاتا ہے۔اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت دعاء پڑھنا، گھر والوں کو سلام کرنا، گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانا اور بیوی سے اچھا سلوک کرنا بھی نیکیوں کا باعث ہے۔بازار جاکر گھر کے ضروریات کی چیزیں خریدتے وقت کلمۂ سوم یا کلمۂ چہارم پڑھنا نیکی ہے۔نمازِ مغرب ادا کرنا اور نماز عشاء کے لئے مسجد میں انتظار کرنا ثواب میں داخل ہے۔سرور کائناتؐ نے فرمایا "بندہ برابر نماز میں ہے جب تک کہ نماز کا انتظار کر رہا ہے۔" (راوی ابو ہریرہؓ۔بخاری)۔یہ انتظار عصر اور مغرب کے درمیان بھی ہو سکتا ہے۔شام کے کھانے میں حلال غذاؤں کا استعمال اور سنتوں کی پیروی پر نیکیاں ملتی ہیں۔سونے سے قبل یا دن میں کبھی بھی مختلف تسابیح جیسے کلمۂ طیبہ، درود شریف، استغفار، تسبیح فاطمہ وغیرہ پڑھنا کئی نیکیاں دلاتا ہے۔سونے سے قبل دعاء پڑھ کر سنت طریقے کے مطابق سونا بھی نیکی ہے۔

روزمرہ کے کاموں میں بعض کام مختلف اوقات میں ایک سے زائد مرتبہ انجام دئے جاتے ہیں جیسے سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، اَلسَّلَامُ علیکم پر دس نیکیاں، اس کے ساتھ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہیں تو بیس نیکیاں اور اس کے علاوہ وَبَرَکَاتُہٗ بھی کہیں تو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔مصافحہ کرنا بھی سنت ہے اور نیکی کا باعث ہے۔جتنی بار سلام کریں گے اتنی زیادہ نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھی جاتی رہیں گی۔علاوہ ازیں چھینکنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا اور کسی کی چھینک سن کر یَرْحَمُکَ اللہ کہنا بھی نیکی ہے۔مسلمان عورت کا اپنے شوہر کی اطاعت کرنا اس کا احسان ماننا، اُس کے جائز حکم کو ماننا، اسکی اجازت کے بغیر

گھر سے باہر نہ نکلنا، شوہر سے محبت کرنا، شوہر کی خدمت کرنا، شوہر کے غیاب میں اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا، غیر محرموں سے نہ ملنا، پردہ اختیار کرنا، پڑوسنوں سے نہ لڑنا، بچوں کو دینی باتوں کی تعلیم دینا، انھیں اچھے کاموں کی تربیت دینا، شوہر کے والدین کی خدمت کرنا وغیرہ کام نیکیاں دلاتے ہیں۔

دیگر اعمال کا ثواب: درجِ بالا تمام کام ایک دن کے تھے جن کی نیکیوں کی تعداد بے شمار ہوتی ہے۔ بعض کام ایسے ہیں جو روز نہیں کئے جاتے بلکہ کبھی کبھی کئے جاتے ہیں جیسے بیمار کی عیادت کرنا نیکی ہے۔ خود بیمار پڑنا (جس کی وجہ سے کئی نیک کام چھوٹ جاتے ہیں) لیکن حضور انورؐ نے فرمایا "جب کوئی مسلمان کسی جسمانی بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ فرشتوں (کراماً کاتبین) سے فرماتا ہے اُس کے نیک اعمال لکھے جا جو وہ تندرستی میں کرتا تھا۔ اگر وہ صحت یاب ہوجاتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔" (راوی حضرت انسؓ۔ مشکوٰۃ)۔ نمازِ جنازہ ادا کرنا، جنازے کے ساتھ قبرستان تک جانا اور دفن تک ٹھہرنا بہت نیکیاں دلاتا ہے۔ رسولُ اللہؐ نے فرمایا "جو مومن کسی جنازے کے ہمراہ ثواب سمجھ کر چلتا ہے اور نماز جنازہ پڑھ کر تدفین تک ٹھہرتا ہے وہ دو حصے ثواب لے کر لوٹتا ہے۔ ہر حصہ اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔ اور جو شخص نماز جنازہ پڑھے اور دفن سے قبل لوٹ آئے تو ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔" (راوی ابو ہریرہؓ۔ بخاری)۔

جمعہ کے دن کا ثواب: جمعے کے دن کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ نیک اعمال پر نیکیوں میں اضافہ فرماتا ہے۔ رسولُ اللہؐ نے فرمایا "جو شخص جمعے کے دن غسل کرے اور [illegible] میں جائے گویا اس نے ایک اونٹ صدقہ کیا۔ جو دوسری گھڑی میں (دیر سے) جائے اس نے ایک گائے صدقہ کیا۔ جو تیسری گھڑی میں (اور دیر سے) جائے اس نے مینڈھا صدقہ کیا اور جو چوتھی گھڑی میں (بہت دیر سے) جائے تو اس نے گویا ایک انڈا صدقہ کیا۔" (راوی ابو ہریرہؓ۔ مسلم)۔ جمعے کے دن اپنے گھر سے نکل کر مسجد جانا بھی ثواب ہے۔ حضرت ابو عبسؓ نماز جمعہ کے لئے جاتے ہوئے کہنے لگے میں نے رسولُ

اللہؐ سے سنا ہے کہ "جس کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوجائیں اس کو اللہ نے دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا ہے۔" (بخاری شریف)۔

رمضان المبارک کا ثواب : رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نیکیوں میں اضافہ فرماتا ہے۔ حضور اقدسؐ نے فرمایا "ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے مگر روزے کا اس سے زیادہ ملے گا۔ کیوں کہ روزہ (عذاب الہیٰ کے لئے) ڈھال ہے۔" (راوی ابو ہُریرۃ۔ مسلم)۔ رمضان میں نفل نمازوں کا ثواب فرض کے برابر ملتا ہے اور ایک فرض کا ثواب ستّر فرائض کے بربر ملتا ہے۔ اس مبارک ماہ میں شبِ قدر بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مہینوں سے بہتر فرمایا (القدر ۳) اور آنحضرتؐ نے فرمایا "جو ایمان دار ثواب سمجھ کر شب قدر میں جاگے (اور عبادت کرے) تو اس کے پہلے کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔" (راوی ابو ہُریرہ۔ بخاری)۔ تراویح ادا کرنے پر اور اعتکاف میں بیٹھنے پر نیکیاں الگ ملتی ہیں۔

ماہ رمضان میں نیکیوں میں اضافہ ہونے کے باعث اکثر مسلمان زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ثواب سات سو گنا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (البقرۃ ۲۶۱)۔ زکوٰۃ کے علاوہ خیرات اور صدقات میں بھی نیکیاں ملتی ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا "جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے اسے ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو بھی بہ سبب کمانے کے ثواب ملے گا اور ایک دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔" (راویہ حضرت عائشہؓ۔ صحیح بخاری) رشتہ داروں پر خرچ کرنے پر بھی نیکیاں ملتی ہیں۔ حضور کا فرمان ہے "جو اپنے قرابت داروں پر جرچ کرتا ہے اسے دُہرا ثواب ملے گا۔" (راویہ حضرت زینبؓ زوجۂ عبداللہؓ بن مسعود۔ بخاری)۔ حج فرض ہوتے ہی ادا کر دینا (جس سے پچھلے سارے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں) ایک سے زائد مرتبہ حج کرنا، عمرہ کرنا وغیرہ۔

غرض روزانہ کی نیکیاں دلانے والے اعمال بھی کثرت سے ہیں اور جمعہ یا رمضان میں نیکیاں دلانے والے اعمال بھی کئی ہیں، اور اِن کے علاوہ کئی اعمال ہیں

جن سے نیکیاں ملتی ہیں۔ ہر چھوٹی اور ہر بڑی نیکی کا ثواب کراماً کاتبین کتاب میں لکھتے رہتے ہیں۔

ایک دن کے بُرے اعمال اور ان کی سزا: جس طرح ایک دن میں کوئی مسلمان کئی نیک کام کر کے بے شمار نیکیاں اپنے نامۂ اعمال میں لکھا لیتا ہے اسی طرح کوئی مسلمان ایک دن میں کئی برے کام کر کے بے حساب برائیاں اپنی کتاب میں لکھا لیتا ہے۔ یہاں ایک دن کی برے اعمال کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔

جب کوئی مسلمان نیند سے بیدار ہوتا ہے اور بیداری کی دعاء نہیں پڑھتا تو سنت ترک کرنے پر گناہ لکھا جاتا ہے۔ فجر کی نماز ادا نہیں کرتا اور بستر پر سوتا پڑا رہتا ہے اور بغیر کسی عذر کے نماز چھوڑ دیتا ہے۔ حضور اقدسؐ نے فرمایا "جس نے عمداً نماز کو چھوڑا اسنے کفر کیا۔" (مسلم)۔ اس طرح فرض و سنت چھوڑنے پر کفر کا گناہ لکھا جاتا ہے۔ کوئی مسلمان نہ خود نماز پڑھتا ہے نہ اپنی بیوی اور بچوں کو نماز کی ہدایت دیتا ہے تو یہ بھی گناہ ہے کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا---الخ (طٰہٰ ۱۳۲) یعنی "اور اپنے اہل و عیال کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔" اس آیت کے مطابق اپنے اہل و عیال کو نماز پڑھنے کی تلقین نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

ناشتے سے قبل اور بعد کی دعائیں نہ پڑھنا، غذاء میں اکل حرام یا مُشتبہ کا استعمال کرنا، کھانے اور پینے کی سنتوں اور دعاؤں پر عمل نہ کرنا بھی گناہ لکھانے کا باعث بنتا ہے۔ اپنے والدین کی اطاعت نہ کرنا، اُن کے حکم کی تعمیل نہ کرنا، ان کی بد دعائیں لینا، ان کے سامنے بلند آواز سے گفتگو کرنا، ان کو جھڑکیاں دینا، ان کو مار پیٹ کرنا، ان سے فحش کلامی کرنا وغیرہ اعمال اپنی کتاب میں گناہ لکھاتے ہیں۔ گھر سے نکلنے سے قبل لباس اتارتے اور پہنتے وقت کی دعائیں نہ پڑھنا اور گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعاء نہ پڑھنا بھی ترکِ سنت کے گناہ میں آتا ہے۔ راستے میں غیر محرم عورتوں کو گھورنا بھی گناہ ہے۔ اپنی ملازمت میں بے لمانی کرنا، مقررہ وقت سے آفس،

مدرسہ، کارخانہ یا دکان کو دیر سے جانا اور مقررہ وقت سے قبل وہاں سے نکل جانا، اپنے مقررہ کام انجام نہ دینا، اپنے ساتھیوں سے برا سلوک کرنا گناہوں کا باعث ہے۔ اپنے کاروبار میں بے ایمانی کرنا، ناپ تول میں کمی کرنا، لوگوں کا نقصان کرنا، لوگوں کو دھوکا دے کر خراب مال دے دینا، کم قیمت مال کی زیادہ قیمت لینا، حساب میں بے ایمانی کرنا اور حرام اشیاء فروخت کرنا بھی گناہ ہے۔

نماز ظہر کی اذاں سن کر اذاں کے کلمات کا جواب نہ دینا اور اذاں کے بعد کی دعاء نہ پڑھنا گناہ بھی ہے اور قیامت میں حضور اکرمؐ کی شفاعت سے محرومی بھی ہے۔ اذاں سننے کے بعد نماز کی تیاری نہ کرنا اور نماز چھوڑ دینا گناہ ہے۔ دوپہر کے کھانے میں بھی ناشتے کی مثل سنتوں کا ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ کھانے کے بعد اپنے فرائض انجام نہ دینا، لوگوں سے تُرش روئی اختیار کرنا، کاموں کی تکمیل کرنے لوگوں سے رشوت طلب کرنا، رشوت نہ دینے پر عمداً کاموں میں تاخیر کرنا، جھوٹ کہنا، لوگوں کی دل آزاری کرنا، وعدہ خلافی کرنا، طعن کی باتیں کرنا، بے جا غصہ کرنا، غصے کی حالت میں کفر کے کلمات کہنا، لوگوں کو تکلیف پہنچانا، حقارت کی نظر سے دیکھنا، تکبر کرنا، لوگوں کی توہین کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا اور فحش کلامی کرنا وغیرہ ان تمام باتوں سے گناہ لکھے جاتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔" (راوی حضرت عبداللہؓ بن مسعود۔ صحیح بخاری)۔

نمازِ عصر چھوڑ دینا سخت گناہ ہے کیوں کہ تاجدار مدینہؐ نے فرمایا "وہ شخص جس کی نماز عصر چھوٹ گئی ایسا ہے جیسے اس کے اہل و عیال اور مال میں نقصان آگیا" (راوی حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ۔ صحیحین)۔ باہر سے گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعاء نہ پڑھنا اور گھر والوں کو سلام نہ کرنا سنت ترک کرنے کے باعث گناہ ہے۔ نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ادا نہ کرنا، نہ اپنے اہل و عیال کو پڑھنے کہنا گناہ ہے۔ شام کے کھانے میں حرام یا مُشتبہ چیزوں کا استعمال کرنا، دعائیں نہ پڑھنا اور سنت طریقے سے نہ کھانا بھی گناہ ہے۔ علاوہ ازیں شراب پینا، جوا کھیلنا، غیر عورتوں سے ملنا اور گھر آکر

بیوی پر ظلم و ستم کرنا بھی گناہ ہے۔ (ایک مرتبہ شراب پینے سے چالیس دنوں کے نیک اعمال برباد کردئے جاتے ہیں) ۔ غیر اقوام کا لباس پہننا (مرد ہو یا عورت) ، اُن ہی کی وضع اختیار کرنا، اُن کے رسومات خود بھی کرنا، بدعتیوں کے کام کرنا، مرد گہرا سرخ یا گہرا زرد لباس پہننا، مرد کا سونے کے زیورات اور ریشم کے کپڑے پہننا بھی گناہ ہے۔

بیوی سے برا سلوک کرنا، اس کو مارنا پیٹنا، اسے گالیاں دینا، اسکے ماں باپ کو برا کہنا، بچوں کے ساتھ برابر تاؤ کرنا، بچوں سے فحش کلامی کرنا، خود جھوٹ کہنا اور بچوں کو جھوٹ بولنے یا کوئی غلط کام کرنے پر اکسانا وغیرہ بھی گناہ کے کام ہیں۔ رسول عربیؐ نے فرمایا" تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے بہتر سلوک کرے (ابن ماجہ)۔
مسلمان عورت کا اپنے شوہر کی نافرمانی کرنا، شوہر کے جائز حکم کو ٹال دینا، شوہر کی اطاعت نہ کرنا، شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جانا، جن لوگوں کو شوہر ناپسند کرتا ہو انھیں گھر میں آنے دینا، شوہر کا احسان نہ ماننا، شوہر سے محبت نہ کرنا، شوہر کی خدمت نہ کرنا، شوہر کے والدین کو گالیاں دینا یا انھیں مارنا، شوہر کے غیاب میں اپنی عزت کی حفاظت نہ کرنا، اسکے مال کی نگرانی نہ کرنا اور اس سے وفاداری نہ کرنا بھی گناہ کے کام ہیں۔ سرورِ کائناتؐ نے فرمایا" ایک مرتبہ (شب معراج میں) مجھے دوزخ دکھائی گئی تو اس میں میں نے زیادہ تر عورتوں کو پایا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں۔" پوچھا گیا" کونسا کفر؟" آپؐ نے فرمایا" شوہر کا کفر (یعنی ناشکری) کرتی ہیں اور اسکا احسان نہیں مانتیں۔" (راوی حضرت عبداللہ بن عباسؓ بخاری) مسلمان عورت کا اپنے والدین سے برا سلوک کرنا، اُن کا حکم نہ ماننا، ان سے فحش کلامی کرنا، اپنے بچوں کو اچھی تربیت نہ دینا، انھیں چوری کرنے پر اکسانا یا جھوٹ بولنے کی عادت ڈالنا، پڑوسیوں سے لڑنا جھگڑنا، بے پردہ گھر سے باہر نکلنا، غیر مَردوں سے ملنا، اپنی عزت کی حفاظت نہ کرنا، نامحرموں کے سامنے پردہ نہ کرنا، اِدھر کی بات اُدھر لگا کر لوگوں کو لڑانا، دوسری کی غیبت کرنا، لوگوں کی دل آزاری کرنا، طعن کی باتیں

کرنا وغیرہ یہ سارے کام گناہ کے ہیں۔ سونے سے قبل دعاء نہ پڑھنا اور سنت طریقے پر نہ سونا بھی گناہ ہے۔

دیگر اعمال کا عذاب: روزمرہ کے گناہ کے کاموں کے علاوہ بعض کام ایسے ہیں جو کبھی کبھی کئے جاتے ہیں جیسے امانت میں خیانت کرنا، غبن کرنا، حسد کرنا، غیبت کرنا، چغلی کرنا، وعدہ خلافی کرنا، قرض لے کر ادا نہ کرنا، قرض دینے والے کو ستانا، پاک دامن مرد یا عورت پر بہتان باندھنا، سنیما دیکھنا، مخرب اخلاق کتابیں پڑھنا، برا سلوک کرنا، بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا، دو بیویوں میں انصاف نہ کرنا، اپنے رشتے داروں کو تکلیف دینا، اپنے اعزہ سے قطع تعلق کرنا، جھوٹی قسمیں کھانا، جھوٹی گواہی دینا، کسی سے کینہ رکھنا، احسان کر کے جتانا، ریاکاری کرنا، بے جا رسومات ادا کرنا، توہمات میں مبتلا رہنا، نجومیوں کی باتوں پر یقین کرنا، نجومیوں سے آنے والی باتیں پوچھنا، تعویذ باندھنا، فال کھولنا یا کھلوانا، جادو سیکھنا، کرنا یا کروانا، لوگوں سے تعاون نہ کرنا، برے ناموں یا القاب سے پکارنا، دوسروں کی جاسوسی کرنا، لوگوں کے راز فاش کر دینا، پرندوں یا جانوروں پر ظلم کرنا وغیرہ سارے گناہ کے کام ہیں۔ ان کے کرنے پر مختلف گناہ لکھے جاتے ہیں۔

کبھی کبھی کئے جانے والے یہ کام بھی گناہ کے ہیں۔ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کرنا، اللہ کی صفات میں شریک کرنا، اللہ کی عبادات میں شریک کرنا، اللہ کی ناشکری کرنا، اللہ کی صفتوں کو انسانوں کی صفتوں کے مماثل کر دینا، اللہ کے علاوہ کسی انسان کو اولاد یا رزق یا ملازمت دینے والا سمجھنا، اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر جانور یا پرندوں کو ذبح کرنا وغیرہ۔ حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا، آپؐ کی عظمت کو گھٹانا، آپؐ سے محبت نہ رکھنا، سنتوں کی پیروی نہ کرنا، آپؐ کی ازواج کی شان میں گستاخی کرنا، آپؐ کے صحابہ کی توہین کرنا وغیرہ۔

بعض گناہ ہفتے میں ایک بار کئے جاتے ہیں جیسے نمازِ جمعہ کے لئے مسجد میں

لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانا، خطبے کے دوران بات چیت کرنا، جمعے کی نماز پڑھ کر سنتیں چھوڑ دینا، کبھی نمازِ جمعہ ادا نہ کرنا، کبھی مسلسل دو یا تین جمعے ناغہ کر دینا وغیرہ۔

بعض گناہ سالانہ انجام پاتے ہیں جیسے رمضان المبارک کے روزے بغیر شرعی عذر کے چھوڑ دینا، تراویح نہ پڑھنا، روزہ داروں کا مذاق اڑانا، مذاق میں یا زبردستی کسی کا روزہ تڑانا، شبِ قدر کا اہتمام نہ کرنا، زکوٰۃ ادا نہ کرنا، سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دینا، نقد رقم کی زکوٰۃ نہ نکالنا، جانوروں کی زکوٰۃ نہ دینا، پھل دار درختوں کی زکوٰۃ نہ دینا، تری یا خشکی کی کاشتکاری کی زکوٰۃ نہ دینا، قرض وغیرہ کا بہانہ کر کے زکوٰۃ نہ دینا وغیرہ۔ بعض گناہ عمر میں ایک بار ہوتے ہیں۔ جیسے استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا، لوگوں کو حج سے روکنا اور اس رقم کو دوسرے کاموں میں لگانے کی ترغیب دینا، میقات سے گزرنے پر بھی عمرہ نہ کرنا وغیرہ۔ ان کے علاوہ اور کئی کام ایسے ہیں جن کے گناہ کراماً کاتبین اعمال نامے میں لکھتے رہتے ہیں۔

کمپیوٹر میں یادداشت کی حفاظت اور یادداشت مٹا دینا: کوئی کمپیوٹر بڑا ہو یا چھوٹا اس میں تین اہم ترین چیزوں میں ایک یادداشت (Memory) ہے۔ یادداشت کے بغیر سنٹرل پروسسنگ یونٹ (C.P.U.) حقیقتاً بے بس ہوتی ہے کیوں کہ کام لینے والے کو خود معلومات فراہم کرنی ہوں گی۔ جدید کمپیوٹرز میں کئی قسم کی میموریز استعمال کی جاتی ہیں۔ کمپیوٹرز کی یادداشت بڑھانے کے لئے عموماً (RAM) یعنی یادداشت اضافہ کرنے والا اور Read only Memory (ROM) یعنی صرف یادداشت کے ذریعہ پڑھنے والا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ان دو کے علاوہ اور دو طریقے اس سے بھی آگے ہیں جنھیں PROM اور EPROM کہتے ہیں۔ RAM میں Off کا سوئچ دبانے پر ساری یادداشت ختم ہوجاتی ہے مگر ROM میں یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ جو کچھ ذخیرہ ڈسک میں جمع کر دیا جاتا ہے وہ دائمی رہتا ہے چاہے پاور سپلائی کم یا زیادہ ہوجائے۔ اس طریقے میں جو الفاظ ڈسک میں جمع

ہوتے ہیں اُنھیں نہ مٹایا جاسکتا ہے اور نہ تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ RAM میں یادداشت ختم ہوجاتی ہے یعنی میٹ دی جاسکتی ہے۔ پھر دوسری یادداشت بھری جاسکتی ہے اور ROM میں یادداشت ہمیشہ کے لئے جمع ہوجاتی ہے۔اسے مٹایا نہیں جاسکتا (کمپیوٹرایج) ان دو باتوں کو سامنے رکھ کر کتاب یعنی نامۂ اعمال پر غور کریں کہ اِس میں نیکیاں اور برائیاں دونوں لکھی جاتی ہیں اور بعض نیک اعمال کے باعث برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور بعض بُرے اعمال کے باعث نیکیاں مٹائی جاتی ہیں۔کراماً کاتبین اللہ کے حکم سے کتاب میں دونوں اعمال لکھے جاتے ہیں۔کل قیامت کے دن ہر ایک کو اس کی کتاب دی جائے گی تاکہ وہ اپنے نامۂ اعمال میں اپنے نیک یا بد اعمال دیکھ لے۔اللہ کا فرمان ہے "یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ O" (الزلزال ٦) -آیت کا مطلب یہ ہے کہ "اُس روز (قیامت کے دن) لوگ متفرق حالت میں آئیں گے تاکہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں۔" اعمال کے حساب سے نتیجہ نکلے گا بقول شاعر؎

نتیجہ اِس کا کیا نکلے خدا جانے قیامت میں
یہاں سے اب تو جاتے ہیں ہم اپنا امتحاں دے کر (ہادیؔ)







(۳) صُورت گَری یا تصویر کَشی
(Computer Gragphics)

(۳) تصویر کشی (Computer Graphics)

قرآن حکیم میں ارشاد حق تعالیٰ ہے "هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ---- الخ (الحشر ۲۴) مطلب یہ کہ " وہ اللہ ہے جو پیدا کرنے والا، نکال کھڑا کرنے والا، صورت بنانے والا، اس کے اچھے اچھے نام ہیں ۔" اللہ خالق، باری اور مصور ہے ۔ اللہ رب العزت کے بے شمار صفاتی ناموں میں سے درج بالا آیت میں تین نام بیان کیے گئے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ خالق ہے، باری ہے اور مصور ہے ۔ (۱) خَالِقْ کے معنی پیدا کرنے والا یا بنانے والا کے ہیں ۔ اللہ نے اٹھارہ ہزار مخلوق کو پیدا فرمایا ہے اور وہ ہر ایک کا خالق ہے اور سب اسکی مخلوق ہیں ۔ (۲) بَارِیْ کے معنی نکال کھڑا کرنے والا کے ہیں خالق اور باری اللہ جَلّ جلالہٗ کی دو الگ الگ صفات ہیں اور دونوں میں باہم فرق ہے ۔ علامہ محمود آلوسیؒ لکھتے ہیں کہ باری وہ ہے جس نے مخلوق کو تفاوت سے اور اجزاء و اعضا کے عدم تناسب سے بَری پیدا کیا ۔ یعنی یہ نہیں کہ ایک ہاتھ چھوٹا یا پتلا اور دوسرا ہاتھ موٹا ہو ۔ اسی طرح خاصیتوں اور شکلوں نیز خوبی اور بُرائی میں ایک کو دوسرے سے ممتاز فرمایا ۔ اس اعتبار سے باری خاص ہے اور خالق عام ہے ۔" (روح المعانی جلد اول) اس کا مطلب یہ ہوا کہ خالق کے معنی پیدا کرنے والا اور باری کے معنی مخصوص صفات پر پیدا کرنے والا ۔ امام بیہقی لکھتے ہیں " باری کے دو معنی ہیں (۱) اپنے علم کے مطابق قسم قسم کی مخلوقات کا ایجاد کرنے والا (۲) قلب حقیقت اور تبدیلِ ماہیت کرنے والا ۔ " (کتاب الاسماء والصفات) یعنی مٹی، پانی، ہوا اور آگ کو بغیر کسی چیز کے اللہ نے پیدا فرمایا پھر ان چاروں مختلف اجسام کو وجود میں لایا جیسے آگ کی روشنی کی خاصیت سے فرشتوں کو بنایا، آگ کی حرارت کی خاصیت سے جنات کو پیدا کیا ۔ مٹی سے انسانوں کی تخلیق فرمائی ۔ پانی کے تعلق سے فرمایا کہ " ---- وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ---- (الانبیاء ۳۰) یعنی " اور ہم نے بنایا پانی سے ہر جاندار کو ۔"

مُصوِّر کی تفصیل: مصور کے لفظی معنی ہیں صورت بنانے والا۔ صورت کھینچنے والا یا صورت گری کرنے والا۔ اس کا مصدر "تصویر" ہے۔ صورت یعنی شکل یا ہیئت دو طرح کی ہوتی ہے (۱) محسوس۔ خارجی شکل جس کو ہر شخص آنکھوں سے دیکھتا ہے (۲) غیر محسوس۔ جس کو عوام نہیں دیکھتے بلکہ اہل علم نورِ بصیرت سے دیکھتے ہیں جیسے فکر، تخیل، دانش، اور تمام دماغی موجودات اور باطنی معانی۔ مصدر تصویر کے معنی صورت بنانا یا پیدا کرنا۔ تصویر کی جمع تصاویر ہے جس میں حیوان اور بے جان تمام مخلوقات کی صورت گری شامل ہے (لغات القرآن جلد پنجم) اور تصور اسی سے ہے یعنی اپنے دل میں کسی کی صورت کا خیال کرنے پر اس کی صورت تخیل میں آنا۔ اللہ تعالیٰ صورت گر ہے ہر جاندار کی صورت گری کرتا ہے۔ حیوانات اور حشرات الارض کی صورت گری فرماتا ہے جو عام مخلوق کہلاتے ہیں۔ انسان اشرف مخلوق بھی ہے اور اعلیٰ مخلوق بھی ہے اور ہر انسان اپنی جگہ خاص کہلاتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے دیگر مخلوقات کو ایک جیسی بنایا مگر ہر انسان کی صورت کو جداگانہ بنایا۔ لاکھوں، کروڑوں مردوں اور عورتوں کی صورتوں کو دیکھئے۔ ایک کی صورت دوسرے سے نہیں ملتی۔ حضرت آدم علیہ السلام (پہلے بشر) سے لے کر آج تک لاتعداد انسان اس دنیا میں آئے اور چلے گئے اور موجودہ سن ۲۰۰۰ء کے اعداد و شمار کے لحاظ سے ساری دنیا میں چھ ارب انسان رہتے ہیں۔ مگر اللہ کی مصوری کے قربان جائیے کہ ہر ایک کی صورت کو الگ الگ بنایا۔ ایک ہی ماں باپ کی اولاد صورت میں الگ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ جو جڑواں (Twins) ہوتے ہیں ان کی صورت باوجود یہ کہ بہت زیادہ ملتی جلتی ہوتی ہے مگر پھر بھی دونوں کے چہرے کے نقوش علحدہ ہوتے ہیں۔ اس کی عکاسی اس شعر میں کی گئی ہے ؎

یکتائی تیری اس سے ہی ظاہر ہے اے خدا!
ہر فرد ہے جدا جدا چہرہ لئے ہوئے (ہادیؔ)

اللہ جل جلالہ اپنی مصوری کی شروعات ماں کے رحم سے کرتا ہے۔ جیسا کہ

اس آیت میں فرمایا " هُوَالَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ " (آل عمران ٦) یعنی "اللہ وہی ہے جو ارحام میں جس طرح چاہتا ہے تمھاری صورت بناتا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے۔ وہ عزت والا حکمت والا ہے۔" اللہ تعالیٰ ماں کے رحم میں مختلف قسم کی صورتیں بناتا ہے۔ اگر آپ ایک سو مختلف چہروں کو دیکھیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ کسی کا چہرہ گول، کسی کا مہتابی، کسی کا بیضوی، کسی کا لمبوترا اور کسی کا چپٹا ہوتا ہے اسی طرح کسی کا چہرہ خوب صورت کسی کا قبول صورت اور کسی کا بدصورت ہوتا ہے۔ چہرے پر اللہ نے یہ اعضاء بنائے ہیں۔ دو آنکھیں (پتلیاں، پلکیں اور بھنویں)، ناک، دو ہونٹ، منہ، رخسار، گال، تھوڑی، دو کان اور پیشانی۔ ان تمام اعضاء کی بناوٹ، ساخت اور رنگ میں اللہ تعالیٰ نے نمایاں فرق رکھا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

آنکھیں:۔ کسی کی آنکھیں چھوٹی، کسی کی ابھری ہوئی، کسی کی دبی ہوئی، کسی کی اندر کو دھنسی ہوئی ہوتی ہیں۔ کسی کی نرگسی، کسی کی لاجونتی، کسی کی خماری، کسی کی رَس بھری، کسی کی سرمئی، کسی کی جھکی ہوئی، کسی کی کٹیلی، کسی کی شربتی، کسی کی گلابی، کسی کی غلافی، کسی کی بادامی، کسی کی چپّاں سی (چھوٹی سی)، کسی کی لمبوتری، کسی کی کانچ جیسی، کسی کی ہرن جیسی، کسی کی بھیڑ جیسی، کسی کی بلی جیسی، کسی کی ہاتھی جیسی، کسی کی گائے جیسی، کسی کی کیری جیسی، کسی کی آم کی پھانک جیسی، کسی کی لیمو کی پھانک جیسی، کسی کی ڈورے دار، کسی کی کٹورے دار۔ غرض اللہ کئی قسم کی آنکھیں بناتا ہے۔ آنکھ کی پتلی بھی الگ الگ رنگ کی ہوتی ہے۔ کسی کی پتلیاں سیاہ، کسی کی بھوری، کسی کی ہلکی نیلی، کسی کی گہری نیلی، کسی کی ہلکی سفیدی والی، کسی کی بلی کی پُتلیوں جیسی، کسی کی کرنجی وغیرہ۔ دونوں آنکھوں پر اللہ نے غلاف بھی بنایا ہے جسے پپوٹے کہتے ہیں۔ اور پپوٹے میں بال بنائے ہیں جسے مژگاں یا پلکیں کہتے ہیں۔ کسی کی پلکیں کم، کسی کی زیادہ، کسی کی لمبی لمبی، کسی کی چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ دونوں آنکھوں کے اوپری حصے پر اللہ نے ابرُوئیں بنائی ہیں

جنھیں بھویں کہتے ہیں ۔ کسی کی بھویں سیدھی ، کسی کی کم بالوں والی ، کسی کی زیادہ بالوں والی ، کسی کی کٹاری ، کسی کی کمانی ، کسی کی دونوں بھویں ملی ہوئی ، کسی کی دونوں بھویں علحدہ ہوتی ہیں ۔

ناک :۔ انسان کے چہرے پر ناک بہت اہم عضو ہے ۔ کسی کی ناک چھوٹی ، کسی کی لمبی ، کسی کی طوطے جیسی ، کسی کی سُتواں ، کسی کی پکوڑا جیسی ، کسی کی سیدھی ، کسی کی ہلکی تیڑھی ، کسی کی موٹی اور کسی کی پتلی ہوتی ہے ۔ ناک کے دونوں سوراخ نتھنے کہلاتے ہیں جو کسی کے چھوٹے ، کسی کے کھلے ہوئے ، کسی کے تھوڑے مڑے ہوئے اور کسی کے طوطے کی چونچ کے جیسے ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں کی ناک مختلف انداز میں بنائی ہے ۔

ہُونٹ :۔ دونوں ہونٹوں کے دو حصوں میں ایک تَر اور دوسرا خشک یا ایک اندرونی حصہ اور دوسرا بیرونی حصہ کہلاتا ہے ۔ کسی کے ہونٹ پتلے ، کسی کے موٹے ، کسی کے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ، کسی کے لٹکے ہوئے ، کسی کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ، کسی کا خشک و تر حصہ یکساں اور کسی کا الگ وضع کا ہوتا ہے ۔ دونوں ہونٹوں کو ملا کر منہ کہتے ہیں ۔ کسی کا منہ چوڑا ، کسی کا اوسط ، کسی کا چھوٹا اور کسی کا سکڑا ہوا ہوتا ہے ۔

گال :۔ گال اور رُخسار بناوٹ میں بظاہر ایک ہی جیسے نظر آتے ہیں مگر ان میں بھی اللہ نے فرق رکھا ہے کسی کے گال بھرے بھرے ، کسی کے پچکے ہوئے ، کسی کے گالوں کے درمیانی لکیر ، کسی کے گالوں کے درمیان گڑھے ، کسی کے گال پھولے ہوئے ، کسی کے گالوں پر تِل یا مَسّہ بھی ہوتا ہے ۔ گالوں کے اوپر کی ہڈی یعنی رُخسار کسی کی ابھری ہوئی ، کسی کی اوسط اور کسی کی دبی ہوئی ہوتی ہے ۔ کسی کے رخسار جبڑے سے لگے ہوئے اور کسی کے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں ۔

ٹھوڑی جسے عرف عام میں ٹھڈی کہتے ہیں الگ وضع کی ہوتی ہے ۔ کسی کی چوڑی ، کسی کی چھوٹی ، کسی کی نوکدار اور کسی کی ٹھوڑی میں گڑھا ہوتا ہے ۔

کان :- آنکھوں کے سیدھی اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ نے دو[۲] کان بنائے ہیں۔ کانوں کی وضع ایک جیسی ہونے کے باوجود الگ بھی ہوتی ہے کسی کے کان سیدھے، کسی کے تھوڑے مڑے ہوئے اور کسی کے متناسب ہوتے ہیں۔ کسی کے کان کی لَو موٹی، کسی کی پتلی اور کسی کی دوشاخہ ہوتی ہے۔

پیشانی کسی کی چوڑی چکلی، کسی کی چھوٹی (دونوں طرف سے بالوں میں گھری ہوئی) کسی کی کشادہ، کسی کی چپٹی اور کسی کی ابھری ہوئی ہوتی ہے۔

رنگ :- متذکرہ بالا اعضاء کے نمایاں فرق کے علاوہ اللہ نے رنگ کے لحاظ سے بھی مختلف چہروں میں فرق رکھا ہے۔ کسی کا رنگ ہلکا سیاہ، کسی کا اوسط سیاہ (سُرمئی) اور کسی کا گہرا سیاہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی کے چہرے کا رنگ ہلکا سفید، کسی کا اوسط سفید اور کسی کا زیادہ سفید (گورا) ہوتا ہے۔ کسی کا رنگ گندمی، کسی کا مائل بہ سیاہ، کسی کا گندمی مائل بہ سفید ہوتا ہے۔ کسی کا ہلکا سرخ، کسی کا تانبے کے جیسا، کسی کا سانولا اور کسی کا نمکین ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کَذٰلِکَ ---الخ (الفاطر ۲۸) یعنی "اور اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔

درج بالا اللہ کی صورت گری بوقتِ پیدائش ہوتی ہے پھر ہر دس سال میں صورت میں کچھ نہ کچھ تبدیلی آتی ہے جیسے کسی کے دو بڑے دانت ہونٹوں سے باہر نکل آتے ہیں تو کسی کے اوپر کے پانچ چھ دانت ہی لمبے ہوجاتے ہیں۔ ضعیفی میں چہرے پر جھریاں پڑجاتی ہیں یا دونوں گالوں پر گہری لکریں پڑجاتی ہیں یا دونوں گال پچک جاتے ہیں۔ سر کے بال پیشانی کے اوپر سے کم ہوتے ہوتے گرجاتے ہیں اور چندیا صاف دکھائی دیتی ہے۔ غرض کہ یہ تبدیلی اللہ جل جلالہ کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری رہتی ہے۔ انسان کی زندگی کے اَدوار کے لحاظ سے بھی چہرے میں فرق آتا رہتا ہے جیسے بچپن میں معصومیت، لڑکپن میں بھولا پن، جوانی میں بانکا پن اور خوبصورتی، ادھیڑ عمر میں وجاہت اور ضعیفی میں چہرے پر بزرگی آجاتی ہے۔

ہر انسان اپنے چہرے سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ اور چہرے میں آنکھیں، ناک، منہ، کان، پلکیں، بھنویں، گال، ٹھوڑی اور پیشانی شامل ہے۔ ان تمام اعضاء سے چہرہ بنتا ہے اور یہی انسان کی شناخت ہے۔ خالق حقیقی ماں کے رحم میں ہی صورت بنا دیتا ہے جو مختلف وضع، مختلف قطع اور مختلف رنگ کی ہوتی ہے اور یہی صورت ایک انسان کو دوسرے انسان سے ممیز کرتی ہے۔ اللہ ربّ العزت کی اس صورت گری کو سمجھنے کے لئے کمپیوٹر ہماری مدد کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ ہر جاندار اور بے جان کی صورت بنانا اور اُس میں مناسب تبدیلیاں کرنا اور اس میں رنگوں کا امتزاج کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے بلکہ بہت آسان ہے۔

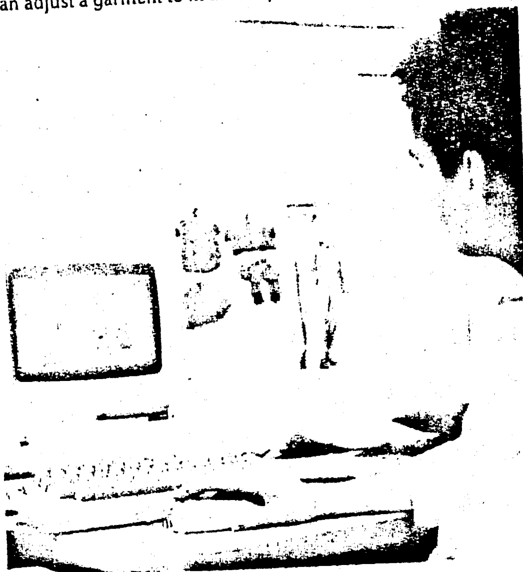
تصویر اور کمپیوٹر: کمپیوٹر مختلف اقسام کی تصاویر تیار کرتا ہے۔ اس میں کئی قسم کے خاکے، کارٹونس، انسانی تصاویر، حیوانوں، پرندوں اور حشرات الارض کے فوٹوز اور بے جان اشیاء کی تصاویر وغیرہ سب شامل ہیں۔ جنھیں ابتداءً گراف کی مدد سے آڑی ترچھی لکیروں میں بنایا جاتا ہے پھر تصویروں اور خاکوں میں رنگ بھرنا، شیڈ بنانا اور جوڑ توڑ کرنا بھی کمپیوٹر میں کیا جاتا ہے۔ جس سے صحیح تصویر اسکرین پر آتی ہے۔ گراف سے لے کر مکمل تصویر مع رنگ کے بننے کے اس عمل کو کمپیوٹر گرافکس (Computer Graphics) کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کسی خاکے کو جمع کرنے تیار کرنے، وضع قطع بدلنے، رنگ تبدیل کرنے اور سمجھنے میں بہت آسانی بھی ہوتی ہے اور جلد از جلد تصویر بن جاتی ہے۔ دیر نہیں ہوتی ہے۔ جس سے وقت کی بچت بھی ہوتی ہے۔

مختلف شعبوں میں کمپیوٹر گرافکس کے استعمالات: کمپیوٹر گرافکس کئی شعبوں میں استعمال کیا جاتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے (۱) تجارتی اداروں میں اور بڑی بڑی کمپنیوں میں پہلے کسی بھی چیز کا ماڈل بنایا جاتا ہے اس کے بعد وہ چیز کارخانے میں تیار کی جاتی ہے۔ کبھی ماڈل کی ری ماڈلنگ (دوبارہ تیار کرنا) بھی کی جاتی ہے (۲) کمپیوٹر گرافکس کے ذریعہ انجینیرس مختلف اشیاء کے خاکے آسانی سے تیار

کر کے اس چیز کو وجود میں لا سکتے ہیں جیسے کار، اسکوٹر اور ائر کرافٹ وغیرہ ۔(۳) اسی کے ذریعہ آرکیٹکٹس (انجینیئرس) کئی منزلہ عمارتوں کے مختلف اقسام کے ڈیزائن تیار کر سکتے ہیں اور ہر منزل میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کی نشان دہی بھی کرتے ہیں ۔ کسی بھی زاوئے سے تھری ڈائمنشن بنانا بھی آسان بات ہے ۔(۴) سائنس دان اسی کے ذریعہ کوئی نئی دوا یا نیا فارمولہ تیار کر سکتے ہیں ۔ موسم کی تبدیلی کس ملک یا شہر میں کس انداز کی ہے وہ بھی اس سے بنا سکتے ہیں ۔(۵) علم فلکیات کے ماہر یعنی Astronomist کمپیوٹر گرافکس کے ذریعہ کہکشاں اور سیاروں کی حرکات تیار کر سکتے ہیں ۔ اور ان میں جو ترقی یا کمی ہوتی ہے اسکو بنا سکتے ہیں ۔(۶) ڈاکٹرس اس کی مدد سے جسم کے اندرونی حصے میں موجود گڈے (Tumours) اور دوسری نوزائیدہ رسولیوں اور دوسری بیماریوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں ۔ اور مرض کی نشان دہی کے بعد علاج کا پلان بنا سکتے ہیں ۔ خاص طور پر کمپیوٹرائزڈ ٹوموگرافی یعنی C.T. (Computerized Tomography) کے ذریعہ کئی بیماریوں کے اسباب کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ C.T. ایکسرے سسٹم ہے جو جسم کے اندرونی اعضاء کی بیماریوں میں کارآمد ہے جیسے دماغ، دل اور معدہ وغیرہ ۔ C.T. کی مدد سے ڈاکٹرس کو مرض کی تشخیص میں اور اس کا علاج کرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے ۔ C.T.Scan سے ڈاکٹروں کو مرض کی نوعیت سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے ۔ اس کے ذریعہ گڈوں کی لمبائی، چوڑائی معلوم ہوتی ہے، کسی عضو میں تعدیہ معلوم کیا جاسکتا ہے ۔ جسم کے اندر کہیں خون منجمد ہو تو معلوم ہوتا ہے ۔ ہڈیوں کے ٹوٹنے پر اور تڑخنے (Fracture) پر اس کی نوعیت معلوم کی جاسکتی ہے ۔(۷) پینٹرس اور مصور کمپیوٹر گرافکس کے ذریعہ مختلف تصاویر اور کارٹونس تیار کر سکتے ہیں ۔(۸) ہمہ اقسام کے ویڈیو گیمس اسی سے تیار کئے جاتے ہیں جن میں انسانوں اور جانوروں کی مختلف حرکتوں پر نمبر دئے جاتے ہیں ۔



Dressmakers learn their trade by working with plastic figures called *mannequins.* By using a mannequin, a dressmaker can adjust a garment to fit the shape of the human body.



A fashion designer uses computer graphics to create original clothing designs. Printouts of various designs are hanging on the wall behind the computer.

(۹) فیشن ڈیزائنر اسی کے ذریعہ کپڑوں کے مختلف ڈیزائن تیار کر سکتا ہے۔ہمہ اقسام کے کپڑوں کی ڈیزائننگ کر کے ان میں مختلف اقسام کے رنگ بھی بھر سکتا ہے۔ دیکھئے تصویر نمبر..... موجودہ دور میں کپڑوں کی تجارت بہت بڑی تجارت کہلاتی ہے۔ جس میں فیشن ڈیزائنر کی بہت زیادہ اہمیت ہے جو کمپیوٹر گرافکس کے ذریعہ ہر عمر کے بچوں اور بڑوں کے لئے، مردوں اور عورتوں کے لئے، موسم سرما اور گرما کے لئے اور برسات میں استعمال کرنے کے لئے قسم قسم کے کپڑوں کے ڈیزائن بناتا ہے۔ نت نئے ڈیزائنس کی وجہ سے کپڑوں کی مارکٹ میں لوگ ڈیزائن پسند کر کے خریدتے ہیں جس سے اس کمپنی کو لاکھوں روپیوں کا فائدہ ہوتا ہے۔ (۱۰) فلم بنانے والے کئی افراد کمپیوٹر گرافکس کو اپنی فلموں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہزاروں سال قدیم جانوروں اور پرندوں کے خاکے کمپیوٹر کی مدد سے تیار کر کے انھیں چلتا پھرتا، دوڑتا اور آوازیں نکالتا ہوا بتاتے ہیں۔ چند سال قبل مشہور فلم ساز اسٹیفن اسپل برگ (Stephon Spell burg) نے ایک فلم بنام جوراسک پارک (The Jurrasik Park) بنائی تھی جس میں کمپیوٹر گرافکس کی مدد سے اس نے ہزاروں سال پہلے کے زمین پر بسنے والے جانوروں کے خاکے تیار کئے اور انھیں نہ صرف چلتے پھرتے اور دوڑتے ہوئے بتایا بلکہ انھیں آوازیں نکالتا ہوا بھی بتایا۔ کمپیوٹر گرافکس سے تیار کرنے کے باعث اسٹیفن کو فلم مکمل ہونے کے لئے کروڑوں روپیے لگ گئے لیکن یہ عجوبہ دیکھنے والوں کو بہت پسند آیا۔ کہ جن جانوروں کی صرف تصاویر کتابوں میں دیکھنے کو ملتی تھیں یا جن کے ماڈلس بعض چڑیا گھروں (Zoo) میں دیکھنے کو ملتے تھے جیسے ڈائنوسارس، برانٹوسارس، ٹرانوسارس، اینکی سارس اور اِسٹی گوسارس وغیرہ ان کو جیتی جاگتی حالت میں انسانوں کے درمیان دیکھ کر بہت حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ اسٹیفن کو اپنے اس کارنامے پر دادِ تحسین بھی ملی اور اپنے خرچ سے کئی گنا بڑھ کر رقم بھی ملی۔ کروڑوں افراد نے اس عجوبے کی پردۂ سیمیں کے علاوہ ویڈیو کیسیٹس کے ذریعہ دیکھا۔ دنیا کی کئی مشہور زبانوں میں اس کو ڈب کیا گیا۔

جوراسک پارک کے علاوہ دیگر کئی فلم ساز اپنی فلموں میں کمپیوٹر گرافکس کا استعمال کر رہے ہیں۔

خالق، بَاری اور مُصور کی ترتیب ؛ ابتدائی بیان میں اللہ رب العزت کے ان تینوں صفاتی ناموں کی تفصیل لکھی گئی ہے۔ یہاں مزید تفصیل لکھی جاتی ہے تاکہ کمپیوٹر گرافکس کی مدد سے بننے والی تصاویر کے درجے سمجھ میں آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حشر کی آخری آیت میں یہ تینوں نام ترتیب سے بیان فرمائے ہیں۔ حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ "جب کوئی شخص کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے تین مدارج ہوتے ہیں (۱) اندازہ (۲) وجود (۳) ہئیت۔ پہلے درجے کے لئے لفظ خالق دوسرے کے لئے لفظ باری اور تیسرے کے لئے لفظ مصور کہا جاتا ہے۔ (لغات القرآن)۔ ان تینوں کی ترتیب کی حکمت اس مثال سے دی جاتی ہے۔ کوئی آدمی مکان بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو ابتداء میں بنیادیں نہیں کھودتا بلکہ زمین کی لمبائی اور چوڑائی کو سامنے رکھ کر کسی نقشہ نویس (Draftman) سے مکان کا نقشہ بنانے کے لئے کہتا ہے۔ نقشہ نویس جب مکان کا نقشہ بنا کر اس کے حوالے کرتا ہے تو وہ مکان بنانے والی اشیاء فراہم کرتا ہے۔ سمنٹ، لوہا، کنکر اور ریت جمع کر لیتا ہے۔ یہ پہلا درجہ ہے جسے خلقت کہا جاتا ہے۔ اس کا مادہ خلق ہے۔ لفظ خالِق اسی سے بنا ہے۔ تعمیری سامان جمع کرنے کے بعد معمار کی تلاش کرتا ہے تاکہ نقشے کے لحاظ سے مکان تیار ہو۔ پہلے کالم اٹھانے کے لئے گڑھے کھودنے والے کو لاتا ہے پھر کالم کھڑا کرنے کے لئے سینٹیرنگ والے کو لاتا ہے۔ سینٹیرنگ والا مطلوبہ کئی کالم کھڑا کرتا ہے پھر چھت کی تیاری کی جاتی ہے۔ چھت پر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں بنائی جاتی ہیں۔ چھت مکمل ہونے کے بعد بنیادیں کھود کر دیواریں کھڑی کی جاتی ہیں۔ دیواروں میں دروازے، کھڑکیاں اور روشن دان بنائے جاتے ہیں۔ چند دنوں بعد مکان تیار ہو جاتا ہے۔ یہ دوسرا درجہ ہے جسے عربی میں بَرء کہتے ہیں لفظ بَارِئ اسی سے بنا ہے۔ مکان کی تکمیل کے بعد رنگ روغن کیا جاتا ہے۔ مُنقّش دروازوں اور کھڑکیوں کا

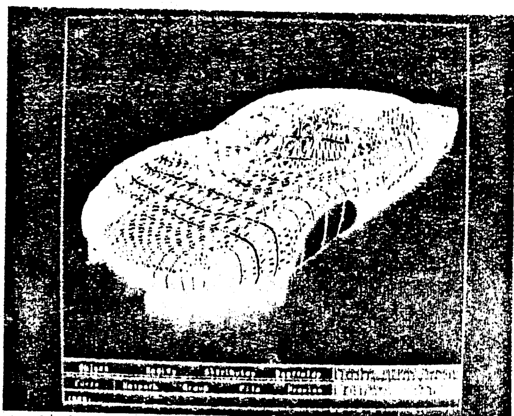
رنگ الگ کیا جاتا ہے۔ کمرے کے اندرونی حصے کا رنگ الگ کیا جاتا ہے۔ دیواروں کے رنگ اور بارڈر کے لحاظ سے کمرے کی اشیاء بھی ملتے جلتے رنگ (matching Colour) کی خریدی جاتی ہیں۔ اِس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ مختلف رنگوں کی آمیزش ایسی ہو جس سے کمروں اور مکان کی خوب صورتی میں اضافہ ہو۔ یہ تیسرا درجہ ہے جسے تصویر کہتے ہیں۔ اس کا مادہ صُور ہے اور اسی سے مُصور بنا ہے۔

اللہ جَل جَلالہ، نے ہمارے سمجھنے کے لئے انسان کی تخلیق کے تین درجے اپنے صفاتی ناموں کے ذریعہ بیان فرمائے۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ درج بالا مثال میں نے کمپیوٹر گرافکس سمجھنے کے لئے دی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نہ صرف خالق ہے بلکہ خلّاق بھی ہے۔ یعنی بہت زیادہ پیدا کرنے والا۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے: "-----اِنَّ رَبَّكَ هُوَالْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ O " (الحجر ۸۶) یعنی "بے شک آپ کا رب ہی بہت زیادہ تخلیق کرنے والا، علم والا ہے۔" اور اُس کی ذات "اَحسنُ الخالقین" بھی ہے -----فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ O " (المؤمنون ۱۴) مطلب یہ کہ "اِس لئے اللہ برکت والا اور بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔" اسی لئے اللہ تبارک و تعالیٰ اِن احتیاجات سے پاک ہے کیوں کہ وہ خود اندازہ کرنے والا بھی ہے، وجود میں لانے والا بھی ہے اور صورت بنانے والا بھی ہے۔ وہ انسانوں کی طرح محتاج نہیں ہے۔

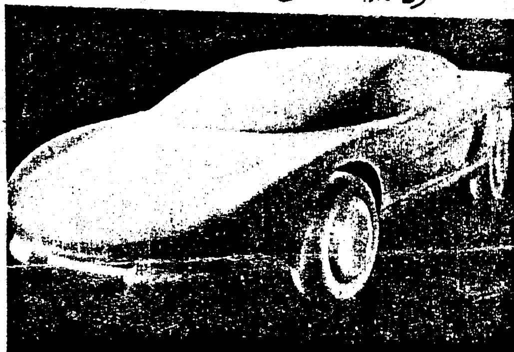
اللہ نے تین درجات بنائے ہیں: صاحبِ کشّاف علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر میں اِن تینوں اَسماء کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "خالِق" وہ ہے جو اپنی تخلیق کا ایک اندازہ کرتا ہے "بارِئ" وہ ہے جو بعض کو بعض سے مختلف شکلوں میں مُمیز کرتا ہے اور "مُصوِّر" وہ ہے جو ایک صورت کی مثل دوسری صورت بناتا ہے۔ حاطِب بن بَلعتہ کی قرآت میں "مُصوَّر" (راء پر زبر) ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ صورت گری کرتا ہے اور ایک دوسرے کی شکل و صورت اور ہیئت میں تفاوت فرماتا ہے۔" (الکشّاف۔ تفسیر سورۃ الحشر)۔

صورت گری کے تعلق سے قرآن حکیم میں مزید آیات بھی ملتی ہیں ۔ (۱)
" وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ----- الخ ○ (الاعراف ۱۱) یعنی " اور
البتہ تحقیق ہم نے تمھاری خلقت کی پھر ہم نے تمھاری صورت بنائی ۔ " (۲)
وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ----- الخ ○ (المومن ۶۴) مطلب یہ کہ
" اور (اللہ نے) تمھاری صورت بنائی پس تمھاری بہت عمدہ صورت بنائی ۔ " (۳)
----- وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ----- الخ ○ (التغابن ۳) ترجمہ اوپر
گزر چکا ہے ۔ (۴) اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ○ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا
شَآءَ رَكَّبَكَ ○ " (الانفطار ۷ ، ۸) ان دو آیات کا مفہوم یہ ہے " وہ (اللہ)
جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا پھر تجھے متناسب (اعضاء) والا بنایا ۔ جس
صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا ۔ " اِن آیات کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں
کہ " رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے " اے ابنِ آدم! کیا تو مجھے عاجز
کر سکتا ہے ؟ حالانکہ میں نے تجھے اچھلنے والے پانی (نطفے) سے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک
کیا پھر صحیح قامت بنایا پھر چلنا پھرنا سکھایا آخر کار تیرا ٹھکانہ زمین کے اندر بنایا ۔ " (مسند
احمد) اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہا انسان کو ترکیب دیا یعنی باپ کی ، ماں کی ، ماموں
کی ، چچا کی ، خالہ کی یا پھوپھی کی ۔ وہ خالقِ حقیقی عمدہ ، خوش شکل ، دل لبھانے والی اور
پاکیزہ شکلیں اور صورتیں عنایت فرماتا ہے ۔ سالم اعضاء والا بناتا ہے ۔ اعضاء میں
مناسبت رکھتا ہے ۔ ایسا نہیں کہ ایک ہاتھ یا پیر چھوٹا اور دوسرا بڑا ہو ۔ حواس خمسہ
ظاہری عطا کرتا ہے یعنی سننے ، دیکھنے ، سونگھنے ، چکھنے اور چھونے کی قوت دیتا ہے ۔ اسی
طرح حواس خمسہ باطنی بھی دیتا ہے ۔ جس صورت میں چاہے ترکیب دیتا ہے کا یہ
مطلب ہے کہ خوب صورت یا قبول صورت ، خوب رو یا کم رو ، دبلا یا موٹا ، لمبا یا ٹھگنا ،
گورا یا کالا ، مرد یا عورت جو چاہے اور جیسا چاہے بناتا ہے ۔

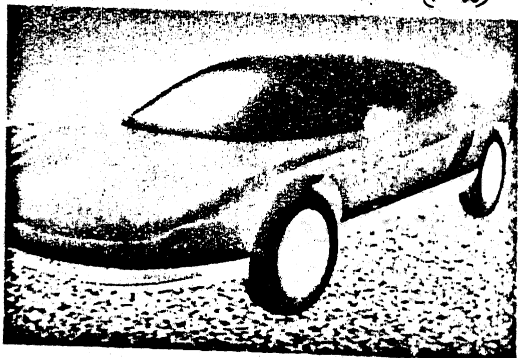
کمپیوٹر تصاویر کیسے تیار کرتا ہے ؟ تخلیق کے تدریجی درجات سمجھنے کے
بعد کمپیوٹر گرافکس کی تصاویر کو سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے ۔ اسکی تفصیل یہ ہے ۔



In the first step, the computer "draws" an outline of the car with a meshlike pattern of lines. (STAGE No 1)



In the second step, the computer fills in the spaces between the lines to show what the car's surface looks like. (No. 2)



In the third step, the computer adds colour, shadows, reflections, and highlights to create a realistic image. (No. 3)

مختلف خاکے نظر آتے ہیں ۔ایک صفحے پر کوئی فوٹو بنانا ہو تو پہلے صفحے کے بازو مختلف قسم کے خاکوں کو دیکھیں جہاں برش ، پنسل ، ربر ، سیدھی لکیر مارنے کا نشان ، چھوٹی چیز کو بڑی کرنے کا نشان ،چوکور یا مستطیل بنانے ، گول یا بیضوی شکل بنانے کے نشان اور نام لکھنے کیلئے حروف مختلف علامتوں میں بنے ہوتے ہیں ۔اسی میں دو فوٹوز کو ملانے کے لئے یا دو فوٹوز کو الگ الگ کرنے کی دو علامتیں بھی بنی ہوئی ہوتی ہے۔

(B) Colour Box ۔ اس خانے پر تیر کا نشان لانے سے صفحے کے نیچے دو لائین میں ۱۴ + ۱۴ = ۲۸ اقسام کے رنگ چھوٹے چھوٹے خانوں میں دکھائی دیتے ہیں ۔اپنا مطلوبہ جو رنگ ہو وہ تصویر میں بھر سکتے ہیں ۔(C) Zoom ۔اس میں دو خانے ہوتے ہیں ایک پر نارمل سائز اور دوسرے پر بڑا سائز لکھا ہوتا ہے ۔بڑے سائز کا بٹن دبانے پر تصویر بہت بڑی دکھائی دیتی ہے ۔اس میں Custom Zoom ہوتا ہے جس میں تصویر کے پانچ سائز ہوتے ہیں 100% نارمل ہے 200% اس سے بڑا ہے 400% اور بڑا ہے 600% اور بھی بڑا ہے اور 800% سب سے بڑا ہوتا ہے ۔

(۴) Image ۔اس میں دو باتیں ہوتی ہیں (الف) اگر یہ پیچھے سے لکیریں یا خاکے اگر اوپر سے نیچے ہوں تو دائیں سے بائیں کر سکتے ہیں اور اسکے برعکس بھی اس میں 90 ڈگری ، 180 ڈگری اور 270 ڈگری تک خاکوں کو گھما سکتے ہیں ۔(ب) اس میں رنگ کو الٹا کیا جاسکتا ہے یعنی سفید ہے تو کالا اور کالا ہے تو سفید کیا جاسکتا ہے ۔

(۵) Options ۔اس کو دبانے پر صفحے کے نیچے کے ۲۸ رنگوں کے علاوہ کوئی اور رنگ منتخب کیا جاسکتا ہے ۔اور اپنی طرف سے کئی نئے کلرز بھی بنائے جاسکتے ہیں ۔ (۶) Help ۔اس میں دو عنوان ملتے ہیں (الف) Help Topic ۔اس میں کئی عنوانات ہیں جیسے لکیریں بنانا ، شکل بنانا ، حروف جوڑ کر الفاظ بنانا (کسی کا نام بنانا) ، خاکے میں کلر بھرنا ، تصویر کا کوئی حصہ خراب ہو تو اس کو مٹا دینا ، تصویر کے کسی ایک حصے پر کام کرنا ، تصویروں کے روپ بدل دینا اور Print out نکالنا وغیرہ ۔ان میں سے ہر عنوان کے بارے میں Mouse کے ذریعہ مزید تفصیلات بھی ملتی ہیں مثال کے طور

پر لکیریں بنانے کے عنوان میں یہ تمام باتیں ہیں ۔ سیدھی لکیر، ترچھی لکیر، آڑی لکیر، دائرہ، مستطیل اور کئی پہلو وغیرہ ۔(ب)About Paint - اس کی تفصیل نیچے کے عنوان میں دی گئی ہے ۔

تصویر کیسے بنائیں ؟ اگر کسی کو کمپیوٹر پر تصویر بنانی نہ آتی ہو تو سب سے پہلے Help پر تیر لائیں ۔Help کے کئی عنوانات ہیں جیسے About Paint - پھر اس کے کئی ذیلی عنوانات اسکرین پر دکھائی دیتے ہیں جیسے (۱) لکیریں اور خاکے بنانا (۲) تصویر میں کچھ لکھنا (۳) تصویر میں رنگ بھرنا (۴) تصویر میں سے کچھ مٹانا (۶) کچھ تبدیلی کرنا یا اضافہ کرنا اور چھاپنا وغیرہ ۔اس کا پہلا عنوان ہے لکیریں اور خاکے بنانا ۔ اس عنوان پر Mouse کے ذریعہ تیر لانے پر اسکے تحت مزید یہ عنوانات ہوتے ہیں (الف) سیدھی لکیر مارنا (ب) تیڑھی لکیر بنانا (ج) دائرہ بنانا (د) مربع بنانا (ھ) مستطیل بنانا (و) پانچ ضلعی بنانا وغیرہ ۔اس میں پہلا موضوع ہے سیدھی لکیر مارنا ۔اس خانے پر تیر لائیں تو تصویر بنانے والے کو یہ ہدایات ملتی ہیں ۔سیدھی لکیر مارنے کے لئے بائیں جانب کے خانوں میں سے (جسے Tool Box کہتے ہیں) Line (لکیر) کے خانے پر تیر لائیں ۔ٹول باکس کے نیچے چار قسم کی لکیریں بنی ہوئی ہیں ۔جن میں ایک باریک، دوسری ذرا موٹی، تیسری اور موٹی اور چوتھی سب سے موٹی ہوتی ہے ۔ان لکیروں میں سے اپنی مطلوبہ لکیر پر تیر لائیں تو اسکرین پر اسی موٹائی کی سیدھی لکیر پڑتی ہے ۔ اگر رنگین لکیر مارنی ہو تو ٹول باکس کے زیریں حصے میں مختلف رنگوں کے خانوں میں سے جو رنگ منتخب کرنا ہو اس پر تیر لائیں تو اسکرین پر اسی رنگ کی سیدھی لکیر پڑتی ہے ۔ آڑی لکیروں کے علاوہ کھڑی لکیریں بھی بنائی جاسکتی ہیں ۔ کوئی تصویر بنانی ہو جیسے (Pen) پین اتارنا ہو تو ان لکیروں کی مدد سے پین کی تصویر اسکرین پر بنائی جاسکتی ہے ۔تصویر میں مختلف رنگ بھرے جاسکتے ہیں جیسے پین کا کیاپ کالے رنگ کا، باڈی لال رنگ کی اور نچلا حصہ سفید رنگ کا اسکرین کے نیچے کے خانوں کے رنگوں کی مدد سے بنایا جاسکتا ہے ۔رنگوں کو مٹایا جاسکتا ہے اور دوسرا رنگ بھرا جاسکتا ہے ۔حاشئے

کا اور تصویر کے سائے کا رنگ بھی ڈالا اور بدلا جاسکتا ہے۔ غرض دو تا تین منٹ میں اپنی مطلوبہ تصویر رنگ کے ساتھ تیار ہو سکتی ہے۔

تصویر میں کیسے لکھیں ؟

Help کا دوسرا بڑا عنوان ہے۔ "Putting text in picture" یعنی تصویر میں کچھ لکھنا۔ اس عنوان پر Mouse کی مدد سے تیر لائیں تو یہ ہدایتیں ملتی ہیں۔ تصویر بنانے کے بعد اگر اس کے اوپر یا نیچے، دائیں یا بائیں کچھ لکھنا ہو تو لکیروں کی مدد سے ایک فریم بنالیں اور ٹول باکس میں سے A کو کلک کر کے اپنا مطلوبہ نام یا منتخبہ الفاظ Key Board کی مدد سے بنائیں۔ اگر نام میں الفاظ زیادہ ہوں تو نام کے آخری حروف کٹ ہوجاتے ہیں اور فریم میں نہیں آتے اس کے لئے فریم کو بڑا کیا جاسکتا ہے اور پورا نام فریم میں لکھا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں الفاظ کو چھوٹا یا بڑا کیا جاسکتا ہے اور کچھ غلطی ہو تو مٹائی جاسکتی ہے اور الفاظ کی زمین (Back ground) کو بھی مختلف رنگ دئے جاسکتے ہیں۔







(۴) نِظامُ العَمَل Programe

(۴) نظام العمل Programe

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَالَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی" (الاعلیٰ ۔۳) یعنی "اور وہ جو تقدیر بنایا اور راستہ دکھایا" قَدَّرَ کا مصدر تَقۡدِیۡرٌ ہے ۔تقدیر کے معنے اندازہ کرنا کس چیز کی کمیت بیان کرنا، کسی چیز کی مقدار کا تذکرہ کرنا، قدرت عطا کرنا ۔تقدیر کے معنے قسمت، مقدر اور نصیب کے بھی ہیں ۔آیت کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ نے ہر انسان کے پیدا کرنے سے پہلے یہ طے فرمادیا کہ وہ کس وقت وجود میں آئے گا، اسے کیا کیا کام کرنا ہے؟ اس کام نوعیت کیا ہوگی؟ اسکی مقدار کتنی ہوگی؟ اسکی شکل و صورت کیسی ہوگی؟ اسمیں کیا کیا صفتیں ہوں گی؟ کس مقام پر اسے کام کرنا ہوگا؟ اس کے زندگی گزارنے کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہوگی؟ اس کو کام کے لئے کونسے مواقع فراہم کئے جائیں گے ۔ اس کے کام کے ذرائع کیا ہوں گے؟ اس کو کتنا رزق دیا جائے گا؟ اس کو کتنا علم عطا ہوگا؟ اس کو دولت کتنی دی جائے گی؟ اس کو صحت مندی کتنی دے جائے گی؟ اسے کن کن بیماریوں میں مبتلا کیا جائے گا۔ اس کو اولاد کتنی ہوگی؟ اس کو موت کب اور کس طریقے سے آئے گی؟ وغیرہ یہ ساری باتیں نظام العمل یا پروگرام کہلاتی ہیں ۔اور اس پوری اسکیم کا مجموعی نام اس کی "تقدیر" کہلاتی ہے ۔ قدر کا مطلب یہ ہے کہ رب کائنات نے اندازہ کیا؟ رزق عطا کیا، مقدار مقرر کی، کسی چیز کو اندازہ کرنے کے بعد کس مرد یا عورت کے لئے مقرر کردیا یا حکم دے دیا کہ فلاں کو فلاں چیز مل جائے ۔اللہ رب العزت نے شکل، صورت، حجم، مقدار کمیت اور ہر چیز کا اندازہ مقرر کردیا ہے ۔اسی لئے ارشاد ہوتا ہے "قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا" (الطلاق ۔۳) مطلب یہ کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے ۔

اللہ کا حکم دو قسم کا ہے: اللہ کا حکم یا امر (کام) دو قسم کا ہے ۔(۱) ایجاد

بالفعل ۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز کو ابتداء ہی سے ایسا کامل وجود عطا کرنا کہ اس میں کوئی تبدیلی اُس وقت تک نہ ہو جب تک اللہ نہ چاہے ۔جیسے سورج اور چاند کی گردشیں ۔سورج اور چاند کے تعلق سے ارشاد باری تعالیٰ ہے "فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا...... الخ (الانعام ۹۶) یعنی (رات کے بعد) وہی صبح نکالتا ہے اور وہی رات کو سکون کا وقت بنایا اور وہی سورج اور چاند کا حساب مقرر کیا ۔اور "اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○" (الرحمٰن ۔۵) یعنی "اور سورج اور چاند حساب کے پابند ہیں ۔"ان دو آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے سورج اور چاند کو ایک نظام العمل کے تابع کر دیا ہے ۔

سورج کے لئے اللہ کا نظام العمل: سورج روزانہ صبح نکلتا ہے اور چڑھتا ہے پھر دوپہر کے بعد اس کا زوال ہوتا اور شام میں غروب ہو جاتا ہے ۔اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا "وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ" (یٰسٓ ۔ ۳۸) "اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف جاری ہے (چلا جا رہا ہے) یہ پروگرام عزت والے علم والے (رب کی طرف سے) ہے ۔اللہ تبارک و تعالیٰ سورج کو ایک نظامُ العمل دے دیا اور اسی کے تحت وہ روزانہ طلوع اور غروب ہوتا رہتا ہے اور سورج کا یہ کام اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ اس کو دوسرا حکم نہ دے جیسا کہ رسول عربی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت سے قبل اللہ تعالیٰ سورج کو حکم دے گا جہاں سے غروب ہوا تھا وہیں سے طلوع ہو ۔یہی قیامت کا دن ہوگا" (راوی حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ ۔بخاری)

چاند کے لئے اللہ کا نظام العمل: چاند کے متعلق اللہ نے فرمایا "وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ○" (یٰسٓ ۔ ۳۹) یعنی اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ (چاند گھٹتے گھٹتے) ایسا ہو جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ڈالی ہوتی ہے ۔"جس طرح سوج کو ایک الگ نظام العمل اللہ نے عطا کیا ہے جس سے دن اور رات وجود میں آتے ہیں اسی طرح چاند کو الگ پروگرام کا پابند

کر دیا ہے ۔چاند رات میں یہ بالکل باریک دکھائی دیتا ہے روشنی بہت کم ہوتی ہے پھر بڑھتا رہتا ہے اور روزانہ اسکے حجم میں اضافہ ہوتا ہے ایک ہفتے بعد نصف چاند دکھائی دیتا ہے پھر دو ہفتے بعد مکمل چاند (گولائی لئے ہوئے) ہوتا ہے جسے چودھویں کا چاند کہتے ہیں جو بہت زیادہ روشن ہوتا ہے ۔اب یہاں سے اس کا گھٹنا شروع ہوتا ہے ۔تیسرے ہفتے پھر نصف ہوجاتا ہے اور چوتھے ہفتے گھٹتے گھٹتے کھجور کی پرانی شاخ کے مانند ہوجاتا ہے اور اسکی روشنی بہت مدھم پڑجاتی ہے ۔چاند کی گردش سے مہینے اور سال بنتے ہیں سورج اور چاند کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے " اور تمھارے لئے (اللہ نے) سورج اور چاند کو مسخر کر دیا جو لگاتار چلے جارہے ہیں ۔" یعنی اللہ کے دئے ہوئے نظام العمل کے تحت دونوں گردش میں ہیں ۔نہ تھکتے ہیں نہ ٹہرتے ہیں ۔قیامت تک اپنے اپنے کام میں لگے رہیں گے ۔

(۲) اللہ جل جلالہ کا دوسرا حکم یا اُمر یا فعل یہ ہے کہ اشیاء کے اصول کو بالفعل اور ان کے اجزاء کو بالقوت وجود عطا فرمایا ہے اور ان کو ایک اندازے کے ساتھ پابند کر دیا ہے کہ اُس کے خلاف کوئی دوسرا کام نہ ہوسکے جیسے انگور کے بیج سے انگور کی بیل ہی پیدا ہوگی اور اسے انگور ہی لگیں گے کوئی دوسرا میوہ نہیں لگے گا یا کھجور کی گٹھلی کے تعلق سے اللہ کا یہ حکم ہے کہ کھجور کا درخت ہی پیدا ہو اور اسے کھجور ہی لگیں زیتون یا کوئی پھل نہ لگے* ۔اِسی طرح انسان کے مادۂ تولید سے انسان ہی پیدا ہوگا ۔ اور شیر کے مادۂ تولید سے شیر ہی پیدا ہوگا کوئی دوسرا جانور نہیں پیدا ہوگا ۔یہ اندازہ اور اصول اللہ نے مقرر فرمادیا ہے ۔اسکے حکم کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا ۔غرض اللہ رب العزت نے کائنات کی ہر چیز کو ایک نظام العمل کے تحت مختلف کاموں پر لگا دیا ہے اور ہر چیز اپنا اپنا کام انجام دے رہی ہے اور اس وقت تک کام کرتی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا ان کے لئے کوئی دوسرا حکم نہ ہو ۔نظام العمل کو سمجھنے کے لئے ہمیں کمپیوٹر کے Program سے مدد ملتی ہے ۔

پروگرام کے مختلف معنیٰ: ❁ پروگرام بطورِ اسم کئی معنے دیتا ہے ۔جیسے پلان ،

فہرست، ڈیزائن، اِسکیم، مَنصوبہ، تجویز، نقشہ (عمارت کا یا مُسطح زمین کا)، پیشکش، طریق کار، نظامُ العمل، نظامُ الاوقات، لائحۂ عمل، منصوبہ بندی، گوشوارہ، جدول، خاکہ، نِصاب، ریڈیو یا ٹی وی سے نشر، پیش نامہ، کارروائی نامہ (ایجنڈا) وغیرہ۔
پروگرام بطور فعل بھی کئی معنی دیتا ہے جیسے انتظام کرنا، اہتمام کرنا، بندوبست کرنا، گوشوارہ تیار کرنا، کام سے قبل تیاری کرنا، جدول بنانا، خاکہ اتارنا، نقشہ ڈالنا، نصاب تیار کرنا، اندراج کرنا، ایک ایک چیز لکھنا، ترتیب دینا، قاعدے سے لکھنا وغیرہ وغیرہ۔ پروگرام کے مختلف معنوں کو سامنے رکھ کر غور کرنے پر یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی کام کی ابتداء کرنے سے پہلے اس کے متعلق پوری ضروری تیاریاں کرنا اور ایک منصوبے کے تحت اس کام کو انجام دینا پرگرام کہلاتا ہے۔ (Websters New Dictionary)

پرگرام کی ابتداء اور اس کی زبان: ۱۹۴۰ء میں کمپیوٹر میں مزید تبدیلیاں لائی گئیں۔ اس وقت تک بھی پرگرام کے لئے کوئی زبان رائج نہیں تھی۔ پرگرامنگ کے لئے ہدایات Wire-Control Panels کے ذریعے کیا جاتا تھا۔

آج کے دَور میں ہم جس پروگرام کی زبانوں کو جانتے ہیں اس کی ابتداء ایک مشہور ریاضی داں "جان وان نیو میان" (John Von Nevmann) نے ۱۹۴۹ء میں کی تھی۔ جان وان نے پہلی ڈرافٹ رپورٹ EDVAC تیار کی تھی۔ جس میں جان وان نے کمپیوٹر کو پروگرام بنانے کے لئے ہدایات دینے کا نیا خیال (Idea) دیا تھا۔ اس نئے خیال کو سامنے رکھ کر کئی پروگرام بنائے گئے جن میں پروگرام کی زبانوں کا استعمال کیا گیا جو بڑی حد تک کامیاب رہا۔ ایک پروگرام بن جانے کے بعد اس میں تبدیلی یا کمی یا زیادتی بھی کرنا آسان ہوگیا۔ جان وان نیو میان کے نکالے ہوئے طریقے کو عام طور پر "مشینی زبانوں" (Machine Languages) کا نام دیا گیا۔ مشینی زبانوں کی ہدایات کی تین قسمیں ہیں۔ اس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

(Computer information System for Business)

پرگرام اور پروگرامر: کسی مسئلے کے حل کے لئے تجویز کردہ تفصیل کو پروگرام کہتے ہیں۔ پروگرامنگ کا علم آپ کو اس قابل بناتا ہے کہ آپ کسی کمپیوٹر کو کوئی خاص کام کرنے کے لئے تیار کر سکیں۔ پروگرام تیار کرنے والے کو پروگرامر (Programmer) کہتے ہیں۔ جو ایک کمپیوٹر کے لئے پروگرام تیار کرتا ہے یا وہ شخص جو کسی خاص مسئلے کے حل کے لئے تفصیل تیار کرتا ہے اور حسب معمول کمپیوٹر کے روٹین میں شامل کرتا ہے۔ پروگرامر کو سافٹ ویر انجنیر بھی کہا جاتا ہے جو کوئی نیا پروگرام یا سافٹ ویر (Soft Ware) تیار کرتا ہے جس کی مدد سے کمپیوٹر مطلوبہ کام انجام دے سکتا ہے۔ کوئی ایک پروگرام بنانے کے عمل کو پروگرامنگ (Programming) کہتے ہیں۔ کسی مسئلے کے حل کے لئے پلین کو کم کرنا یا مشین کے لئے موزون ہدایت تیار کرنا پروگرامنگ کہلاتا ہے۔ (کمپیوٹر ایج)

پرگرام اور کمپیوٹر: ونڈو 95 کے آپریٹنگ طریقے کے تحت اسکرین پر کئی عنوانات ہوتے ہیں۔ جس میں سے ایک کا نام پروگرامس (Programs) بھی ہے Mouse کے ذریعے تیر کا نشان پروگرامس پر لگائیں تو اسکے بھی کئی عنوانات ملتے ہیں جنکی تعداد ۲۵ تا ۵۰ ہوتی ہے۔ مثلاً (۱) Accessories (۲) Developer (۳) 2000 وغیرہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کے کچھ ذیلی عنوانات بھی ہوتے ہیں جنھیں فائیل کہا جاتا ہے۔ (۱) میں گیمس، سسٹم ٹولس، کیالکولیٹر اور فون ڈائیلر وغیرہ عنوانات ہیں۔

کمپیوٹر میں کئی الگ الگ پروگرام بنائے جاتے ہیں جیسے بینک کے کھاتے داروں کا تفصیلی پروگرام۔ کسی بڑی دکان کے گراہکوں کا پروگرام، مختلف آفسوں میں کام کرنے والوں کا ریکارڈ۔ کالجس کے اساتذہ کی سرویس رپورٹ۔ بعض مدارس میں طلباء کا ریکارڈ وغیرہ۔

پروگرام بینکوں میں: بینک میں اپنا سرمایہ مشغول کرنے والے مختلف کھاتہ داروں کی سہولت کے لئے قبل از قبل پرگرام بنائے جاتے ہیں جس میں یہ تمام

تفصیل ہوتی ہے۔ کھاتہ دار کا نام۔ کھاتہ دار کا اکاؤنٹ نمبر۔ گھر کا پتہ۔ مختلف تواریخ میں جمع شدہ رقم۔ مختلف تاریخوں میں نکالی ہوئی رقم۔ کھاتے دار کے اکاؤنٹ میں موجودہ جمع شدہ رقم کتنی ہے؟ وغیرہ۔ ہر کھاتہ دار کے متعلق ضروری معلومات کو پروگرام کے تحت کی بورڈ کی مدد سے اکٹھا کر کے محفوظ کر لیتے ہیں۔ کوئی کھاتہ دار یہ معلوم کرنا چاہے کہ اس کی جمع کی ہوئی اور نکالی ہوئی رقم کے بعد اب اس کے اکاؤنٹ میں کتنی رقم جمع ہے؟ تو وہ اپنا اکاؤنٹ نمبر متعلقہ کلرک کو دیتا ہے۔ کلرک اس نمبر کو کی بورڈ پر مارتا ہے اور اسکرین پر ایک تا دو سکنڈ میں کھاتے دار کے متعلق پوری تفصیل آجاتی ہے اور وہ کہہ دیتا ہے کہ آپ کے اکاؤنٹ میں اتنی رقم جمع ہے۔ پرگرام نہ ہونے سے قبل اپنی موجودہ رقم معلوم کرنے بہت وقت لگتا تھا۔ یعنی اپنا اکاؤنٹ نمبر کلرک کو دیں تو وہ Ledger No. تلاش کر کے متعلقہ رجسٹر میں سے ڈھونڈ کر کھاتے دار کی پوری تفصیل اور موجودہ Balance بتاتا تھا جس کے لئے کم سے کم دس منٹ اور زیادہ سے زیادہ بیس منٹ کا وقت لگتا تھا مگر پروگرام کی وجہ سے وقت کی بہت بچت ہو گئی ہے۔

پرگرام بڑی دکانوں میں: بعض بڑے جنرل اسٹورس، بڑے میڈیکل شاپس، سونے چاندی کی دکانوں، کپڑے کی دکانوں اور ایسی ہی بڑی دکانوں پر بعض ایسے گاہک آتے ہیں جو مستقل طور پر آتے رہتے ہیں اور وقتاً فوقتاً خریدی کرتے رہتے ہیں اور ایسے مستقل خریداروں کو دکاندار ادھار بھی دیتے ہیں۔ ایسے دکاندار اپنے گاہکوں کی تفصیل پروگرام کے تحت کر کے یادداشت محفوظ کر لیتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔ گاہک (Costomer) کا نام، گھر کا پتہ، ٹیلیفون نمبر یا پیجر نمبر، گاہک کا نشان سلسلہ (Sl. No.) ، کس تاریخ میں کتنی رقم کا سامان خریدا؟ کس تاریخ میں رقم ادا کیا؟، کتنی رقم واجب الادا ہے؟، دوسری یا تیسری بار کیا خریدا؟، بقایا رقم میں سے کتنی ادا کیا؟، اب کتنی رقم دینا باقی ہے؟ وغیرہ یہ ساری تفصیل کمپیوٹر کے ذریعہ ریکارڈ کر کے محفوظ کر لی جاتی ہے۔ ہر گاہک کا ایک کوڈ نمبر

(Code No.) مقرر کیا جاتا ہے ۔ جب وہ گاہک کچھ خریدنے آئے یا کچھ رقم دکان دار کو دینے آئے تو فوراً اس کا کوڈ نمبر یا اس کا نام کی بورڈ کی مدد سے ٹائیپ کرتے ہیں اور دو تین سکنڈس میں گاہک کی درج بالا پوری تفصیل اسکرین پر آتی ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گاہک کتنی رقم باقی ہے ۔"

اللہ تعالیٰ کا نظام العمل: سورۃ الدخان کی ابتداء ان آیات سے ہوئی ہے "حٰمٓ ۞ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۞ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۞ "(الدخان-آیات ۱ تا ۴) ان چار آیات کا مطلب یہ ہے کہ حٰم ، قسم ہے کھلی کتاب کی ۔ بے شک ہم نے اِس کو (قرآن کو) ایک مبارک رات میں نازل کیا ۔ بے شک ہم ہی لوگوں کو ڈرانے والے ہیں ۔ اس (رات) میں ہر معاملے کا حکمت والا فیصلہ ہمارے حکم سے کیا جاتا ہے ۔" اس متبرک رات کو اکثر مفسرین نے شب قدر ہی لکھا ہے جیسے ابن کثیرؒ جلال الدین سیوطیؒ اور امام رازیؒ وغیرہ ۔ اور بعض نے شب براءت کہا ہے جو شعبان کی ۱۴/ تاریخ پندرھویں شب ہوتی ہے ۔ بہر حال اس مقدس رات کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر حکمت والا معاملہ ہمارے پاس سے ہمارے حکم سے طے کیا جاتا ہے ۔ مختلف تفاسیر میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سال کی مبارک رات سے لے کر آنے والے سال کی مبارک رات تک ہر حکمت والے کام اللہ کے حکم سے طے پاتے ہیں یعنی لوح محفوظ سے کاتب فرشتوں کے حوالے کیے جاتے ہیں ۔ ایک سال میں پیدا ہونے والوں کی فہرست بنا کر دی جاتی ہے ۔ ایک سال میں مرنے والوں کے ناموں کی تفصیل فرشتوں کو دی جاتی ہے ۔ ایک سال میں کس کو کتنی دولت ملے گی اور کس کے ہاتھ سے کتنی دولت چلی جائے گی ۔ ایک سال میں کس کس کو کتنا رزق دیا جائے گا ؟ کس کو کتنا علم دیا جائے گا ؟ کون شخص یا کون عورت کیا کیا کام کرے گی ؟ کس کو کتنے دن صحت ملے گی ؟ اور کس کے کتنے دن بیماری میں گزریں گے ؟ کس کس کا نکاح ہوگا اور

کس کس کو طلاق ہو گی ؟ کس کے ہاتھوں کس کا قتل ہو گا ؟ کس کی موت کیسے ، کہاں اور کب واقع ہو گی ؟ کس کی تدفین کہاں ہو گی ؟ وغیرہ غرض سال تمام کے جملہ اہم کام جو لوحِ محفوظ پر درج ہیں انھیں اللہ تعالیٰ مختلف فرشتوں کے حوالے کرتا ہے اور وہ فرشتے اللہ کے حکم کے مطابق اور اللہ کے مقرر کردہ نظام العمل کے مطابق سارے کام انجام دیتے ہیں ۔ ان کاموں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ۔ آیت میں حَکِیْم کا لفظ ہے جس کے معنی حکمت والا ، دانش والا ، علم والا ، تدبیر والا ، سمجھ والا ، محکم اور مضبوط کے ہیں جو بدلے نہیں جاتے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ جلّ جلالہ ایک مضبوط اور نہ بدلنے والا پروگرام مختلف فرشتوں کے حوالے کرتا ہے اور فرشتے اس نظام العمل میں ذرا سی بھی تبدیلی ، کمی یا زیادتی کئے بغیر انجام دیتے رہتے ہیں ۔ یہ بات ہمیں کمپیوٹر کے Programming کے ذریعہ آسانی سے سمجھ میں آتی ہے ۔

اللہ کا حکم کُنْ فَیَکُوْنْ : اللہ رب العزت جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو صرف کُنْ (ہوجا) کہہ دیتا ہے فَیَکُوْن (پھر وہ چیز ہوجاتی ہے) پلک جھپکنے کا وقت بھی دیر سے ہوتا مگر اللہ کا حکم پلک جھپکنے کے اتنی دیر بھی تاخیر سے نہیں ہوتا بلکہ چشم زدن سے پہلے کام تکمیل پاجاتا ہے ۔ اللہ کا فرمان ہے "اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ O " (یٰسٓ ـ ۸۲) آیت کا مطلب یہ ہے کہ " بے شک وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام یہ ہے کہ حکم دے ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے ۔ " جن آیات میں کُنْ فَیَکُوْنُ کے الفاظ ہیں ان کی تعداد آٹھ (۸) ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا حکم کُنْ کی صورت میں ہو تو ایک سکنڈ سے بھی کم وقت میں اس حکم پر عمل ہوجاتا ہے جسے فَیَکُوْنْ کہتے ہیں ۔ کسی پروگرام کے لئے اللہ کو کسی شئے کی ضرورت نہیں ہے ۔ وہ اپنے فرشتوں کو مختلف پروگرام حوالے کرتا ہے اور فرشتے اسکی مرضی کے مطابق کام انجام دیتے ہیں ۔ اس میں بال برابر فرق نہیں کرتے ۔

کمپیوٹر پر پروگرام کیسے بنایا جاتا ہے ؟ : کمپیوٹر پر کوئی پروگرام پروگرامر بناتا ہے ۔ اسکے لئے کمپیوٹر کے اسکرین پر Form 1 پر یادداشت محفوظ کرلی

جاتی ہےجیسے کسی بڑی دکان کے گاہکوں میں سے ہر ایک کے متعلق تفصیل جو (صفحہ ۹۲ پر گزر چکی) یہ تمام تفصیل کی بورڈ کے سہارے Add پر تیر رکھ کر کلک کرتے ہیں ہر خانے کی تفصیل بھرنے کے بعد Add کے نیچے کے بٹن Save پر تیر رکھ کر کلک کریں تو اس کے نیچے اسکرین پر یہ اطلاع مل جاتی ہے Record saved in data base یعنی جو پروگرام بنایا گیا اس کی پوری تفصیل ریکارڈ ہو گئی اور محفوظ بھی ہو گئی۔

کئی قسم کے پروگرام بنانا: جب ایک پروگرام بنا کر Saved (محفوظ) کر لیا جاتا ہے تو اسکے بعد دوسرا پروگرام بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ Form 1 جب مکمل اور محفوظ کر لیا جائے اور دوسرا پروگرام بنانا ہو تو اسکرین پر سیدھی جانب کی فہرست میں Form پر کلک کریں۔ اسکرین پر سادہ صفحہ آتا ہے جس کے بائیں جانب اکیس (۲۱) قسم کے اشارے ہوتے ہیں۔ ان اشاروں کی مدد سے نام، نمبر، پتہ، فون اور دیگر ضروری معلومات مستطیلی خانوں میں کی بورڈ کی مدد سے بھر سکتے ہیں اور مکمل ہونے کے بعد محفوظ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح تیسرا پروگرام بنانا ہو تو Form 3 اسکے بعد چوتھا پروگرام تیار کرنا ہو تو Form 4 اس کے بعد Form 5 اسکرین پر تیار کرتے جائیں اور محفوظ کرتے جائیں۔

کئی پروگرام بنانے کے بعد انھیں دیکھنا چاہیں تو Mouse کی مدد سے تیر M next (یعنی مُوو نیکسٹ) مطلب آگے بڑھو (دوسرا دیکھو) پر کلک کریں۔ پہلا پروگرام اسکرین پر دکھائی دے گا۔ پہلا دیکھنے کے بعد دوسرے پروگرام کو دیکھنے کے لئے پھر M next پر کلک کریں۔ دوسرا پروگرام اسکرین پر آجائے گا۔ اس طرح ایک کے بعد ایک جتنے پروگرامس ریکارڈ کئے ہیں ایک کے بعد ایک دیکھے جا سکتے ہیں آخری پروگرام پر اسکرین پر ایک خانے میں یہ الفاظ نظر آتے ہیں This is last Programe (یعنی یہ آخری پروگرام ہے) اور اسکرین پر صرف سادہ صفحہ نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تبدیلی بھی کرتا ہے: اللہ تعالیٰ کا کارخانۂ قدرت اسکے مقرر کردہ نظام العمل کے تحت قائم اور جاری ہے۔ اللہ جس فرشتے کو جس کام پر لگادیا ہے وہ اپنا کام بغیر کسی کمی یا زیادتی کے انجام دیتا رہتا ہے۔ کائنات کی جس شئے کو جس پروگرام کے تحت مقرر کر دیا وہ شئے اس مقررہ پروگرام پر عمل کرتی رہتی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ..... الخ (یونس - ٦٤) یعنی اللہ کی باتوں (یا کاموں) میں تبدیلی نہیں آتی۔ لیکن بعض وقت اللہ اپنے حکم سے اپنے مقرر کردہ نظام العمل کو تبدیل بھی کرتا ہے جیسا کہ ارشاد حق تعالیٰ ہے " يَمْحُوا اللّٰهُ مَايَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ○ " (الرعد - ٣٩) آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ " اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ اُم الکتاب اسی کے پاس ہے۔" دوسری جگہ ہے " ..... وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ○ " (الدھر - ٢٨) یعنی " اور ہم جب چاہیں تمھاری صورتوں کو تبدیل کر دیں۔" اور ایک سورت میں ہے..... وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ○ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ ...... الخ (الواقعة- ٦٠ اور ٦١) مطلب یہ کہ " اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہیں کہ تمھاری شکلوں کو بدل دیں۔" چنانچہ بنی اسرائیل کے واقعات کے ضمن میں اللہ نے تین سورتوں میں صورتوں کی تبدیلی کا اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔ (۱)..... فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○ " (البقرہ- ٦٤) یعنی " پھر ہم نے (اللہ نے) کہا کہ ذلیل وخوار بندر ہو جاؤ۔" (۲) آیت کا یہی ٹکڑا سورۂ اعراف کی ۱۶۶ ویں آیت کا بھی ہے۔ (۳) مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ ...... الخ (المائدہ- ٦٠) یعنی " وہ لوگ (یہودی) جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر اللہ کا غصہ نازل ہوا اور جن میں (بعض) بندر اور (بعض) خنزیر بنائے گئے۔" بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے ہفتے کا دن صرف عبادت کے لئے مخصوص کیا تھا اور اس دن کوئی اور کام کرنے سے منع فرمایا تھا مگر بعض یہودی ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے لگے۔ اللہ نے ان کی نافرمانیوں پر عذاب نازل کیا اور بعض کی

صورتوں کو بندر کی اور بعض کو خنزیر کی صورت میں بدل دیا۔ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے وہ اپنی مخلوق سے مقررہ جو چاہے کام لے اور کبھی مقررہ کام کو تبدیل کر دے جیسے حضرت ابراہیمؑ کے لئے آگ کو یہ حکم دیا "قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ---.. (الانبیاء آ ٦٩) یعنے "ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیمؑ پر ---- اللہ کے حکم سے آگ کی جلانے کی قوت ختم ہوئی اور وہ ٹھنڈی ہو گئی = اسی طرح اللہ اپنے مقرر کردہ نظام العمل میں کبھی تبدیلی بھی لاتا ہے اس کو اپنی مخلوق پر پورا اختیار ہے =

پروگرام میں تبدیلی کی جا سکتی ہے: پروگرام بنانے کے طریقے میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ایک پروگرام بنانے کے بعد Save پر کلک کریں تو پروگرام محفوظ ہو جاتا ہے اور اگر اس پروگرام میں کچھ تبدیلی کرنی ہو تو Save کے نیچے کا خانہ Modify and save کا ہوتا ہے اگر محفوظ شدہ پروگرام میں کسی کا گھر کا پتہ یا فون نمبر بدلنا ہو تو اس خانے پر کلک کر کے گھر کا نیا پتہ اور تبدیل شدہ فون نمبر ٹائیپ کر سکتے ہیں ---- اس کے نیچے کا خانہ Delete کا ہوتا ہے ۔ اگر ریکارڈ کئے ہوئے پروگرام میں سے کچھ نکالنا چاہیں تو اس خانے پر تیر رکھ کر کلک کرنے سے سابقہ ریکارڈ کیا ہوا پروگرام مٹ جاتا ہے ۔ اور مٹ جانے کے بعد نیچے اطلاع ملتی ہے کہ Record deleted یعنی پروگرام کا وہ حصہ مٹ گیا جس کو مٹانا چاہتے تھے ۔ پھر اسی حصے میں دوسرا مواد کی بورڈ کی مدد سے ٹائیپ کر سکتے ہیں ۔

مثال کے طور پر کسی بڑی دکان کے ملازمین کی تفصیل اس طرح ریکارڈ کی جاتی ہے (۱) ملازم کا نام (۲) ملازم کا کوڈ نمبر (۳) پیشہ یعنے دکان میں کلرک کا کام کرتا ہے یا سیلس مین ہے یا مینجر ہے وغیرہ (۴) ملازم کس تاریخ سے دکان میں کام کرتا ہے ؟ (۵) اسکی تنخواہ کیا ہے ؟ (٦) اگر سیلس مین ہو تو اس کو کمیشن کتنا دیا جاتا ہے ؟ (۷) دکان بہت بڑی ہو اور اسکے کئی حصے ہوں تو ڈیپارٹمنٹ نمبر کیا ہے ؟ (۸) دو ملازم ایک ہی نام کے ہوں تو کوڈ نمبر سے پہچانے جاتے ہیں ---- اس طرح ہر ایک ملازم

کے متعلق پوری تفصیلات پروگرام میں درج ہوتی ہیں ۔ کسی کے تعلق سے معلومات کرنا ہو تو کوڈ نمبر اسکرین پر ڈالنے سے اس کے تعلق سے مکمل تفصیلات مل جاتی ہیں ۔ ۔۔ کوئی ملازم تین چار مہینے کے بعد نکل جائے اور اس کی جگہ دوسرا آجائے تو نکل جانے والے ملازم کی ساری تفصیلات Delete کے ذریعے نکال دی جاتی ہیں پھر نئے ملازم کی تفصیلات ریکارڈ کی جاتی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز کی تفصیل ہے: اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق کے تعلق سے تفصیل لکھ دی ہے ۔ کائنات کی ہر چیز کی تفصیل اس کے پاس موجود ہے ۔ اس نے جیسا لکھ دیا ویسے ہی ہر کام انجام پاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے ۔ "وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل ۱۲) یعنے "اور ہر چیز ہم نے الگ الگ کر دی ہے تفصیل کے ساتھ " ۔۔۔۔ تفصیل بیان کرنے کا مقصد بھی اللہ نے واضح فرمایا کہ ۔۔۔۔۔۔۔ "كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (یونس ۲۴) مطلب یہ کہ "اسی طرح ہم تفصیل وار بیان کرتے ہیں نشانیوں کو ۔ اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرنے والے ہیں " ۔۔۔۔ سورۂ اَنعام کی ایک آیت میں اللہ کے ارشاد کا ترجمہ یہ ہے " اور اسی (اللہ) کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ۔ ان کو کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے ۔ اور وہ جانتا ہے جو خشکی اور تری میں موجود ہے ۔ (اُس کے علم کا یہ عالم ہے کہ) اور جو پتّہ درخت سے گرتا ہے اُس کو بھی جانتا ہے ور زمین کی تاریکی میں کوئی تر اور کوئی خشک دانہ ایسا نہیں ہے جو کھلی کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو " ۔۔۔ (الانعام ۵۹) ۔۔۔ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ عالِم اور عَلّام ہے وہ سب کچھ جانتا ہے ۔ اس نے ہر چھوٹی بڑی باتوں کی تفصیل کتاب مبین میں لکھ رکھی ہے = اور اسی نے اپنی آیات کو تفصیل سے بیان فرمایا ۔ یہ تفصیل ان لوگوں کے لئے ہے جو غور و فکر کرتے ہیں، تدبر کرتے ہیں، تفکر کرتے ہیں، آیات کے معانی پر سوچ بچار کرتے ہیں، آیتوں کے مطالب پر غور کرتے ہیں = تفصیل کی یہی بات

ہمیں کمپیوٹر کے ذریعے سمجھ میں آتی ہے۔

کمپیوٹر پر ہر چیز کی تفصیل معلوم ہوتی ہے: اوپر کی آیات پر گہرائی کی نظر سے غور کریں تو یہ باتیں سمجھنے کے لئے ہمیں کمپیوٹر مدد کرتا ہے۔ ذیل میں صرف دو مثالیں دی جاتی ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ کمپیوٹر پر تفصیل کیسے نظر آتی ہے۔

بَرْنَامِجُ الْقُرْآنِ الْكَرِيْم: ایک عربی پروگرام برنامج القرآن الکریم یعنی "قرآن مجید کا پروگرام" کی تفصیل اس طرح ہے۔ اسکرین پر اوپر کے حصے میں یہ دس عنوانات موجود ہیں جو پروگرام کے تحت بنائے گئے ہر عنوان کا مطلب میں نے قوسین میں لکھ دیا ہے تاکہ سمجھ میں آئے (۱) عَرض (بیان) (۲) بَحث (بحث کرنا یا سوال و جواب کرنا) (۳) تِلاوت (قرآن مجید پڑھنا) (۴) تحفیظ (حفاظت قرآن) (۵) اِختبار (تحقیق یا کھوج) (۶) تفسیر (۷) معلومات (۸) النّطاق (دائرہ) (۹) نافِذہ (مختصر تعارف) اور (۱۰) سُاعدۃ (مدد)۔

ان میں سے کسی ایک عنوان کی تفصیل معلوم کرنا ہو تو Mouse کے ذریعے تیر کو اس عنوان پر لائیں جیسے "معلومات" کے عنوان پر کلک کرنے سے اس کے تحت ذیلی یہ عنوانات اسکرین پر آتے ہیں۔ (۱) آیاتِ سجود (۲) تاریخ کتابۃُ القرآن (۳) مکتبۃُ القرآن (۴) فضائلُ القرآن (۵) بیانات عامّۃ۔ ہر ذیلی عنوان بہت تفصیل کا حامل ہے۔ مثال کے طور پر "آیاتِ سجود" کی تفصیل درکار ہو تو تیر اس عنوان پر رکھ کر کلک کریں۔ اسکرین پر قرآن حکیم کی اُن تمام آیات کی تفصیل آجاتی ہے جن میں سجدہ آیا ہے۔ جو یہ ہے: جملہ چودہ ۱۴ سجدوں کا تذکرہ پھر پندرھویں سجدے کا جو حضرت امام شافعیؒ کے پاس واجب ہے۔ پھر کس سورت کی کس آیت میں سجدہ آیا ہے اس کا یہ بیان ہے: (۱) سورۃُ الاعراف۔ آیت ۲۰۶، (۲) سورۃ الرعد آیت ۱۵، (۳) سورۃُ النحل آیت ۵۰، (۴) سورت بنی اسرائیل آیت ۱۰۷، (۵) سورۃ مریم آیت ۵۹، (۶) سورۃُ الحج آیت ۱۸، (۷) سورۃُ الفرقان آیت ۶۰، (۸) سورۃُ النمل ۲۵، (۹) سورۃُ السجدۃ آیت ۱۵، (۱۰) سورۃ صٓ۔ آیت ۲۴، (۱۱) سورہ حٰمٓ السجدۃ۔ آیت ۳۷، (۱۲) سورۃُ النجم۔ آیت ۶۲، (۱۳)

سورۃُ الاِنشقاق۔ آیت ۲۱، (۱۴) سورۃُ العَلق آیت ۱۹۔۔۔۔ حضرت امام شافعیؒ کے پاس ایک سجدہ اضافہ ہے۔ سورۃُ الحج۔ آیت ۷۷۔

اسی طرح " معلومات " کا دوسرا عنوان ہے " تاریخ کتابۃ القرآن " ۔یعنے قرآن حکیم کی کتابت کی تاریخ کی تفصیل اس میں ملے گی ۔ اگر کتابت قرآن کے متعلق تفصیل درکار ہو تو اس عنوان پر تیر رکھ کر کلک کریں ۔۔۔اسکرین پر اس کے ذیلی یہ پانچ عنوانات نظر آئیں گے (۱) کتابت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں (۲) کتابت حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں (۳) کتابت حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں (۴) نُقاط اور اعراب کے مراحل کب ہوئے ؟ ۔ ان ذیلی عنوانات میں سے جس کی تفصیل معلوم کرنا چاہیں اس خانے پر تیر رکھ کر کلک کریں ۔ مثلاً " کتابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں " کی یہ تفصیل ملے گی ۔۔۔۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کاتبانِ وحی صحابہؓ ان مختلف اشیاء پر قرآن لکھا کرتے ہیں ۔ چکنے پتھر، اونٹ کی لوح کی ہڈیاں، ہرن کی جھلیاں، چوڑے سوکھے پتے وغیرہ ۔۔۔ایسی ہی تفصیل دیگر عنوانات میں پانچ تا دس سطور کی ملتی ہے ۔

ملازمین کے متعلق تفصیلات: کسی بھی دفتر یا کارخانے یا کالجس کے ملازمین کے متعلق جو تفصیلات پروگرام میں ریکارڈ کئے جاتے ہیں انھیں Employee Data کہا جاتا ہے ۔ Data کا مطلب ہے تمام حقائق، تعداد اور پورا ریکارڈ ایک نظر میں معلوم ہو جائے ۔ Data کے اور بھی اصطلاحات ہیں جیسے Data Processing (جس سے کئی معلومات وصول کی جاتی ہیں اور کوئی نتیجہ نکالا جاتا ہے) ، Data Station (اس ، کی رفتار زیادہ ہوتی ہے ۔ کمپیوٹر پروگرامرس بیک وقت کئی جہتوں میں کام کرتے ہیں اور ساری معلومات اکٹھا کرتے ہیں) ۔

کسی بھی ملازم کے متعلق پوری تفصیلات پروگرامراس طرح ریکارڈ کرتے

ہیں جو یہ ہیں (۱) کوڈ نمبر (۲) نام (۳) Sur name (ابتدائی نام) (۴) عہدہ (۵) جنس (۶) قومیت (۷) مذہب (۸) مستقل پتہ (۹) عارضی پتہ (۱۰) فرقہ یا گروہ (یعنے بیاک ورڈ کلاس (پس ماندہ طبقات) یا شیڈول کاسٹ یا شیڈول ٹرائب (قبیلہ) وغیرہ (۱۱) پیدائشی مقام ۔ گاؤں، تعلقہ، ضلع، شہر وغیرہ) (۱۲) تاریخ و ماہ و سن پیدائش (۱۳) نشانات شناخت (کوئی دو نشانات جیسے تل، مسّہ، مار کا نشان وغیرہ) (۱۴) والد کا نام ۔ ان شخصی تفصیلات کے بعد ملازمت کی تفصیل ہوتی ہے ۔ (۱) تعلیمی قابلیت (۲) دیگر قابلتیں (۳) ملازمت کس تاریخ و ماہ و سن سے شروع ہوئی ؟ (۴) ابتدائی گریڈ کیا تھا ؟ (۵) ابتدا کی تنخواہ کتنی تھی ؟ (۶) پہلا Increment (اضافہ) کب ملا (۷) ملازمت کی ابتدا میں عہدہ کیا تھا ؟ (۸) کیا کوئی ڈیپارٹمنٹل امتحان پاس کیا ؟ (۹) اگر کوئی امتحان کامیاب کیا تو کس تاریخ کو ؟ (۱۰) امتحان کے بعد گریڈ کیا بیٹھا ؟ (۱۱) امتحان کے بعد جملہ تنخواہ کیا ملتی ہے ؟ (۱۲) موجودہ تنخواہ اصلی کیا ہے ؟ (۱۳) تمام الاونس ملاکر موجودہ تنخواہ کتنی ہے ؟ (۱۴) انکم ٹیکس ماہانہ یا سالانہ کتنا ہوتا ہے ؟ (۱۵) انکم ٹیکس ادا کیا گیا یا نہیں ؟ (۱۶) ملازمت کی موجودہ مدت کتنی ہے ؟ (۱۷) جملہ مدت ملازمت میں کتنی رخصتیں لی گئیں ؟ (۱۸) اب کتنی Earned Leave باقی ہے ؟ (۱۹) دوران ملازمت اچھی کارکردگی پر کوئی انعام دیا گیا ؟ (۲۰) کسی وجہ سے کوئی سزا تو نہیں دی گئی ؟ (۲۱) کس کس مد میں قرض لیا ؟ (۲۲) کتنا قرض لیا گیا ؟ (۲۳) قرض کی واپسی ماہانہ اقساط میں اب تک کتنی ہوئی ؟ (۲۴) قرض اب کتنا باقی ہے ؟

یہ ساری تفصیلات ہر ملازم کی Service Book میں درج رہتی ہیں ۔ اسی کی مدد سے ریکارڈ کر کے محفوظ کر لی جاتی ہیں اور بوقت ضرورت کمپیوٹر پر دیکھی جا سکتی ہیں ۔ بیک وقت تمام تفصیلات ایک جگہ مل جاتی ہیں ۔

پروگرام کی افادیت : مجموعی طور پر پروگرام کی افادیت یہ ہے کہ بہت ہی کم وقت یعنی دو تین سکنڈز میں ایک شخص کے متعلق مکمل معلومات حاصل ہوتی ہیں ۔

ایسے ہی سینکڑوں اشخاص کی معلومات بہت جلد حاصل ہو جاتی ہیں جب کہ ہر ایک کی سروس بک میں کئی اوراق الٹنے کے بعد معلومات ملتی ہیں جس کے لئے وقت زیادہ لگتا ہے۔

کمپیوٹر کی کارکردگیوں کے متعلق ضروری وضاحت: کمپیوٹر کی مختلف کارکردگیوں کے متعلق پڑھنے کے بعد کوئی یہ نہ سمجھے کہ آیات کا تقابل کمپیوٹر سے کیا گیا یا اللہ ربّ العزت کے مختلف کاموں کو کمپیوٹر کے مماثل قرار دیا گیا۔ ہرگز ایسی بات نہیں ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ مختلف آیات میں اللہ کی بیان کردہ باتوں کو کمپیوٹر کی مدد سے سمجھنے میں آسانی ہو۔ اسی لئے کتاب میں کئی آیات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اللہ جل جلالہٗ نے اپنی تمام مخلوقات میں انسان کو اعلیٰ درجہ دیا اور بعض انسانوں کے دماغوں میں یہ صلاحیت دی کہ وہ انسانیت کی فلاح کے لئے نئی نئی ایجادات کریں۔ ان ہی میں ایک ایجاد کمپیوٹر بھی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں اللہ کے کلام کی بعض آیات کو سمجھنے میں آسانی ہوئی۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

تمّت







حوالے کے کتب

۱ قرآن حکیم
۲ تفسیر ابن کثیرؒ
۳ الکشّاف (عربی)
۴ صیح بخاری
۵ صحیح مسلم
۶ الترمذی
۷ ابن ماجہ
۸ روح المعانی
۹ مُسند احمد
۱۰ المشکوٰۃ المصابیح
۱۱ الطبرانی
۱۲ البزار
۱۳ ابن ابی حاتم
۱۴ مُفردات القران
۱۵ لغات القرآن
۱۶ کتابُ الاسماء والصفات (عربی)
۱۷ کمپیوٹر ایج مع کمپیوٹر ڈکشنری
۱۸ دیوان غالب
۱۹ صوتِ ہادی

(1) The Encyclopedia of Americana.
(2) The World Book Encyclopedia.
(3) Lets Learn about computer.
(4) Computer Information System for Business.
(5) Holy Faith Computer.
(6) Webester's New Dictionary & Thesaurus.

مصنف کی دیگر تصنیفات اور تالیفات

۱۔ تعمیرِ نو ...... مدرسہ رزاقیہ کا سالانہ مجلّہ

۲۔ نماز کا صحیح طریقہ ...... باتصویر

۳۔ گیارہ سورتیں ...... برائے انٹرمیڈیٹ

۴۔ بارہ سورتیں ...... برائے بی اے، بی کام اور بی ایس سی

۵۔ شرح المطالعۃ السعودیۃ ...... برائے انٹرمیڈیٹ

۶۔ شرح مختاراتُ الادب ...... برائے بی اے، بی کام اور بی ایس سی

مواعظِ ہادیؔ ...... حصہ اول

صوتِ ہادی ...... نعتوں اور غزلوں کا مجموعہ

۹۔ مختصر احوالِ علماء و اولیائے حیدر آباد

۱۰۔ مختصر احوالِ علماء و اولیائے حیدر آباد ...... باتصویر

۱۱۔ مختصر تاریخ ادبِ عربی ...... برائے بی اے، بی کام اور بی ایس سی

۱۲۔ تذکرۂ اجدادِ ہادیؔ ...... باتصویر

۱۳۔ گلدستۂ نعت و منقبت ...... سوا سو سالہ عرس کے نعتوں کا مجموعہ

۱۴۔ صوفی صفات صحابہ ...... حصہ اول

۱۵۔ تربیتی و اصلاحی دروس

۱۶۔ نقشِ تابندہ ...... ریڈیائی نشریات

۱۷۔ تحیاتِ ہادیؔ ...... نعتوں اور منقبتوں کا مجموعہ

۱۸۔ مُجلّہ ہادی ...... صد سالہ عرس کا میگزین

۱۹۔ خیر البشر رسولؐ ...... حصہ اول

۲۰۔ فواصلِ قرآن

۲۱۔ حدیقۂ نادی الھادی ...... ایک سال کے مشاعروں کا گلدستہ

زیرِ ترتیب: خیر البشر رسولؐ (حصہ دوم)۔ قرآن حکیم اور میڈیکل سائنس۔ کاتبانِ وحی۔ خزینۂ قوانی ہدیۂ ہادی۔ مقالاتِ ہادی۔ اسمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔